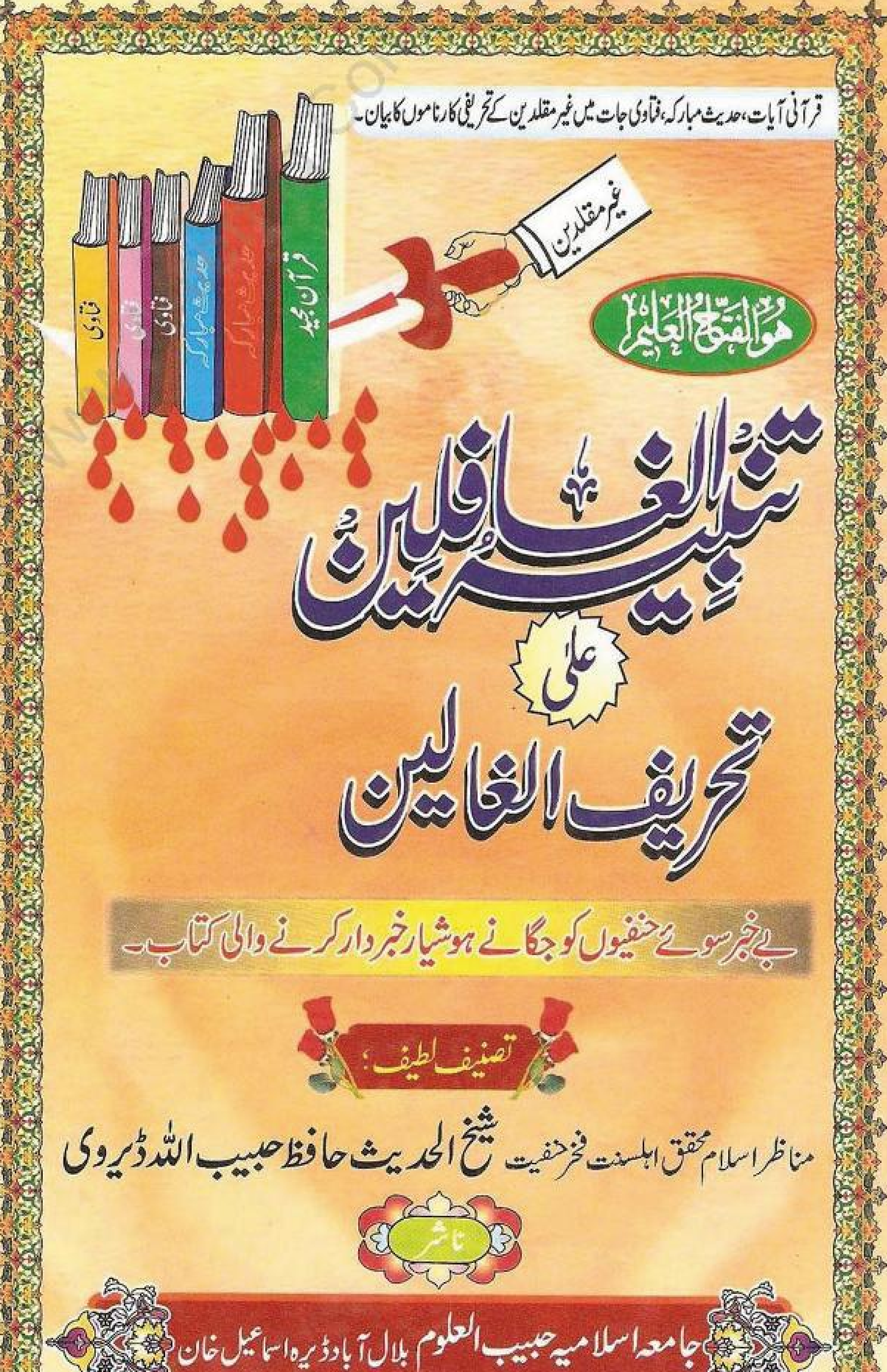
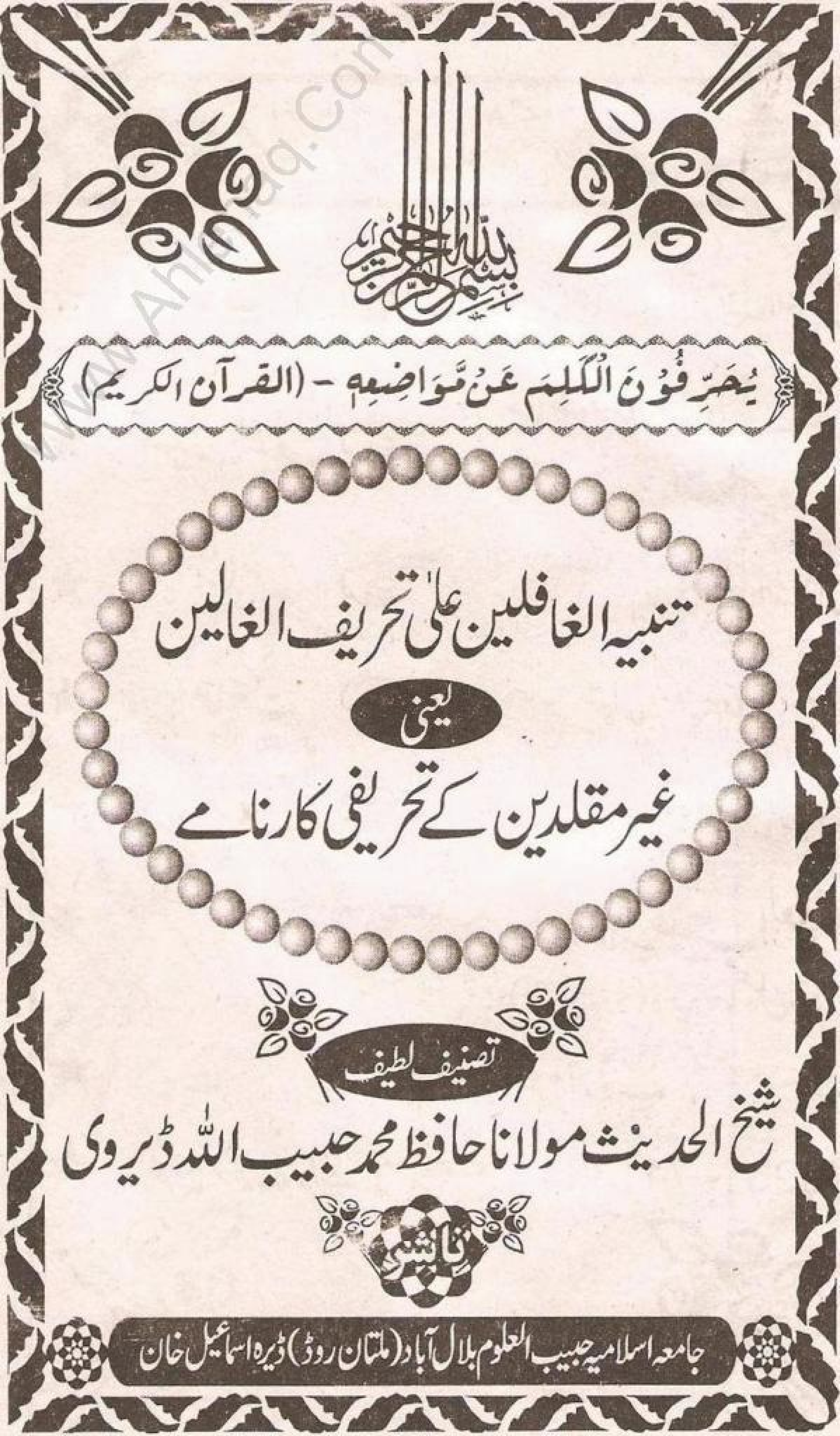
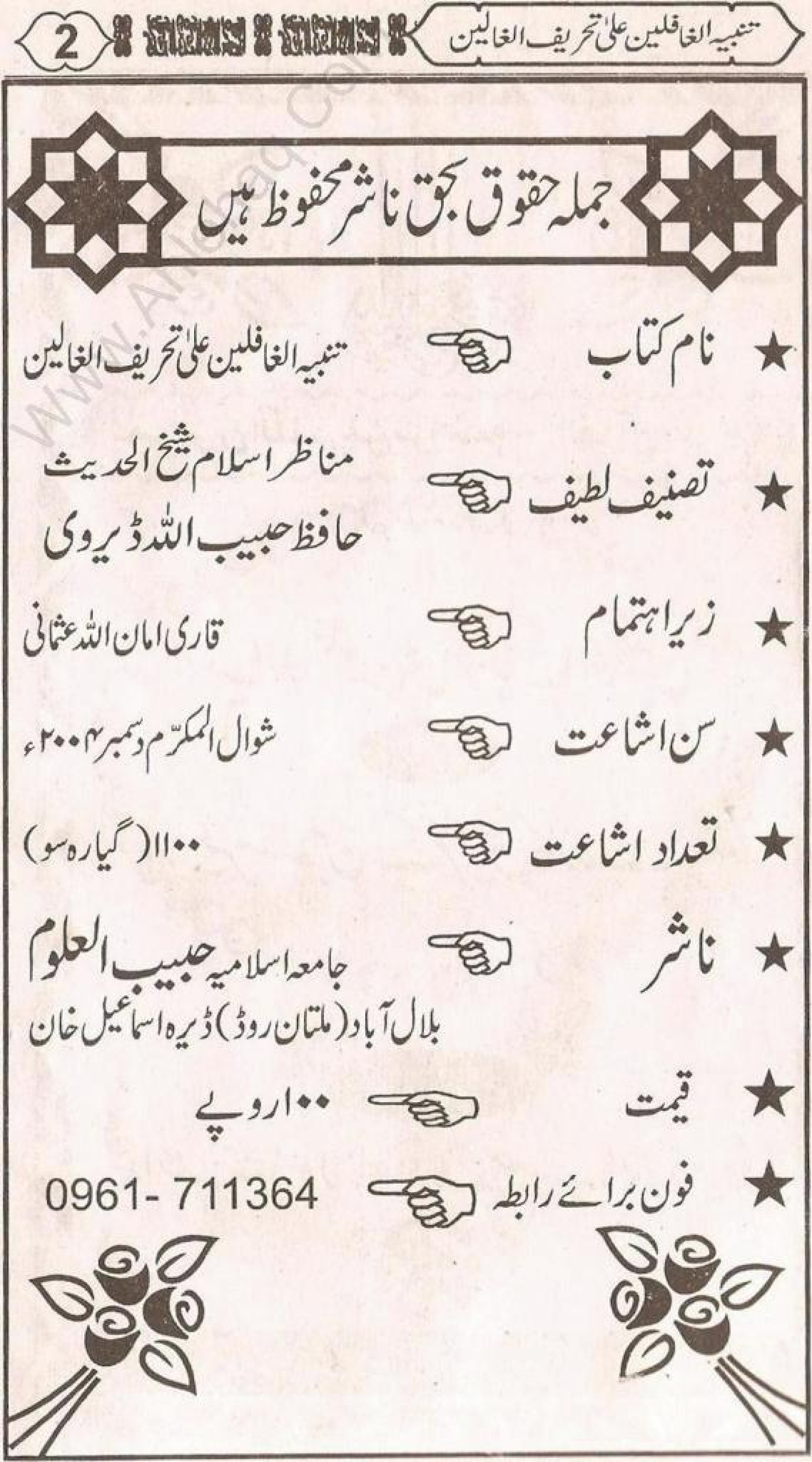


قرآنی آیات، حدیث مبارکہ، فتاوی جات میں غیر مقلدین کے تحریفی کارناموں کا بیان۔
غیر مقلدین
قرآن مجید
فتاوی
ھو الفتاح العلیم
تنبیہ الغافلین
علیٰ
تحریف الغالین
بے خبر سوئے حنفیوں کو جگانے ہوشیار خبردار کرنے والی کتاب۔
تصنیف لطیف:
مناظر اسلام محقق اہلسنت فخر حنفیت شیخ الحدیث حافظ حبیب اللہ ڈیروی
ناشر
جامعہ اسلامیہ حبیب العلوم بلال آباد ڈیرہ اسماعیل خان



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ - (القرآن الکریم)
تنبیہ الغافلین علیٰ تحریف الغالین
یعنی
غیر مقلدین کے تحریفی کارنامے
تصنیف لطیف
شیخ الحدیث مولانا حافظ محمد حبیب اللہ ڈیروی
ناشر
جامعہ اسلامیہ حبیب العلوم بلال آباد (ملتان روڈ) ڈیرہ اسماعیل خان



★ نام کتاب ☜ تنبیہ الغافلین علیٰ تحریف الغالین

★ تصنیف لطیف ☜ مناظر اسلام شیخ الحدیث
حافظ حبیب اللہ ڈیروی

★ زیر اہتمام ☜ قاری امان اللہ عثمانی

★ سن اشاعت ☜ شوال المکرم دسمبر ۲۰۰۴ء

★ تعداد اشاعت ☜ ۱۱۰۰ (گیارہ سو)

★ ناشر ☜ جامعہ اسلامیہ حبیب العلوم
بلال آباد (ملتان روڈ) ڈیرہ اسماعیل خان

★ قیمت ☜ ۱۰۰ روپے

★ فون برائے رابطہ ☜ 0961-711364

ملنے کے پتہ جات

☆ مکتبہ امدادیہ۔ بلال آباد (ملتان روڈ) ڈیرہ اسماعیل خان

☆ مکتبہ سید احمد شہید۔ اردو بازار لاہور

☆ مکتبہ آب حیات۔ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

☆ مکتبہ قاسمیہ۔ اردو بازار، لاہور

☆ مکتبہ ختم نبوت۔ اردو بازار لاہور

☆ مکتبہ تالیفات ختم نبوت۔ اردو بازار لاہور

☆ مکتبہ مدنیہ۔ اردو بازار لاہور

☆ مکتبہ خلیل۔ اردو بازار لاہور

☆ مکتبہ رحمانیہ۔ اردو بازار لاہور

☆ مکتبہ اُخوت۔ مچھلی مارکیٹ لاہور

☆ دارالھدیٰ پبلشرز۔ اردو بازار لاہور

☆ علم وعرفان پبلشرز۔ اردو بازار لاہور

☆ مکتبہ الحسن۔ اردو بازار لاہور

☆ مکتبہ الخیر۔ اردو بازار لاہور

☆ مکتبہ مکیہ۔ مکی مسجد ریلوے اسٹیشن لاہور

☆ ناظم ادارہ نشر اشاعت نصرۃ العلام گوجرانوالہ

☆ مکتبہ فاروقیہ حنفیہ۔ اردو بازار گوجرانوالہ

☆ مکتبہ حنفیہ تعلیم الاسلام ۔ جہلم

☆ مکتبہ رشیدیہ ۔ راجہ بازار، راولپنڈی

☆ مکتبہ فریدیہ ۔ ای سیون اسلام آباد

☆ اعوان سٹیشنری ۔ اردو بازار چکوال

☆ مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام ۔ محلّہ زاہد آباد حضرو

☆ اسلامی کتب خانہ ۔ اڈا گامی ایبٹ آباد

☆ اسلامی کتب خانہ ۔ بلاک نمبر ا سرگودھا

☆ امام اعظم ابوحنیفہ اکیڈمی ۔ بلاک نمبر ٦ چیچہ وطنی

☆ مکتبہ رشیدیہ ۔ ساہیوال شہر

☆ جامعہ قاسم العلوم ۔ فقیر والی ضلع بہاولنگر

☆ مکتبہ امدادیہ ۔ ملتان ، ☆ مکتبہ حقانیہ ۔ ملتان

☆ مکتبہ مجیدیہ ۔ ملتان

☆ مکتبہ محمودیہ گلی نمبر ے شیراز پارک فیصل آباد

☆ مکتبہ العارفی نزد جامعہ امدادیہ ۔ فیصل آباد

☆ ملک کتب خانہ ۔ فیصل آباد

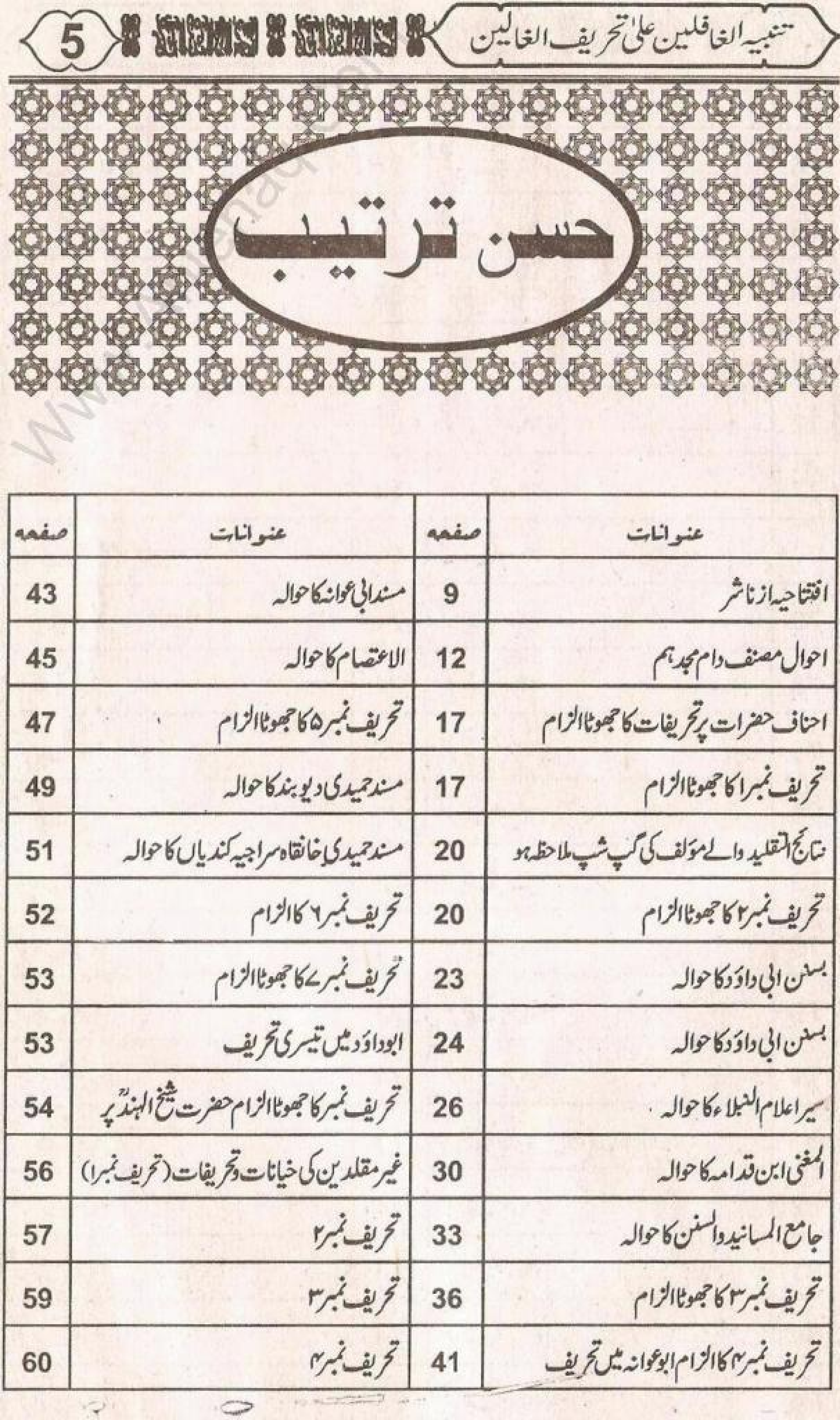
☆ مکتبہ کشمیر ۔ چنیوٹ بازار فیصل آباد

☆ اسلامی کتب خانہ ۔ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

☆ مکتبہ حلیمہ ۔ جامعہ بنوریہ سائٹ ایریا کراچی

☆ کتب مظہری ۔ گلشن اقبال کراچی

☆ مکتبہ احسنی ۔ احسن العلوم گلشن اقبال کراچی



حسن ترتیب

افتتاحیہ از ناشر

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ٥

اما بعد: محترم قارئین کرام کتاب تنبیہ الغافلین علیٰ تحریف الغالین آپ کے ہاتھوں میں ہے زیر نظر کتاب بہت ہی اہم موضوع پر لکھی گئی ہے جس کی طرف آج تک کسی حنفی عالم دین نے توجہ نہیں دی ہے سوئے ہوئے بے خبر اپنے احناف حضرات کو تنبیہ کرتے ہوئے جگاتے ہوئے ہوشیار خبردار کیا گیا ہے کہ آپ حضرات کی بے خبری اور عدم توجہ کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے غیر مقلدین نے تحریفات اور خیانتیں کرتے ہوئے قرآن پاک کی آیات میں تحریفیں حدیث مبارکہ میں خیانتیں و تحریفیں کرتے ہوئے اپنی مرضی من مانی سینہ زوری چوری چالاکی مکاری کرتے ہوئے متون کو بدل ڈالا ہے دین میں تحریف کرنا دینی کتابوں کو تحریفیں خیانتیں کر کے خراب کرنا یہودیوں کا شیوہ ہے لیکن اس دور میں غیر مقلدین نے یہودیوں کے نقش قدم پر چل کر اس فریضے کو اچھے طریقے سے سرانجام دیا ہے اور مزے کی بات یہ ہے کہ غیر مقلدین خیانتیں تحریفات بددیانتیاں خود کرتے ہیں اور جھوٹا الزام حنفیوں پر لگاتے ہیں جیسے مثال مشہور ہے (چور اُلٹا کوتوال کو ڈانٹے) اور دوسری مثال مشہور (چور مچائے شور) ان دونوں مثالوں کا مصداق غیر مقلدین ہیں ہوا پرستی دنیوی خواہشات اور اپنے جھوٹے مسلک کے لئے قرآن پاک احادیث طیبہ اور اسلامی کتابوں میں تحریفات خیانتیں بددیانتیاں ٹھونسنا مذہب اسلام اہل اسلام کو بدنام اور اپنے دین کو مسخ کر کے درہم برہم کرنا ہے یہ غیر مسلموں منافقوں اور اسلام دشمنوں کی اسلام اور مسلمانوں کے خلاف زبردست سازش اور منصوبہ بندی کا مکروہ حصہ ہے چنانچہ حافظ محمد اسماعیل اسد غیر مقلد حافظ آباد والے رسالہ (دین میں تحریف اور بدعت کے اسباب) اپنی تصدیر میں حمد وثناء کے بعد لکھتے ہیں

اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ احکام وشرائع میں تغیر وتبدل اور کسی قسم کی ترمیم کا نام تحریف ہے اور اس ترمیم کا حق خود ذات اقدس حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی نہیں دیا گیا ملاحظہ ہو قرآن حکیم کی آیت قُلْ مَايَكُونُ لِيْ اَنْ اُبَدِّلَهُ مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِيْ الآیۃ (پ ۱۱) مشرکین مکہ کے قرآن حکیم کو بدلنے یا ترمیم کرنے کے مطالبہ پر اللہ رب العزت نے فرمایا اے میرے حبیب علیہ الصلوۃ والسلام کہہ دیجئے کہ قرآن حکیم میں تبدیلی یا ترمیم میرے دائرہ اختیار میں نہیں الغرض دین میں تحریف نہایت مذموم اور بدترین امر ہے بنابریں سابقہ کئی اقوام تباہ وبرباد کردی گئی جیسا کہ یہود ونصاریٰ کے متعلق قرآن پاک میں ہے يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ الآیۃ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں تحریف کرتے تھے چنانچہ ان کی شکلیں مسخ کردی گئیں۔ (اور بندر خنزیر بنا دیا گیا) (ص نمبر ۳) اب دیکھیں کہ خود غیر مقلد کہہ رہے ہیں کہ خیانتیں تحریفیں کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل ہوا اور ان محرفین کو بندر اور خنزیر بنا دیا گیا ہے لیکن جب آپ زیر نظر کتاب تنبیہ الغافلین علی تحریف الغالین پڑھیں گے تو آپ کو بخوبی اندازہ ہوگا کہ غیر مقلدین کتنے بڑے خائن اور محرف ہیں خائن خود الزام دوسروں پر دراصل ہماری اور غیر مقلدین کی مثال یوں ہے کہ ایک باندر تھا وہ مالک نے گھر میں باندھ رکھا تھا لیکن جب مالک گھر سے چلا جاتا تھا تو وہ بندر گلے سے رسی نکال کر دودھ پی جاتا تھا اور جھاگ بچھڑے کے منہ پر مل دیتا تھا اور اس کی رسی چھوڑ دیتا تھا مالک جب آتا تو دیکھتا تھا کہ دودھ پی لیا گیا ہے اور بچھڑا ہی کھلا ہے اور جھاگ بھی اس کے منہ پر ملا ہوا ہے تو وہ بچھڑے کو مارتا تھا اور بندر دل ہی دل میں خوب ہنستا اور خوش ہوتا یہ کاروائی روزانہ کی ہوتی تھی آخر مالک نے ایک دن سوچا اور دیکھا کہ بچھڑا بیچارہ بالکل کمزور ہو گیا ہے اور بندر خوب پل گیا ہے تو مالک ایک دن گھر میں چھپ کر بیٹھ گیا تو دیکھا کہ بندر نے اپنے گلے سے رسی کھولی اور دودھ پی گیا اور بچھڑے کو کھول کر اس کے منہ پر جھاگ مل دی تو تب مالک کو پتہ چلا کہ یہ بندر کی بہت بڑی ڈرامہ بازی اور چالاکی ہے اسی

طرح غیر مقلدین حدیث کی کتابوں میں تحریف خود کرتے ہیں اور جھوٹا رونا روتے ہیں کہ احناف حضرات نے تحریف کی ہے اسی بندر والی مثال کے ساتھ ایک دوسری مثال بھینس والی یاد آئی ایک دفعہ حافظ عبدالقادر روپڑی غیر مقلد اپنے بیان میں کہہ رہے تھے کہ شیر کے چار پاؤں ہیں اور بھینس کے چار تھن ہیں ایک تھن سے حنفیوں نے دودھ نکال لیا ایک سے مالکیوں نے ایک سے حنبلیوں نے ایک سے شافعیوں نے اور ہم نے کیا کیا سارا دودھ لے کر پورا مکھن خود کھالیا اور لسی ان کے منہ پر دے ماری) واہ کیا خوب مثال ہے ظاہر ہے یہ بندر والا کام تو ہونا تھا خواہ مخواہ ہمارے منھوں پر لسی ملنی تھی لیکن ہم یہ بات پوچھنے میں حق بجانب ہیں کہ جناب چار تھنوں سے تو دودھ نکال لیا حنفیوں مالکیوں حنبلیوں شافعیوں نے لیکن وہ پانچواں تھن کونسا تھا جس سے سارا دودھ آپ غیر مقلدین نے نکال کر پورا مکھن خود کھا گئے لیکن محترم قارئین کرام غیر مقلدین ہم کو یہ بتائیں گے نہیں کیونکہ ان کو تحریف وخیانت کرنے کی مذموم عادت ہوگئی ہے بھرحال مناظر اسلام محقق اہل سنت حضرت شیخ الحدیث مولانا **حبیب اللہ** صاحب ڈیروی دام مجدہم نے غیر مقلدین حضرات کی تحریفات پر قلم اُٹھایا ہے اور اپنے اُوپر الزامات کا خوب جواب دیا ہے حضرت شیخ الحدیث کی زیر نظر کتاب پڑھ کر آپ کو بخوبی معلوم ہوگا کہ اصل محرف اور خائن کون ہے اللہ تعالیٰ سے التجاء ہے کہ اس کتاب کو نافع ہر خاص و عام بنائے اور تمام مسلمانوں کو ایمان کی سلامتی نصیب فرمائیں (آمین ثم آمین)

الٰہی خیر کرنا دور فتنہ آخر زماں آیا
رہے ایماں ودین سالم کہ وقت امتحاں آیا

احوال مصنف دام مجدہم

محترم قارئین کرام حضرت مولانا حافظ حبیب اللہ ڈیروی دام مجدہم کی ولادت 1946ء میں بستی خانہ شریف تحصیل وضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں ہوئی۔ آپ نے قرآن مجید ناظرہ اپنے والد محترم حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب المعروف حافظ کالو مرحوم المتوفی 27 رجب 1388ء 20 اکتوبر 1968ء سے پڑھا سکول کی تعلیم پرائمری تک بستی ملیکھی ڈاکخانہ پروآ تحصیل وضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں کی پھر بعد اس کے مولانا موصوف کے والد محترم ڈیرہ اسماعیل خان شہر میں تشریف لے آئے اور کرایہ پر ایک مکان لیا۔ اور شہر ڈیرہ میں سکون پذیر ہو گئے ،امامت وتدریس کرنی شروع کردی۔ حتیٰ کہ آپ کی وفات بھی ڈیرہ شہر میں ہوئی اور اپنی بستی خانہ شریف کے قبرستان میں مدفون ہیں۔ فارسی کی ابتدائی کتابیں مولانا ڈیروی صاحب نے پیر طریقت حضرت مولانا عبدالحیٔ صاحب شجاع آبادی رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھی ہیں اور اسی سال رمضان المبارک 1957ھ میں دورہ تفسیر حضرت مولانا عبداللہ صاحب بہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھا اور بیعت کا شرف بھی ان سے حاصل ہوا۔ پھر 1958ء میں علم صرف ونحو کی ابتدائی کتابیں مدرسہ نعمانیہ صالحیہ ڈیرہ اسماعیل خان میں حضرت مولانا حافظ عبدالحق صاحب مرحوم نابینا سے پڑھیں۔ پھر حضرت مولانا غلام فرید صاحب دام مجدہم آف دریا خان نے جو نعمانیہ صالحیہ میں انتہائی کتابیں پڑھ رہے تھے۔ حضرت ڈیروی صاحب کو مشورہ دیا کہ یہاں نعمانیہ صالحیہ میں محنت کا ماحول نہیں ہے آپ ہمارے شیخ حضرت مولانا منظور الحق صاحب دام مجدہم کے پاس نڑھال چلے جائیں تو آپ محنت کر کے وہاں بہت کچھ حاصل کرلیں گے۔ مولانا ڈیروی موصوف نے ان سے کہا کہ میں نڑھال کا واقف نہیں ہوں تو مولانا غلام فرید صاحب نے فرمایا کہ میں ایک خط آپ کو

حضرت شیخ مولانا منظور الحق صاحب دام مجدہم کے نام لکھ دیتا ہوں دوسرا وہاں حضرت مولانا حافظ اللہ بخش صاحب میانوالوی ہیں ان کے نام لکھ دیتا ہوں۔ یہ دونوں خط مولانا ڈیروی صاحب لے کر نڑھال چلے گئے۔ وہاں پہنچے تو معلوم ہوا کہ حضرت شیخ محترم حضرت مولانا منظور الحق صاحب دام مجدہم اسی سال یعنی 1959ء میں دارالعلوم عیدگاہ کبیر والہ میں چلے گئے ہیں مولانا ڈیروی دام مجدہم فرماتے ہیں کہ میں نڑھال سے واپس پیدل کبیر والہ آگیا اور ٹرنک سر پر رکھا ہوا تھا جب دارالعلوم عیدگاہ کبیر والہ عصر سے کچھ پہلے پہنچا اور مولانا حافظ اللہ بخش صاحب میانوالوی کا پوچھا تو بتایا گیا کہ وہ شیشم کے درخت کے نیچے جلالین شریف کا مطالعہ کر رہے ہیں تو میں نے دو خط نکالے اور حضرت حافظ کے حوالے کئے انہوں نے فرمایا کہ ڈیرہ اسماعیل خان سے بڑا دور دراز کا سفر کر کے آپ آئے ہیں۔ اور دارالعلوم عیدگاہ میں جگہ نہیں ہے دارالعلوم طلباء سے پُر ہو چکا ہے حضرت استاذ محترم صاحب بھی وہاں تشریف لائے تو حافظ اللہ بخش صاحب دام مجدہم نے انہیں مولانا غلام فرید صاحب دام مجدہم کا خط دیا۔ حضرت استاذ مکرم ہنسے اور فرمایا حافظ جی ملتان پیروں سے پُر ہے۔ حافظ صاحب نے فرمایا یہ بھی تو دور دراز کا سفر کر آیا ہے حضرت استاذ محترم نے فرمایا کہ اچھا ٹھیک ہے حضرت ڈیروی صاحب فرماتے ہیں دو تین دن تو میں ساتھیوں کے ساتھ شریک رہ کر روٹی کھاتا رہا اور پریشان بھی رہا کہ داخلہ نہیں ہے، اس کے بعد اللہ تعالیٰ کا خصوصی فضل ہوا کہ مدرسے کا قانون بن گیا کہ اسباق اردو میں پڑھائے جائیں گے۔ تو تیرہ ساتھی سرائیکی والے مدرسے سے چلے گئے اور میری جگہ بن گئی حضرت شیخ مکرم نے صرف پڑھائی اور حق ادا کر دیا اور چند نحو کی ابتدائی کتابیں بھی پڑھا دی۔ حضرت مولانا منیر احمد صاحب آف کہروڑپکا بھی میرے ساتھی تھے اور ہم نے صرف ونحو کی کتابیں زبانی یاد کی تھیں۔ اور میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے فسٹ نمبروں پر پاس ہو گیا اور یہاں کی پڑھائی نے ایسا مزہ دیا کہ چار سال مسلسل پڑھائی کی تیسرے سال جب شرح جامی

ونور الانوار کا تھا تو حضرت شیخ المشائخ پیر طریقت حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب بہلوی والے ڈیرہ اسماعیل خان تشریف لائے اور ڈیروی صاحب کا امتحان لیا ڈیروی صاحب کو جوابات بالکل یاد تھے۔

حضرت بہت خوش ہوئے اور ڈیروی صاحب کے والد صاحب کو فرمایا کہ حبیب اللہ کو دوبارہ دورہ تفسیر کے لئے بھیجو۔ اب اچھا سمجھدار ہو گیا ہے اب دورہ تفسیر خوب سمجھ جائے گا تو پھر حضرت کے فرمان کے مطابق دورہ تفسیر کے لئے دوبارہ گئے اور دورہ تفسیر پڑھا۔ پھر 1965ء میں مدرسہ قاسم العلوم ملتان چوکی چولہے یک میں ایک سال لگایا۔ وہاں حضرت مولانا محمد موسیٰ خان روحانی بازی صاحب دام مجدہم سے شرح چغمینی وتصریح وشرح عقائد وخیالی وتوضیح وتلویح پڑھی مشکوٰۃ شریف حضرت مولانا فیض احمد صاحب دام مجدہم سے پڑھی۔ بیضاوی شریف حضرت مولانا عبدالقادر قاسمی صاحب فاضل دیوبند مرحوم سے پڑھیں پھر دورہ حدیث شریف کے لئے 1965ء 1966ء میں دورہ حدیث نصرۃ العلوم گوجرانوالہ میں امام اہلسنت محدث اعظم حضرت شیخ مولانا سرفراز خان صاحب صفدر دام مجدہم ولی کامل شیخ التفسیر حضرت مولانا صوفی عبدالحمید صاحب سواتی دام مجدہم وغیرہم سے پڑھا اور فراغ حاصل کیا۔

حضرت ڈیروی صاحب کی 1966ء کے آخر میں شادی ہوئی دو یا تین بچے بھی پیدا ہو چکے تھے ایک دن والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ کہ جاہل حافظ مصلیٰ پر رمضان المبارک میں آگے ہوتا ہے اور تم عالم بن کر پیچھے کھڑے ہوتے ہو تمہارے لئے شرم کی بات ہے تو حضرت ڈیروی صاحب نے اپنی والدہ محترمہ مرحومہ سے کہا کہ آپ دعاء کریں تو میں قرآن مجید یاد کرتا ہوں تو تین سال کے اندر قرآن مجید خود یاد کر کے ملتان تصحیح کے لئے حضرت قاری رحیم بخش صاحب پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ کو سنایا اور مقتدیوں کو رمضان المبارک میں تراویح میں سنا دیا اور پھر مسلسل 18 سال اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے قرآن مجید ہر سال رمضان المبارک میں سنایا۔ عرصہ نو

سال تدریس سے محروم رہے پھر 1975ء 1395ھ میں پڑھانے کا موقعہ ملا۔ مدرسہ تعلیم الاسلام اترا۔ قائد آباد ضلع میانوالی مولانا محمد امین ممانی کے ہاں وہاں مسئلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چھڑ جانے کی وجہ سے مولانا محمد امین صاحب نے جواب دے دیا۔ پھر 1976ء 1396ھ میں جامعہ سراج العلوم جامع مسجد بلاک نمبر 1 سرگودھا میں موقوف علیہ الدورہ تک پڑھایا۔

1977ء 1397ھ جامع مسجد کلاں ڈیرہ اسماعیل خان میں مولانا احمد شعیب صاحب دام مجدہم کے ہاں پڑھانے کا اتفاق ہوا۔ پھر 1978ء 1398ھ مسجد نظام خان میں جامعہ قاسمیہ میں پڑھایا۔ یہاں مسئلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم وسماع انبیاء علیہم السلام چھڑ گیا تو حضرت ڈیروی صاحب یہاں سے مستعفی ہو گئے اور نعمانیہ صالحیہ ڈیرہ میں چلے گئے۔ پھر یہاں سے جامع عیدگاہ کلاں ڈیرہ میں مولانا مفتی عبدالقدوس صاحب کے پاس چلے گئے پھر یہاں سے شیخ المشائخ حضرت خواجہ مولانا خان محمد صاحب دام مجدہم کے پاس خانقاہ سراجیہ کندیاں چلے گئے اور یہاں دو سال پڑھایا۔ پھر یہاں سے ایک سال نعمانیہ صالحیہ ڈیرہ میں پڑھایا پھر یہاں سے نصرۃ العلوم گوجرانوالہ میں اپنے شیخین کے زیر سایہ آٹھ سال 1985ء تا 1992ء تک حدیث کی خدمت کی اور نائب شیخ الحدیث کے فرائض سرانجام دیئے پھر اپنے گھر ڈیرہ اسماعیل خان میں ایک نئے مدرسہ جامعہ اسلامیہ حبیب العلوم بلال آباد ملتان روڈ ڈیرہ اسماعیل خان کی سنگ بنیاد بدست مبارک اپنے شیخ مکرم امام اہلسنت محدث اعظم پاکستان حضرت شیخ الحدیث مولانا سرفراز خان صاحب صفدر دامت برکاتہم العالیہ 3 / اپریل 1993ء 10 شوال المکرّم 1413ھ کو رکھی گئی اور وہاں چھوٹی کتابوں کی تدریس کی پھر یہاں سے جامعہ قاسم العلوم فقیروالی تحصیل ہارون آباد ضلع بہاول نگر میں شیخ الحدیث کی حیثیت سے پانچ سال فرائض سرانجام دیئے۔ پھر جنوری 2003ء مطابق شوال 1423ھ جامعۃ العلوم الاسلامیہ۔ ایف ٹو۔ میرپور آزاد کشمیر میں گذارا۔ پھر

2004ء/1424ھ جامعہ قاسم العلوم فقیروالی واپس چلا گئے اور یہ سال وہاں گذارا اور اب بھی ارادہ ہے کہ فقیروالی میں 2005ء/1425ھ گذارنے کا اور اس کے بعد حضرت ڈیروی صاحب نے جو اپنا ادراہ بنایا ہے محلّہ بلال آباد ڈیرہ اسماعیل خان شہر میں بقایا زندگی انشاءاللہ تعالیٰ اپنے ادارے کی مزید تعمیر وترقی کے لئے گھر ڈیرہ اسماعیل خان ہی میں رہنے کا مستقل پروگرام ہے، یہ مصنف کتاب ھذا و صاحب تصانیف کتب کثیرہ مناظر اسلام محقق اہلسنت حضرت مولانا حافظ حبیب اللہ ڈیروی صاحب دام مجدہم کی زندگی کے کچھ حالات تھے جو ھدیہ قارئین کرام کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ حضرت ڈیروی صاحب دام مجدہم کی عمر علم وعمل میں مزید ترقی نصیب فرمائیں اور مسلک حق اہلسنت والجماعت احناف اکابرین حضرات علماء دیوبند کی شان وعظمت کو تحریر تقریر مناظرہ کتب کی صورت میں خدمت و دفاع کرنے کی ان کو بھرپور طاقت وہمت عطا فرمائے

(آمین ثم آمین)

فقط والسلام مع الاکرام

قاری امان اللہ عثمانی (بلال آباد ملتان روڈ ڈیرہ اسماعیل خان)
فون برائے رابطہ:۔ کوڈ 0961 ، فون: 711364

احناف حضرات پر تحریفات کا جھوٹا الزام

تحریف نمبر ا کا جھوٹا الزام:

مولانا حافظ محمد گوندلوی مرحوم غیر مقلد لکھتے ہیں "حافظ ابن حجرؒ (تلخیص ص ۸) مولانا عبدالحیؒ حنفی زیلعی حنفی (تخریج ھدایہ) مولانا خلیل احمد (بذل المجہود) مولانا نیمویؒ (آثار السنن) وغیرہ نے رفع الیدین کی حدیث میں سنن بیہقی سے لفظ فما زالت تلک صلوتہ حتی لقی اللہ تعالیٰ نقل کیا ہے لیکن حیدر آباد میں جو سنن بیہقی طبع ہوئی ہے۔اس سے یہ لفظ اڑا دیا گیا ہے۔ (حاشیہ التحقیق الراسخ ص ۱۱۰)

محترم مولانا محمد صدیق صاحب سرگودھوی مرحوم غیر مقلد لکھتے ہیں۔

مقلدین کی افسوسناک بددیانتی اس سلسلے میں ان لوگوں نے ایک اور چال چلی ہے جس سے دیانتداری دیوالیہ ہو کر انکا ماتم کرنے لگتی ہے اور وہ یہ ہے کہ طباعت کے وقت کتاب کے جدید ایڈیشن میں متن کتاب سے اس حدیث کو خارج کر دیا جس میں صراحت تھی کہ رسول اللہ ﷺ دم آخر تک نماز میں رفع یدین کرتے رہے چنانچہ سنن کبریٰ بیہقی کا وہ نسخہ جو علماء احناف نے دائرۃ المعارف کے تحت حیدر آباد دکن سے طبع کیا ہے اس میں ابن عمرؓ کی حدیث کا آخری حصہ نہیں ہے جس کے یہ الفاظ ہیں: فَمَازالت تِلْکَ صلوٰته حتّٰی لقی اللّٰه تعالیٰ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم زندگی کے آخری لمحات تک رفع الیدین کرتے رہے۔حدیث کے یہ وہ الفاظ ہیں جن سے یہ دعویٰ باطل ہو جاتا ہے کہ حضور ﷺ نے آخری وقت میں رفع الیدین ترک کر دی تھی اور اس میں اس بات کی بھی تردید ہے کہ رفع الیدین منسوخ ہو چکا ہے اور یہ الفاظ اس قول کو بھی غلط قرار دیتے ہیں کہ رفع الیدین نہ کرنا افضل ہے بایں ھمہ حق کو چھپانے اور مٹانے کی ان کی یہ سعی اس لئے کارگر نہیں ہو سکتی کہ حدیث کے ان الفاظ کے متعلق ائمہ حدیث کے علاوہ

خود ائمہ احناف کی شہادۃ موجود ہے۔ علامہ زیلعی حنفیؒ نے نصب الرایہ میں مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ نے بذل المجہود میں بحوالہ بیہقی حدیث کے ان الفاظ کا تذکرہ کیا ہے ائمہ حدیث میں سے حافظ ابن حجرؒ نے تلخیص الحبیر جلد اوّل میں بحوالہ بیہقی ان الفاظ کو بیان کیا ہے۔

(پیش لفظ اسوۃ الکونین ترجمہ اردو جزء رفع الیدین للبخاری ص ۶ تا ص ۷)

مولانا محمد اسماعیل سلفی مرحوم غیر مقلد کے شاگرد خاص مولانا محمد سلیمان کیلانی غیر مقلد لکھتے ہیں۔ سنن کبریٰ بیہقی میں صاف ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ آخری عمر تک رفع الیدین سے نماز پڑھتے رہے سنن کبریٰ کے مصری اور شامی نسخوں میں یہ حدیث موجود ہے لیکن مقام افسوس ہے کہ حیدر آباد کے برادران احناف نے جب اس کو ۱۳۴۶ھ میں طبع کرایا تو اس حدیث کو خارج کر دیا۔

(مشکوۃ المصابیح مترجم ومحشی ص ۱/۵۵۰)

بہر حال متقدمین غیر مقلدین کا یہ الزام کہ بیہقی نے السنن الکبریٰ سے اس حدیث کو خارج کر دیا ہے متفق علیہ اعتراض تھا۔ آیئے جناب اب ذرا دیکھتے ہیں اس الزام کی حقیقت کیا ہے

الجواب

اس کے بارے میں السنن الکبریٰ بیہقی میں اس حدیث کا موجود ہونے کا حوالہ دینے والا پہلا شخص امام ابن دقیق العید ہے۔ مارواہ البیہقی فی سننہ (نصب الرایہ ص ۱/۴۰۹)

حافظ ابن حجرؒ نے بیہقیؒ کا حوالہ تو دیا ہے مگر یہ نہیں فرمایا کہ یہ حدیث بیہقیؒ کی السنن الکبریٰ میں موجود ہے چنانچہ ان کے الفاظ یوں ہیں۔ زاد البیہقی فمازالت تلک صلوتہ حتی لقی اللہ۔ (التلخیص الحبیر ص ۱/۸۱ مطبوعہ دہلی)

علامہ شوکانیؒ غیر مقلد نے بھی نیل الاوطار ص ۲/۱۸۵ میں بیہقی کا حوالہ دیا ہے مگر السنن الکبریٰ کا نام نہیں لیا اسی طرح مولانا عطاء اللہ حنیف مرحوم غیر مقلد

نے التعلیقات السلفیہ ص ۱۰۳/۱ میں بیہقیؒ کا نام لیا ہے مگر السنن الکبریٰ کا نام نہیں لیا مولانا عبداللہ روپڑی غیر مقلد نے امام ابن دقیق العید کی اس عبارت ماروٰہ البیھقی فی سننہ کا ترجمہ یوں فرمایا ہے۔

جو بیہقیؒ نے عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے۔ (رفع الیدین اور آمین ص ۵۴)

اب حق تو یہ تھا کہ ترجمہ کرنے میں مولانا روپڑی سنن کا لفظ نہ کاٹتے بلکہ تنبیہ کر دیتے کہ امام ابن دقیق العید سے بیہقیؒ کے سنن کی طرف نسبت کرنے میں غلطی واقع ہوئی ہے۔ تنبیہ کرنے کی بجائے سنن کا لفظ ہی ترجمہ میں کاٹ دیا جو کہ کھلی خیانت ہے۔

مولانا پیر بدیع الدین شاہ غیر مقلد لکھتے ہیں ملاحظہ کریں۔

قال ابو محمد لم نجدھذہ الروایۃ فی نسختی السنن الخطیۃ والمطبوعۃ ولافی المعرفۃ بل رواہ فی الخلافیات فقد رأیتہ فی مختصر الخلافیات ٥

(ج ۱ ص ۷٦) (جلاء العینین ص ۱۲۷)

کہ ہم نے یہ روایت سنن بیہقیؒ کے قلمی اور مطبوعہ دونوں نسخوں میں نہیں پائی اور نہ بیہقی کی کتاب معرفۃ السنن والآثار میں بلکہ بیہقیؒ نے اس روایت کو خلافیات میں روایت کیا ہے پس بیشک اس روایت کو میں نے مختصر خلافیات ص ۷٦/۱ میں دیکھا ہے۔

لیجئے جناب غیر مقلدین کا احناف حضرات پر بہتان اور تحریف کا الزام محض جھوٹ اور غلط ثابت ہوا اور ایک شریف انسان نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ سنن کبریٰ کے مصری اور شامی نسخوں میں یہ حدیث موجود ہے۔

(لاحول ولاقوۃ الاباللہ)

نوٹ:- یہ روایت آخری عمر تک رفع یدین کرنے کی جھوٹی و من گھڑت ہے راوی اس میں حدیث کے گھڑنے کے ساتھ بدنام ہیں اس کی مزید تفصیل نورالصباح حصہ اوّل کے آخر میں ملاحظہ ہو۔

نتائج التقلید والے مؤلف کی گپ شپ ملاحظہ ہو

حدیث فما زالت تلک صلوٰتہٗ کو بیھقی سے خارج کر دیا (ملخصاً) نتائج التقلید ص ۱۴۱، ص ۱۴۲ نیز لکھتے ہیں ابن مدینی ایسے چوٹی کے مشہور اور نامور امام حدیث نے کہا کہ ابن عمر کی حدیث فمازالت الخ میرے نزدیک قطعی حجت ہے۔ الخ (نتائج التقلید ص ۱۴۱)

اس سے بڑا جھوٹ دھوکہ اور فریب کیا ہو سکتا ہے۔

اس لئے تحفہ حنفیہ میں ابوصہیب محمد داؤد ارشد غیر مقلد نے اپنے اکابر کے اس جھوٹے الزام کو السنن الکبریٰ سے نہیں دہرایا اور چُپ چاپ کر کے سیدھے آگے کو گذر گئے۔ ع حق کا بول بالا جھوٹ کا منہ کالا

تحریف نمبر۲ کا جھوٹا الزام

مولانا سلطان محمود شیخ الحدیث جلالپور پیر والہ سنن ابوداؤد کے متعلق لکھتے ہیں۔

اصل لفظ عشرین لیلۃً ہی ہے اور اس کو عشرین رکعۃ بنانا تحریف ہے یہ تحریف کب ہوئی کس نے کی اور کیوں کی ہم پہلے واضح کر چکے ہیں کہ ہند میں ۱۳۱۸ھ تک جتنے نسخے سنن کے مطبوع ہوئے ہیں۔ ان سب میں عشرین لیلۃً ہی مطبوع ہے اور کسی قسم کا کوئی اشارہ نسخوں کے اختلاف کا نہیں ہے البتہ جب مولانا محمود حسن کے حواشی کے ساتھ سنن کو چھپوایا گیا تو ناشرین نے خود یا کسی کے مشورہ سے متن میں لیلۃً اور اس کے اوپر ''ن'' کا نشان دیکر حاشیہ پر رکعۃً لکھ دیا

اس کے بعد جب مولانا فخر الحسن کے حواشی کے ساتھ طبع کرایا گیا تو اس میں متن میں رکعۃ لکھا اور اس کے اوپر "ن" کا نشان دیکر حاشیہ پر لیلۃ لکھ دیا تا کہ یہ تاثر عام ہو جائے کہ یہاں نسخوں کا اختلاف ہے۔ (الیٰ) اب ظاہر ہے کہ اس پوری کی پوری کاروائی سے یہ تاثر دینا مقصود تھا کہ سنن ابی داوٗد کے بعض نسخوں میں عشرین رکعۃ موجود ہے تا کہ اس حدیث کو بیس رکعات تراویح کے ثبوت میں پیش کیا جاسکے۔ (نعم الشھود علی تحریف الغالین فی سنن ابی داوٗد ص ۸ تا ص ۹)

ابو صہیب محمد داوٗد ارشد تحفہ حنفیہ ص ۳۸ میں لکھتے ہیں۔

"تحریف کی ابتداء" مولوی محمود حسن خان حنفی دیوبندی نے سب سے اول اس تحریف کا آغاز کیا اور سنن ابی داوٗد کو شائع کرتے ہوئے متن ابوداوٗد میں تو عشرین لیلۃ ہی رہنے دیا البتہ حاشیہ میں نسخہ کی علامت دیکر رکعۃً کا لفظ لکھا ابوداوٗد ص ۲۰۹ ج ا طبع ص ۱۳۱۶ھ اس ردّوبدل سے بیس رات کے بجائے معنی بیس رکعات بن جاتا ہے اور اس تحریف کا مقصود بیس رکعات نماز تراویح کا ثبوت دینا تھا۔"

مولانا زبیر علیزئی صاحب غیر مقلد تحریر کرتے ہیں۔

"مزید تحقیق کے لئے ثالثین کی جماعت کو دعوت دیتا ہوں کہ میرے پاس تشریف لے آئیں تا کہ ان پر مولوی محمود الحسن دیوبندی کی تحریف متعدد نسخ کی مدد سے ثابت کردوں۔" (تعداد رکعات قیام رمضان کا تحقیقی جائزہ مصنف حافظ زبیر علیزئی ص ۷۲)

نیز لکھتے ہیں صرف تین چار نسخوں کی فوٹو سٹیٹ پیش کریں بلکہ محمود الحسن کے بعد دیوبندیوں نے جو نسخے عکسی وغیرہ چھاپے ہیں وہ اسی نسخے سے منقول ہیں

ہمارے پاس دیوبندیوں کی اس تحریف کے خلاف دلائل کی کثرت ہے مثلاً دیکھئے۔

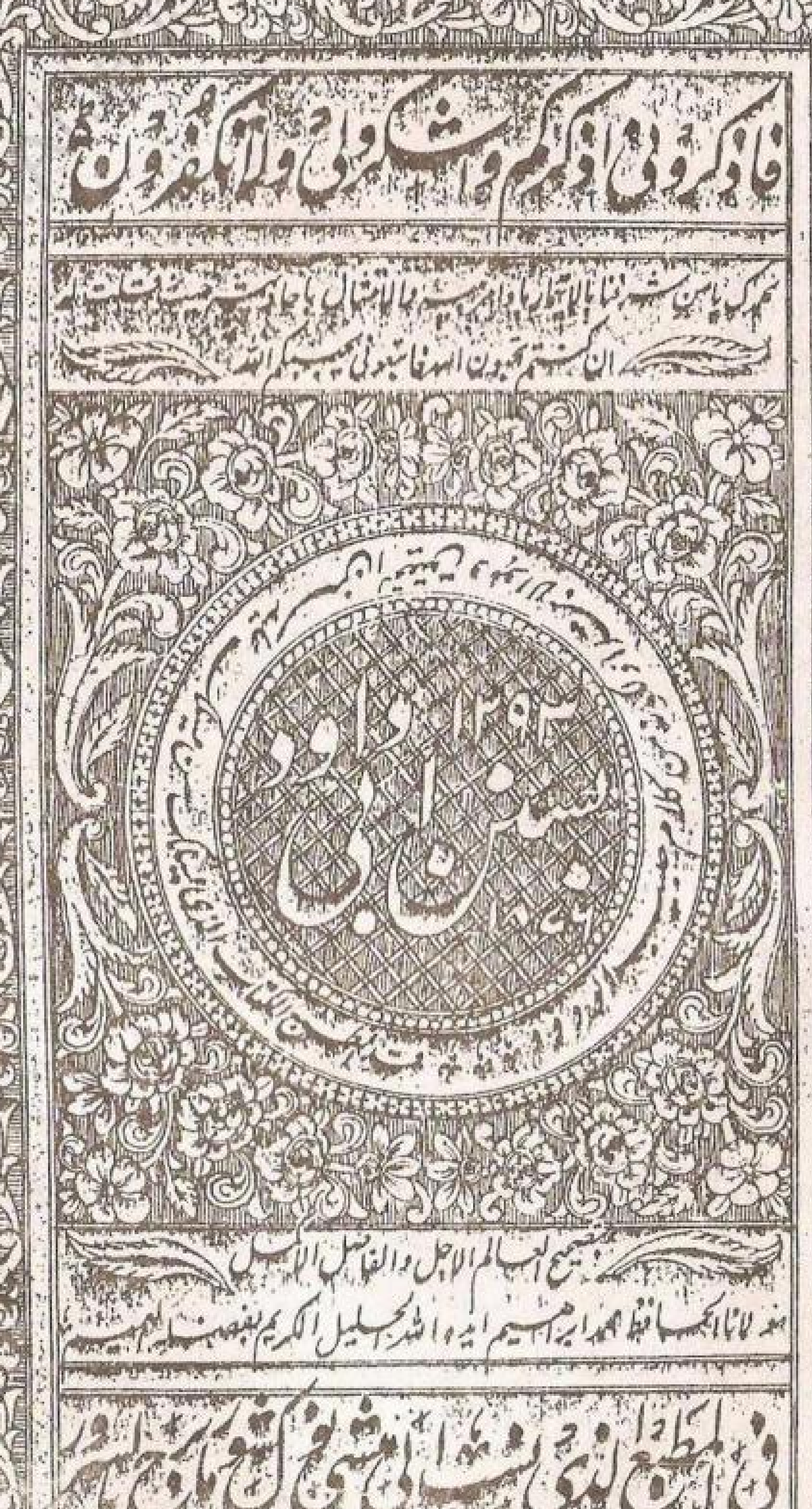
تحفة الاشراف مشكوٰة السنن الكبرىٰ بيهقى اختصار المهذب. نصب الرايه معرفة السنن والآثار حاشيه هدايه .الدرايه المغنى نسخ ابى دائود وغيرهما. (تعداد رکعات قیام رمضان ص ۷۳)

الجواب

۱۲۹۳ھ کا نسخہ سنن ابی داؤد جو منشی نولکشور میں چھپا ہے اس میں عبارت یوں ہے۔

ان عمر بن الخطاب رضى الله عنه جمع الناس على ابى بن كعب فكان يصلى لهم عشرين ركعة ليلةً الخ ص ۱/۲۰۳

اب شیخ الہند اُستاذ الکل حضرت مولانا محمود حسن حنفی دیوبندی کی طرف اس تحریف کی نسبت کرنا بہت بڑی بے وقوفی اور جہالت ہے اس کا فوٹو عکس پیش خدمت ہے ملاحظہ فرماویں۔



فاذکرونی اذکرکم واشکروا لی ولا تکفرون

ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ

سنن ابی داؤد

۱۲۹۳

بتصحیح العالم الاجل والفاضل الاکمل

مولانا الحافظ محمد ابراہیم ایدہ اللہ الجلیل الکریم بفضلہ العمیم

عليك وانه لا يذل من واليت تباركت ربنا وتعاليت حدثنا عبد الله بن محمد النفيلي ثنا
زهير نا ابو اسحاق باسناده ومعناه قال في آخره قال هذا يقول في الوتر في القنوت ولم يذكر اقولهن
في الوتر ابو الحوراء ربيعة بن شيبان حدثنا موسى بن اسمعيل نا حماد عن هشام بن عمرو الفزاري
عن عبد الرحمن بن الحارث بن هشام عن علي بن ابي طالب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
كان يقول في آخر وتره اللهم اني اعوذ برضاك من سخطك وبمعافاتك من عقوبتك واعوذ بك
منك لا احصي ثناء عليك انت كما اثنيت على نفسك قال ابو داود هشام اقدم شيخ لحماد وبلغني
عن يحيى بن معين انه قال لم يرو عنه غير حماد بن سلمة قال ابو داود روى عيسى بن يونس عن سعيد
بن ابي عروبة عن قتادة عن سعيد بن عبد الرحمن بن ابزى عن ابيه عن ابي بن كعب ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم قنت يعني في الوتر قبل الركوع قال ابو داود وروى عيسى بن يونس هذا الحديث ايضا عن
فطر بن خليفة عن زبيد عن سعيد بن عبد الرحمن بن ابزى عن ابيه عن ابي بن كعب عن النبي
صلى الله عليه وسلم مثله وروي عن حفص بن غياث عن مسعر عن زبيد عن سعيد بن عبد الرحمن بن ابزى عن ابيه عن ابي بن كعب
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قنت في الوتر قبل الركوع قال ابو داود وحديث سعيد عن قتادة رواه
يزيد بن زريع عن سعيد عن قتادة عن عزرة عن سعيد بن عبد الرحمن بن ابزى عن ابيه عن النبي
صلى الله عليه وسلم لم يذكر القنوت ولا ذكر ابيا وكذلك رواه عبد الاعلى ومحمد بن بشر العبدي وسماعه
بالكوفة مع عيسى بن يونس ولم يذكروا القنوت وقد رواه ايضا هشام الدستوائي وشعبة عن قتادة لم
يذكرا القنوت وحديث زبيد رواه سليمان الاعمش وشعبة وعبد الملك ابن ابي سليمان وجرير بن حازم كلهم
عن زبيد لم يذكر احد منهم القنوت الا ما روي عن حفص بن غياث عن مسعر عن زبيد فانه قال في حديثه
انه قنت قبل الركوع قال ابو داود وليس هو بالمشهور من حديث حفص نخاف ان يكون عن حفص عن غير مسعر قال
ابو داود ويروى ان ابيا كان يقنت في النصف من شهر رمضان حدثنا احمد بن محمد بن حنبل
نا محمد بن بكر انا هشام عن محمد عن بعض اصحابه ان ابي بن كعب امهم يعني في رمضان وكان يقنت في النصف
الآخر من رمضان حدثنا شجاع بن مخلد نا هشيم انا يونس بن عبيد عن الحسن ان عمر بن الخطاب رضي الله
عنه جمع الناس على ابي بن كعب فكان يصلي لهم عشرين ليلة ولا يقنت بهم الا في النصف الباقي فاذا كانت
العشر الاواخر تخلف فصلى في بيته فكانوا يقولون ابق ابي قال ابو داود وهذا يدل على ان الذي
ذكر في القنوت ليس بشيء وهذان الحديثان يدلان على ضعف حديث ابي ان النبي
صلى الله عليه وسلم قنت في الوتر

باب في الدعاء بعد الوتر

حدثنا عثمان بن ابي شيبة نا محمد بن ابي عبيدة نا ابي عن الاعمش عن طلحة الايامي عن ذر عن
سعيد بن عبد الرحمن بن ابزى عن ابيه عن ابي بن كعب قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا

شاہد نمبر۲

علامہ ذھبیؒ کی سیر اعلام النبلاء ص۴۰۰ ج۱ تا ص۴۰۱) بتحقیق علامہ شعیب الارنؤوط اور حسین الاسد میں ہے۔

وفی سنن ابی داؤد یونس بن عبید عن الحسن ان عمر بن الخطاب جمع الناس علی ابی بن کعب فی قیام رمضان فکان یصلی بھم عشرین رکعۃ o

علامہ ذھبیؒ لکھتے ہیں اور سنن ابی داؤد میں یونس بن عبید عن الحسن کی روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے لوگوں کو جمع کیا حضرت ابیؓ بن کعب پر پس وہ لوگوں کو بیس رکعات تراویح پڑھایا کرتے تھے۔اس کا فوٹو عکس بھی پیش خدمت ہے۔ملاحظہ فرمائیں

شاہد نمبر۳

اس حدیث کی تخریج میں محشی لکھتے ہیں۔

سندہ منقطع اخرجہ ابو داؤد(۱۴۲۹)فی الصلوٰۃ باب القنوت فی الوتر من طریق شجاع بن مخلد عن ھشیم عن یونس بن عبید عن الحسن ان عمر بن الخطاب جمع الناس علی ابی بن کعب فکان یصلی لھم عشرین رکعۃ o (الحدیث)

”کہ اس کی سند منقطع ہے اس کو ابوداؤد نے اخراج کیا ہے باب القنوت فی الوتر میں بذریعہ شجاع بن مخلد عن ھشیم عن یونس بن عبید عن الحسن کہ حضرت عمرؓ بن الخطاب نے لوگوں کو جمع کیا حضرت ابیؓ بن کعب پر وہ لوگوں کو بیس ۲۰ رکعات تراویح پڑھاتے تھے۔“

۔اس محشی نے یہ نسخہ مصریہ پیش کیا ہے اور حدیث نمبر ۱۴۲۹ کا حوالہ دیا ہے۔

سِيَرُ أَعْلَامِ النُّبَلَاءِ

تصنيف

الإمام شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي

المتوفى
٧٤٨هـ - ١٣٧٤م

الجزء الأول

أشرف على تحقيق الكتاب وخرّج أحاديثه
شعيب الأرنؤوط

حقق هذا الجزء
حسين الأسد

مؤسسة الرسالة

عليه أيضاً. وكان عمر يُجلُّ أُبيًّا، ويتأدبُ معه، ويتحاكم إليه.

قال محمد بن عمر الواقدي: تدل أحاديث على وفاة أُبيٍّ بن كعب في خلافة عمر. ورأيت أهله وغيرهم يقولون: مات في سنة اثنتين وعشرين، بالمدينة، وأن عمر قال: اليومَ ماتَ سيّدُ المسلمين.

قال: وقد سمعنا من يقول: مات في خلافة عثمان سنة ثلاثين. قال: وهو أثبتُ الأقاويلِ عندنا، وذلك أن عثمان أمره أن يجمعَ القرآن.

وقال محمد بن سعد: حدثنا عارِم، حدثنا حمَّاد، عن أيوب، عن ابن سيرين أن عثمان جمع اثني عشر رجلًا مِن قريش والأنصار فيهم أُبيُّ بن كعب، وزيدُ بن ثابت في جمع القرآن(١).

قلت: هذا إسناد قوي، لكنه مرسل. وما أحسب أن عثمان ندب للمصحف أُبيًّا، ولو كان كذلك، لاشتهر، ولكان الذكر لأبيّ لا لزيد، والظاهر وفاة أُبيٍّ في زمن عمر حتى إن الهيثم بن عدي وغيره ذكرا موته سنة تسع عشرة.

وقال محمد بن عبد الله بن نُمير، وأبو عُبيد، وأبو عمر الضرير: مات سنة اثنتين وعشرين، فالنفسُ إلى هذا أميل، وأما خليفةُ بن خياط، وأبو حفص الفلَّاس فقالا: مات في خلافة عثمان. وقال خليفة مرة: مات سنة اثنتين وثلاثين.

وفي سنن أبي داود: يونس بن عبيد، عن الحسن أن عمر بن الخطاب جمع الناسَ على أُبيٍّ بن كعب في قيام رمضان، فكان يُصلّي بهم عشرين

---

(١) أخرجه الفسوي ٤٨٧/٢ في «المعرفة والتاريخ».

ركعة(١).

وقد كان أبيٌّ التقط صرةً فيها مئة دينار، فعرَّفها حولاً وتملكها، وذلك في «الصحيحين»(٢).

---

(١) سنده منقطع، أخرجه أبو داود (١٤٢٩) في الصلاة: باب القنوت في الوتر، من طريق شجاع بن مخلد، عن هشيم، عن يونس بن عبيد، عن الحسن، «أن عمر بن الخطاب جمع الناس على أبيّ بن كعب، فكان يصلي لهم عشرين ركعة. ولا يقنت بهم إلا في النصف الباقي، فإذا كانت العشر الأواخر تخلف، فصلى في بيته، فكانوا يقولون: أبق أبي». وأخرج ابن أبي شيبة من حديث عبد العزيز بن رُفَيع قال: كان أبيّ بن كعب، رضي الله عنه، يصلي بالمدينة عشرين ركعة، ويوتر بثلاث. وهذا مرسل قوي السند. وأخرج أيضاً عن يحيى بن سعيد، أن عمر بن الخطاب أمر رجلاً يصلي بهم عشرين ركعة.

وأخرج عبد الرزاق في «المصنف» (٧٧٣٠)، من طريق داود بن قيس وغيره، عن محمد بن يوسف، عن السائب بن يزيد، أن عمر جمع الناس في رمضان على أبيّ بن كعب ـ على تميم الداري ـ على إحدى وعشرين ركعة يقرؤون بالمئين، وينصرفون عند فروع الفجر»، وهذا سند قوي. وأخرج البيهقي في «سننه» ٢/٤٩٦ من طريق علي بن الجعد، عن ابن أبي ذئب، عن يزيد ابن خصيفة، عن السائب بن يزيد، قال: كانوا يقومون على عهد عمر بن الخطاب، رضي الله عنه، بعشرين ركعة. قال: وكانوا يقرؤون بالمئين، وكانوا يتوكؤون على عصيهم في عهد عثمان، رضي الله عنه، من شدة القيام، وهذا إسناد صحيح، رجاله كلهم عدول ثقات.

(٢) أخرجه أحمد ٥/١٢٦، والبخاري (٢٤٢٦) في اللقطة: باب إذا أخبره رب اللقطة بالعلامة دفع إليه، و(٢٤٣٧) فيه: باب هل يأخذ اللقطة ولا يدعها تضيع حتى لا يأخذها من لا يستحق، ومسلم (١٧٢٣) في اللقطة، وأبو داود (١٧٠١) في اللقطة: باب التعريف باللقطة، والترمذي (١٣٧٤) في الأحكام: باب ما جاء في اللقطة وضالة الإبل: كلهم من طريق شعبة، عن سلمة بن كهيل، عن سويد بن غَفَلة قال: خرجت أنا، وزيد بن صُوحان، وسلمان بن ربيعة، غازين. فوجدت سوطاً فأخذته. فقالا لي: دعه. فقلت: لا. ولكني أعرِّفه، فإن جاء صاحبه وإلا استمتعت به. قال: فأبيت عليهما. فلما رجعنا من غزاتنا قضي لي أني حججت فأتيت المدينة، فلقيت أبيّ ابن كعب، فأخبرته بشأن السوط وبقولهما، فقال: إني وجدت صُرّة فيها مئة دينار، على عهد رسول الله ﷺ، فأتيت بها رسول الله ﷺ، فقال: «عرفها حولاً». قال: فعرفتها فلم أجد من يعرفها. ثم أتيته فقال: «عرفها حولاً» فعرفتها فلم أجد من يعرفها. ثم أتيته فقال «عرفها حولاً» فعرفتها فلم أجد من يعرفها. فقال: «احفظ عددها ووعاءها ووكاءها، فإن جاء صاحبها، وإلا فاستمتع بها» فاستمتعت بها. فلقيته بعد ذلك بمكة فقال: لا أدري بثلاثة أحوال، أو حول واحد. واللفظ لمسلم.

وقوله: لقيته: هو قول شعبة. يعني لقي سلمة بن كهيل. وفاعل قال التي بعدها: هو سلمة. أي هل قال سويد بن غَفَلة: ثلاثة أعوام أو قال: عاماً واحداً.

شاہد نمبر۴

المغنی ابن قدامہ المتوفی ۶۲۰ھ لکھتے ہیں۔

لماروی عن الحسن ان عمر جمع الناس علی ابی بن کعب فکان یصلی لھم عشرین لیلۃً ۵ (الحدیث) (رواہ ابو داؤد المغنی ص ۲/۵۸۰)

''کیونکہ روایت کیا گیا حسن بصریؒ سے کہ حضرت عمرؓ نے لوگوں کو جمع کیا حضرت ابی بن کعبؓ پر پس وہ لوگوں کو بیس ۲۰ راتیں پڑھایا کرتے تھے۔''

اس کے محشی نے اقرار کیا ہے کہ اصل میں رکعۃً تھا چنانچہ لیلۃً پر تین نمبر لگا کر حاشیہ میں لکھا (۳) فی الاصل رکعۃً یعنی اصل نسخہ مغنی میں رکعۃً تھا۔ یعنی محشی نے تحریف کا ارتکاب کیا ہے اور متن حدیث کو بدلا ہے اس کی فوٹو کاپی بھی حاضر خدمت ہے۔ ملاحظہ فرمائیں

مركز البحوث والدراسات العربية والإسلامية



لموفق الدين أبي محمد عبد الله بن أحمد بن محمد بن قدامة
المقدسي الجماعيلي الدمشقي الصالحي الحنبلي
٥٤١–٦٢٠ هـ

تحقيق

الدكتور
عبد الله بن عبد المحسن التركي

الدكتور
عبد الفتاح محمد الحلو

الجزء الثاني



هجر
للطباعة والنشر والتوزيع والإعلان
ت ٣٤٧٧٧٥١ ص . ب ٦٣ إمبابة
القاهرة

كان رَسُولُ اللهِ ﷺ يُوتِرُ ؟ قالت : كان يُوتِرُ بأَرْبَعٍ وثَلَاثٍ وسِتٍّ وثَلَاثٍ ، وثَمانٍ وثَلاثٍ ، وعَشْرٍ وثَلاثٍ ، ولم يكنْ يُوتِرُ بأقَلَّ من سَبْعٍ ، ولا بأكْثَرَ من ثَلاثَ عَشْرَةَ . رَوَاهُ أبو دَاوُدَ[9] .

١٠٧/و **٢٤٥ ـ** / مسألة ؛ قال : (**يَقْنُتُ فِيهَا**)

يَعْنِى أنَّ القُنُوتَ مَسْنُونٌ فى الوِتْرِ ، فى الرَّكْعَةِ الوَاحِدَةِ ، فى جَمِيعِ السَّنَةِ . هذا المَنْصُوصُ عندَ أصْحَابِنا ، وهذا قولُ ابنِ مسعودٍ ، وإبراهيمَ ، وإسْحاقَ ، وأصْحَابِ الرَّأْىِ . ورُوِىَ ذلك عن الحسنِ . وعن أحمدَ رِوَايَةٌ أُخْرَى ، أنَّه لا يَقْنُتُ إلَّا فى النِّصْفِ الأخِيرِ من رمضانَ . ورُوِىَ ذلك عن علىٍّ وأُبَىٍّ . وبه قال ابنُ سِيرِينَ ، وسعيدُ بن أبى الحسنِ[1] ، والزُّهْرِىُّ ، ويحيى بن وَثَّابٍ[2] ، ومالِكٌ والشَّافِعِىُّ . واخْتَارَه أبو بكرٍ الأثْرَمُ ؛ لما رُوِىَ عن الحسنِ ، أن عُمَرَ جَمَعَ النَّاسَ على أُبَىِّ بنِ كَعْبٍ ، فكان يُصَلِّى لهم عِشْرِينَ لَيْلَةً[3] ، ولا يَقْنُتُ إلَّا فى النِّصْفِ البَاقِى[4] . رَوَاهُ أبو دَاوُدَ[5] ، وهذا كالإجْماعِ . وقال قَتَادَةُ : يَقْنُتُ فى السَّنَةِ

= الوتر بخمس ، وباب كيف الوتر بسبع ، وباب كيف الوتر بتسع ، من كتاب قيام الليل . المجتبى ٣ / ١٩٨ ، ٢٠٠ . وأخرج الترمذى حديث أم سلمة فى أن رسول الله ﷺ كان يوتر بسبع ، ثم قال : وفى الباب عن عائشة . انظر : باب ما جاء فى الوتر بسبع ، من أبواب الوتر . عارضة الأحوذى ٢ / ٢٤٥ . وأخرج ابن ماجه حديث عائشة فى أن رسول الله ﷺ كان يوتر بتسع وبسبع ، وحديث أم سلمة فى أنه كان يوتر بسبع أو بخمس ، فى : باب ما جاء فى الوتر بثلاث وخمس وسبع وتسع ، من كتاب إقامة الصلاة . سنن ابن ماجه ١ / ٣٧٦ . وأخرج الإمام أحمد حديث عائشة فى الوتر بتسع وبسبع ، فى : المسند ٦ / ٢٢٧ ، وحديث أم سلمة ، فى الوتر . بخمس ، فى : المسند ٦ / ٢٩٠ ، ٣١٠ ، ٣٢١ .

(٩) فى : باب فى صلاة الليل ، من كتاب التطوع . سنن أبى داود ١ / ٣١٣ . كما أخرجه الإمام أحمد ، فى : المسند ٦ / ١٤٩ .

(١) سعيد بن أبى الحسن ، واسمه يسار ، الأنصارى مولاهم ، البصرى ، تابعى ثقة ، توفى سنة مائة . تهذيب التهذيب ٤ / ١٦ .

(٢) فى ا ، م : « ثابت » خطأ .

(٣) فى الأصل : « ركعة » .

(٤) فى ا ، م : « الثانى » .

(٥) فى : باب القنوت فى الوتر ، من كتاب الوتر . سنن أبى داود ١ / ٣٣١ .

شاہد نمبر ۵

جامع المسانید والسنن (ص ۱۵۵) ابن کثیر بھی ملاحظہ ہو اس کی فوٹو کاپی لگائی جا رہی ہے، آپ فوٹو کاپی ملاحظہ فرمائیں۔

شاہد نمبر ۶

الشیخ محمد علی الصابونی نے اپنی کتاب (الھدی النبوی الصحیح فی صلوۃ التراویح ص ۵۴ میں) یہ حدیث رکعۃً کے ساتھ ابو داؤد کے حوالہ سے نقل کی ہے۔ اب بتاؤ غیر مقلدو کیا یہ سب حضرات محرف ہیں۔ (لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم)

جَامِعُ المَسَانِيدِ وَالسُّنَنِ

الهَادِي لأقوم سُنَنٍ

للإمام الحافظ المحدث المؤرخ الثقة
عماد الدين أبي الفداء، إسماعيل بن عمر
ابن كثير القرشي الدمشقي الشافعي
٧٠٠ - ٧٧٤ هـ



الجزء الأول

مُسْنَد

آبي اللحم - أيوب بن بشير

وَثّقَ أصُوْلَه وَخَرَّجَ حَدِيثَه وَعَلّقَ عَلَيْه

الدكتور عبد المعطي أمين قلعجي

دار الفكر
للطباعة والنشر والتوزيع

* ٢٤ ـ «أَنَّ رَسولَ الله ِصَلَّى الله ُعَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بالنَّاسِ، فَنَزَلتْ آيةٌ، فقالَ: أَيُّكُمْ أَخَذَ عَليَّ شيئاً مِنْ قِراءتي؟ فَقَالَ أُبَيٌّ: أَنَا يَا رَسُولَ اللّهِ تركتَ آيةَ كَذا وكَذا. فَقَالَ النَّبيُّ صَلَّى الله ُعليهِ وسَلَّمَ: إنْ كَانَ أَحَدٌ أَخَذَهَا عَليَّ فإنَّكَ أنتَ هُوَ» (٢١) تفرَّدَ بِهِ.

* * *

الحسن [بن أبي الحسن البصري] (٢٢) عن أُبَيّ:

حدَّثنا هُشَيمُ، أخْبَرنا يُونُسُ، عَنِ الحَسَنِ:

* ٢٥ ـ «أنَّ عُمَرَ أرادَ يَنْهيَ عَن مُتْعَةِ الحَجِّ فَقَالَ لَهُ أُبَيٌّ: لَيْسَ لَكَ ذَلِكَ. قَدْ تَمَتَّعْنا مَعَ رَسُولِ الله ِصَلَّى الله ُعَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ ينهنا عَنْ ذَلِكَ. فَأضْرَبَ عُمَر. وَأرادَ أنْ يَنْهى عَنْ حُلَلِ الحِبَرَةِ لأنَّهَا تُصْبَغُ بالبَوْلِ. فَقَالَ لَهُ أُبَيٌّ: لَيْسَ لَكَ ذَلِكَ. قَدْ لَبِسَهُنَّ النَّبيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَبِسْناهُنَّ في عَهْدِهِ» (٢٣) تَفَرَّدَ بِهِ.

حَديثٌ آخرُ:

أنَّ سَمُرَةَ وعمرانَ بنَ حُصَينٍ تَذَاكَروا... الحَديثَ في تَرْجَمَةِ قَتَادَةَ، عَنِ الحَسنِ، عَنْ سَمُرَةَ (٢٤). وَفي تَرْجَمَةِ يُونُسَ [بن عبيد] عَنِ الحَسنِ عَنْ سَمُرَةَ.

---

(٢١) أخرجه الإمام أحمد في «مسنده» (٥:١٤٢).

(٢٢) زيادة ليست في الأصل.

(٢٣) أخرجه الإمام أحمد في «المسند» (٥:١٤٣).

(٢٤) سيأتي في مسند سمرة وانظر فهرس أطراف الحديث الملحق بنهاية الكتاب.

حَديثٌ آخَرُ:

* ٢٦ ــ أنَّ عُمرَ جَمَعَ النَّاسَ عَلى أبَيٍّ، فَكَانَ يُصَلِّي بِهِمْ عِشْرِينَ رَكْعَةً. الحَديثَ.

وَرَوَاهُ أبُو دَاودَ، عَنْ شُجَاعِ بنِ مَخْلَدٍ، عَنْ هُشيمٍ، عَنْ يُونُس بنِ عُبيدٍ، عَنِ الحَسنِ، عَنْ أبَيٍّ (٢٥).

حديث: * ٢٧ ــ «كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإنَّما وَجْهُنا وَاحِدٌ، فَلَمَّا قُبِضَ نَظَرْنَا هَكَذا وهَكَذا».

رَواه ابنُ مَاجَة في الجنَائزِ (٢٦)، عَنْ إسحَاقَ بنِ منْصُورِ الكَوْسجِ، عَنْ عَبْدِ الوَهَّابِ، عَنْ عطاءِ الخَفَّافِ، عَن عَبدِ اللّهِ بنِ عَونٍ، عَن الحَسَنِ عَنهُ.

وَلَهُ عَنهُ حَديثٌ آخَرُ، في ترجَمَة عُتَيَ عنهُ (٢٧).

* * *

(٢٥) الحديث في سنن أبي داود (١٤٢٩)، ص (٢:٦٥) ونصه: أن عمر بن الخطاب جمع الناس على أبي بن كعب فكان يصلي لهم عشرين ليلة ولا يقنت بهم إلا في النصف الباقي، فإذا كان العشر الأواخر تخلف فصلى في بيته، فكانوا يقولون: أبق أبيّ.

(٢٦) أخرجه ابن ماجة في: ٦ ــ كتاب الجنائز (٦٥) باب ذكر وفاته ودفنه ﷺ، الحديث (١٦٣٣) ص (١:٥٢٣).

وقال في الزوائد: إسناده صحيح على شرط مسلم، إلا أنه منقطع بين الحسن وأبيّ، يدخل بينهما يحيى بن ضمرة.

(٢٧) سيأتي في الحديث (١٠٨).

تحریف نمبر ۳ کا جھوٹا الزام

مولانا حافظ محمد گوندلوی مرحوم غیر مقلد لکھتے ہیں۔ حافظ ابن حجرؒ وغیرہ نے حاکم کے حوالہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ حضور صلعم تین رکعات وتر پڑھا کرتے: ولم يقعد الا في آخرهن (فتح الباری)

علامہ ذھبیؒ نے بھی تلخیص مستدرک میں اس روایت کو حاکم سے نقل کیا ہے لیکن حیدر آباد کی مطبوعہ مستدرک میں یہ لفظ موجود نہیں حالانکہ اس کے نیچے جو تلخیص ذھبیؒ ہے اس میں ہے معلوم ہوتا ہے کہ اس کو بھی اڑا دیا گیا ہے۔ (التحقیق الراسخ ص ۱۱۰ حاشیہ)

ابوصہیب محمد داؤد ارشد صاحب غیر مقلد لکھتے ہیں "مستدرک حاکم میں تحریف مستدرک حاکم میں ابان بن یدید (صحیح یزید ہے) عن قتادة عن زرارة بن اوفی عن سعد بن هشام کی سند سے ایک روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ (صحیح رضی اللہ عنہا ہے) سے وتر کی تعداد کے بارے میں مروی ہے جو متن کے اعتبار سے شاذ ہے۔ (تفصیل دین الحق ص ۴۳۴ ج ۱ میں دیکھئے)

اس حدیث کے الفاظ تھے کہ:

عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يوتر بثلاث لايقعد الا في آخرهن)

یعنی ام المؤمنین حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعت وتر پڑھتے تھے نہ بیٹھتے تھے ان کے درمیان مگر آخر میں۔ مگر احناف نے جب مستدرک حاکم کی اشاعت کی تو لایقعد کو لایسلم بنا دیا۔ اس تحریف سے ان لوگوں نے ایک تیر سے دو شکار کئے۔

(۱) حنفیہ کے نزدیک وتر کی دوسری رکعت میں تشہد ہے جب کہ اس روایت میں تشہد کی نفی ہوتی تھی لہٰذا ان ایماندار لوگوں نے الفاظ کو بدل کر اپنی تردید کے الفاظ کا مفہوم ہی بگاڑ دیا۔

(۲) حنفیہ کے نزدیک چونکہ وتر کے درمیان سلام نہیں پھیرنا چاہئے اس غرض کے تحت ان

لوگوں نے لایقعد کو لایسلم بنادیا جس سے نماز وتر کی دوسری رکعت میں سلام کی نفی ہوگئی یوں ان لوگوں نے متن روایت میں تحریف کر کے حنفیت کو سہارا دیا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

(تحفہ حنفیہ بجواب تحفہ اہل حدیث ص ۱/۵۰) (مکتبہ عزیزیہ جامع مسجد قدس رحمٰن گلی نمبر ۵ چوک دالگراں لاہور)

مولانا عبدالعزیز نورستانی غیر مقلد لکھتے ہیں "بزرگو" ہم کیا بتائیں ان حضرات نے تقلید شخصی ثابت کرنے کیلئے نہ تو قرآن کریم کو معاف اور نہ احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو مذہب حنفیہ کے مطابق ۲۰ بیس رکعت تراویح ثابت کرنے کیلئے ایک صاحب نے ابوداؤد کی حدیث عشرین لیلۃ کو عشرین رکعۃ کر دیا اور ابن ماجہ میں اپنے مطلب برآری کیلئے ایک واؤ بڑھا دیا اور مستدرک حاکم میں لایقعد کے بجائے لایسلم بنایا اور بقول علامہ بنوری صاحب اختلاف نسخہ پر ادارہ دائرۃ المعارف والوں نے کسی قسم کی تنبیہ ہی نہیں کی۔ (حقیقۃ الالحاد یعنی بے دینی کی حقیقت ص ۱۰۲)

الجواب

حافظ ابن حجرؒ اپنی آخری تصنیف الدرایہ ص ۱۹۱ ج ۱ میں لکھتے ہیں۔

حدیث عائشه . ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یوتر بثلاث یعنی لایفصل بینهن بسلام. الحاکم کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یوتر بثلاث لایسلم الافی آخر هن وفی روایة لایسلم فی الرکعتین الاولیین من الوتر ٥

"حضرت عائشہؓ کی حدیث کہ بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین وتر پڑھتے تھے جن کو درمیان میں توڑتے نہ تھے حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں امام حاکمؒ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین وتر پڑھتے تھے جن کے آخر میں سلام کرتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ وتروں کی دو پہلی رکعتوں پر سلام نہ پھیرتے تھے۔"

علامہ زیلعیؒ لکھتے ہیں۔

الحدیث الحادی بعد المائة روت عائشه رضی اللہ عنها ان النبی صلی اللہ علیه وسلم کان یوتر بثلاث یعنی لایفصل بینهن بسلام قلت اخرجه النسائی فی سننه عن سعید بن ابی عروبة عن قتاده عن زرارة بن اوفی عن سعید بن هشام عن عائشة قالت کان النبی صلی اللہ علیه وسلم لایسلم فی رکعتی الوتر انتهیٰ ورواه الحاکم فی المستد رک وقال انه صحیح علی شرط البخاری ومسلم ولم یخرجاه ولفظہٗ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یوتر بثلاث لایسلم الاّفی آخرهن انتهیٰ وفی لفظ کا ن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لایسلم فی الرکعتین الاولیین من الوتر انتهیٰ ٥

(نصب الرایه ص ۱۱۷/ ۲تا۱۱۸)

حدیث نمبر ۱۰۱

حضرت عائشہؓ نے روایت کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین وتر پڑھتے تھے اور ان کے درمیان سلام نہ پھیرتے تھے میں (زیلعیؒ) کہتا ہوں کہ اس حدیث کا اخراج نسائیؒ نے اپنی سنن میں سعید بن ابی عروبه عن قتادة عن زرارة بن اوفی عن سعید بن هشام عن عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتروں کی دو۲ رکعت پر سلام نہ پھیرتے تھے اور امام حاکمؒ نے بھی المستدرک میں روایت کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ بخاری ومسلم کی شرط پر صحیح ہے اور اس کا لفظ ہے کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین وتر پڑھتے تھے سلام نہ پھیرتے تھے مگر آخر میں اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتروں کی دو۲ پہلی رکعتوں پر سلام نہ پھیرتے تھے۔ علامہ عینیؒ نے عمدۃ القاری ص ۳/۴۰۴ و شرح ھدایہ ص ۱/۸۲۳ میں حافظ ابن ہمامؒ نے فتح القدیر ص ۲/۳۰۳ میں اور علامہ مرتضیٰ زبیدیؒ نے عقود الجواہر المنیفہ ص ۶۱ میں مستدرک حاکم کے حوالہ سے لایسلم الافی آخرھن کے الفاظ نقل کرتے ہیں۔

نوٹ:۔ حضرت عائشہؓ سے کئی روایات مروی ہیں۔

(۱) کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لایسلم فی الرکعتین الاولیسین من الوتر (مستدرک حاکم (ص۳۰۴ ج۱) ونسائی ص۲۴۸ / ج۳ وسنن بیہقی ص۳۱ ج۳ وسنن الدار قطنی ص۳۲ ج۲ ومحلّی ابن حزم ص۴۷ ج۳ وطحاوی جلد اوّل ومصنف ابن ابی شیبہ ص۲۹۵ / ج۲ علامہ نیمویؒ آثار السنن ص۱۶۲ میں فرماتے ہیں رواه النسائی و آخرون واسناده صحیح اس کو نسائیؒ اور دوسروں نے روایت کی ہے اور سند اس کی صحیح ہے۔ اس روایت کے بارے میں کوئی جھگڑا نہیں ہے چنانچہ مولانا شمس الحق عظیم آبادی غیر مقلد فرماتے ہیں۔

حدیث عائشة اخرجه النسائی ورواه الحاکم فی المستدرک وقال صحیح علی شرط الشیخین قلت وله الفاظ ٥

(التعلیق المغنی ص ۳۲ / ج ۲)

حضرت عائشہؓ کی حدیث کا اخراج امام نسائیؒ نے کیا ہے اور امام حاکمؒ نے المستدرک میں بھی روایت کی ہے اور کہا ہے کہ بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح ہے میں (عظیم آبادی) کہتا ہوں کہ حضرت عائشہؓ کی حدیث کے مختلف الفاظ ہیں بہر حال یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۲) ثم اوتر بثلاث لایفصل فیهن ثم صلی رکعتین وهو جالس٥

(مسند احمد ص۱۵۶ / ج۶)

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین وتر پڑھے ان کے درمیان فاصلہ نہیں کیا پھر دو رکعتیں پڑھیں اور وہ بیٹھے ہوئے تھے یہ روایت بھی متفق علیہ ہے (۳) کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یوتر بثلاث لایسلم الافی آخرهن (مستدرک حاکم)

اس روایت میں جھگڑا ہے کہ لفظ لایسلم ہے یا لایقعد ہے حقیقت میں دو نسخے ہیں۔ حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری اور التلخیص الحبیر میں لایقعد نقل کیا ہے جب کہ آخری تصنیف الدرایہ میں لایسلم نقل کیا ہے اور حیدر آباد دکن والوں نے مستدرک حاکم کے متن میں لایسلم نقل کیا ہے اور مستدرک کے نیچے لایقعد کے نسخہ کو بھی تسلیم کیا ہے فلهذا مولانا محمد یوسف بنوریؒ کا معارف السنن میں یہ لکھنا کہ ادارۃ المعارف نے اختلاف نسخ پر کسی قسم کی تنبیہ نہیں کی بالکل غلط ہے بلکہ المستدرک

اور تلخیص مستدرک کے درمیان لکیر دیکر لا یقعد والے نسخہ کو بھی تسلیم کیا ہے اور لا یقعد۔الحسن النعمانی لکھا ہوا موجود ہے مولانا بنوریؒ نے صحیح ابن حبان کے حوالہ حضرت جبیر بن مطعم کی روایت جو ایام التشریق کی قربانی کے بارے میں مروی ہے کو متصل تسلیم کیا ہے حالانکہ وہ منقطع ہے۔

چنانچہ علامہ بنوریؒ لکھتے ہیں۔

ومن حديث جبير بن مطعم عند احمد فى مسنده (۴. ۸۲) وفيه انقطاع ولكن رواه ابن حبان فى صحيحه باتصال ٥

(معارف السنن ص ۲۳۹/ج ۶)

اور جبیر بن مطعم کی حدیث مسند احمد میں انقطاع کے ساتھ مروی ہے اور لیکن اس کو ابن حبانؒ نے اپنے صحیح میں متصل سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

لیکن حافظ ابن حجرؒ لکھتے ہیں۔

حديث ايام التشريق كلها ايام ذبح "احمد وابن حبان من حديث جبير بن مطعم من روايته عبدالرحمن بن ابى حسين عنه ورواه البزار من هذا الوجه وقال انه منقطع ٥ (الدرايه ص ۲/۲۱۵)

حدیث ایام التشریق سب ذبح کے دن ہیں اس کو امام احمدؒ اور ابن حبانؒ نے حدیث جبیر بن مطعم سے بذریعہ عبدالرحمٰن بن ابی حسین روایت کیا ہے اور امام بزارؒ نے بھی اسی طریق سے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ سند منقطع ہے۔

اور حافظ ابن حجرؒ نے التلخیص الحبیر ص ۲۵۵/ج ۲ میں بھی اس سند کے انقطاع کا حکم دیا گیا ہے۔پس مولانا بنوری گہری نظر رکھنے والے نہیں ہیں۔

مولانا بنوریؒ نے معارف السنن میں ۲/۲۴۰ میں مرسل طاؤس کو ابوداؤد کے نسخہ ابن الاعرابی میں ہونا تسلیم کیا ہے حالانکہ یہ صریح غلطی ہے۔(دیکھئے غیر مقلدین کی تحریف نمبر ا کے تحت میں)

امام بیہقیؒ نے لا یقعد کے لفظ سے ابان سے روایت کی ہے مولانا عطاء اللہ حنیف مرحوم غیر مقلد لکھتے ہیں۔قال البيهقى (۳۱/ج ۳) ورواية ابان خطاء انتهى (التعليقات

السلفیه علی النسائی ص ۲۰۱/ج ۱) امام بیہقیؒ سنن بیہقیؒ ص ۳/۳۱ میں لایقعد کے لفظ سے روایت بیان کر کے فرمایا کہ یہ ابان راوی کی خطاء و غلطی ہے۔ مستدرک حاکم دارالکتب العلمیۃ بیروت لبنان سے مطبوعہ ہے مصطفیٰ عبدالقادر عطاؒ کی تحقیق سے اس کے ص ۴۴۷/۱ میں بھی عن عائشة قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یوتر بثلاث لایسلم الافی آخرهن کے لفظ سے منقول ہے۔ (والحمدلله علی ذالک)

مولانا عبدالعزیز نورستانی غیر مقلد خود حضرت عائشہؓ سے مستدرک حاکم والی روایت نقل کرتے ہیں۔

عن عائشة قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم لایسلم فی الرکعتین من الوتر حاکم وقال صحیح علی شرط الشیخین ووافقهٔ الذهبیؒ (ص ۳۰۴/ج ۱)(صلوا ص ۵۸)

''حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی دو پہلی رکعتوں میں سلام نہیں پھیرتے تھے۔''

تحریف نمبر ۴ کا جھوٹا الزام ابوعوانہ میں تحریف

امام ابوعوانہ نے مسند میں بیان: رفع الیدین فی افتتاح الصلوٰۃ قبل التکبیر بحذاء منکبیه وللرکوع ورفع راسه من الرکوع وانه لایرفع بین السجدتین'' عنوان کے تحت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی ایک مرفوع حدیث بیان کی تھی۔

رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم اذاافتتح الصلوة رفع یدیه حتی یحاذی بهماوقال بعضهم حذومنکبیه واذاارادان یرکع وبعد مایرفع راسه من الرکوع ولایرفعهماوقال بعضهم ولایرفع بین السجدتین والمعنی واحد ٥ (مخطوطہ مسند ابوعوانہ بحوالہ نورالعینین ص ۱۶۹)

''یعنی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب نماز کو شروع کرتے تو دونوں

ہاتھوں کو اٹھاتے یہاں تک کہ ان دونوں ہاتھوں کو برابر کرتے بعض راویوں نے کہا کہ کندھوں کے برابر کرتے اور جب رکوع کرنے کا ارادہ کرتے اور رکوع سے سر اٹھانے کے بعد رفع الیدین کرتے اور نہ کرتے رفع الیدین اور بعض راویوں نے کہا کہ دونوں سجدوں کے درمیان رفع الیدین نہ کرتے اور ان کا معنی ایک ہی ہے۔"

مگر نہایت دکھ کی بات ہے کہ جب احناف نے مسند ابو عوانہ کو شائع کیا تو من الرکوع ولا یرفعھما سے حرف واؤ کو عمداً گرا دیا مسند ابو عوانہ ص ۹۰ ج ۲ بعدہ اس حدیث کو عدم رفع کی دلیل بنا لیا۔ (نور الصباح ص ۵۳) (تحفۂ حنفیہ ص ۴۶ تا ۴۷ مؤلف ابو صہیب محمد داؤد ارشد)

الجواب

مسند ابو عوانہ جس طرح احناف نے شائع کیا ہے اسی طرح دار المعرفۃ بیروت لبنان سے مطبوعہ بتحقیق ایمن بن عارف الدمشقی نے مسند ابو عوانہ ص ۴۲۳ ج ا میں و اذا ارادان یرکع وبعد مایرفع راسہ من الرکوع لایرفعھما وقال بعضھم ولایرفع بین السجدتین کے الفاظ سے نقل کیا ہے اس کی فوٹو کاپی لگائی جا رہی ہے۔ ابو محمد سید بدیع الدین الراشدی السندھی نے مطبوعہ نسخہ ابو عوانہ کو صحیح قرار دیا ہے کیونکہ اس میں تحریف کا ذکر نہیں کیا۔

(جلاء العینین ص ۲۹)

اور مولانا زبیر علیزئی غیر مقلد نے جو نور العینین ص ۱۶۹ طبع اول میں جو مخطوطہ مسند ابو عوانہ پیر جھنڈا والا نسخہ پیش کیا ہے اس میں فلا یرفعھما ہے ف کا لڑا لا کے ساتھ ملا ہوا ہے یعنی عبارت یوں ہے واذا اراد ان یرکع وبعد مایرفع راسہ من الرکوع فلا یرفعھما ہے ہفت روزہ الاعتصام ۲ محرم الحرام ۱۴۰۳ھ / ۳ جولائی ۱۹۹۲ء ص ۲۱ میں مولانا محمد ایوب اثری حیدر آباد سندھ نے جو مسند ابو عوانہ قلمی پیر جھنڈا کا نسخہ پیش کیا ہے اس میں فلا یرفعھما صراحۃً نظر آ رہا ہے۔ حق کا بول بالا جھوٹ کا منہ کالا۔ اس کی فوٹو کاپی بھی قارئین کرام کی خدمت میں پیش کی جا رہی ملاحظہ فرماویں۔

مُسْنَد أبي عَوانة

للإمام الجليل أبي عوانة يعقوب بن إسحاق
الأسفرائيني المتوفى ٣١٦هـ
رضي الله عنه

تحقيق
أيمن بن عارف الدمشقي

الجزء الأول

دار المعرفة
بيروت. لبنان

[١٥٦٩] حدثنا عمار بن رجاء قال : ثنا الجعفي قال : ثنا زائدة عن المختار ، عن أنس قال : ما صليت مع أحد أتم صلاة وأوجز من النبي ﷺ .

[١٥٧٠] حدثنا عبد الله بن سعيد بن كثير بن عفير قال : ثنا أبي قال : ثنا سليمان بن بلال قال : حدثني شريك بن عبد الله بن أبي نمر عن أنس بن مالك أنه قال : ما صليت وراء إمام قط أخف صلاة ولا أتم من رسول الله ﷺ وإن كان ليسمع بكاء الصبي فيخفف مخافةً أن تفتن أمه[١] .

[١٥٧١] حدثنا يونس بن حبيب قال : ثنا أبو داود قال : ثنا حماد بن سلمة عن ثابت ، عن أنس قال : ما صليت خلف أحد أخف صلاة من رسول الله ﷺ في تمام ، وكانت صلاة أبي بكر متقاربة . فلما كان عمر مَدَّ في الفجر[٢] .

٣٧- بيان رفع اليدين في افتتاح الصلاة قبل التكبير بحذاء منكبيه وللركوع ولرفع رأسه من الركوع ، وأنه لا يرفع بين السجدتين

[١٥٧٢] حدثنا عبد الله بن أيوب المخرمي وسعدان بن نصر وشعيب بن عمرو في آخرين قالوا : ثنا سفيان بن عيينة عن الزهري ، عن سالم ، عن أبيه قال : رأيت رسول الله ﷺ إذا افتتح الصلاة رفع يديه حتى يحاذي بهما وقال بعضهم : حذو منكبيه ، وإذا أراد أن يركع ، وبعد ما يرفع رأسه من الركوع ، لا يرفعهما - وقال بعضهم : ولا يرفع بين السجدتين[٣] . والمعنى واحد .

[١٥٧٣] حدثنا الربيع بن سليمان عن الشافعي ، عن ابن عيينة بنحوه : ولا يفعل ذلك بين السجدتين .

[١٥٧٤] حدثني أبو داود قال : ثنا علي قال : ثنا سفيان : ثنا الزهري : أخبرني سالم عن أبيه قال : رأيت رسول الله ﷺ بمثله[٤] .

---

(١) مسلم (٤٦٩ / ١٩٠) من طريق شريك به .
(٢) مسلم (٤٧٣ / ١٩٦) من طريق حماد بن سلمة به .
(٣) مسلم (٣٩٠ / ٢١) من طريق سفيان به .
(٤) انظر الحديث السابق .


بسم اللہ الرحمن الرحیم

واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا

القرآن

بانی مولانا محمد عطاء اللہ حنیف علیہ الرحمۃ

ہفت روزہ

الاعتصام

لاہور پاکستان

جماعت اہل حدیث کا ترجمان اور مسلک اہل حدیث کا داعی

مجلس ادارت

جلد نمبر ۴۴ | جمعۃ المبارک : ۲ محرم الحرام ۱۴۱۳ھ ۳ جولائی ۱۹۹۲ء | شمارہ نمبر ۲۷

مندرجات

خط وکتابت کا پتہ:

ہفت روزہ "الاعتصام"

شیش محل روڈ لاہور

54000

ناشر مطبوعات

دار الدعوۃ السلفیہ

لاہور

بدل اشتراک ۱۰۰ روپے سالانہ

فی پرچہ ۲/- روپے

ممالک غیر سے

۳۰ امریکی ڈالر

۱۲۰ سعودی ریال

... تمام الصلاة ۝ حدثنا الدورقي وابن ابي الدنيا قالا ثنا عبيد الله يعني القواريري قال
ثنا حماد بن زيد قال ثنا عبد العزيز عن انس قال [illegible] رسول الله صلى الله عليه وسلم [illegible] الصلاة
ويتم ۝ حدثنا ابو سفيان [illegible] قال ثنا حجاج عن شعبة عن قتادة عن انس قال كان رسول
الله صلى الله عليه وسلم من اخف الناس صلاة في تمام ۝ حدثنا ابن ابي رجاء قال ثنا وكيع قال ثنا
ابي [illegible] وهشام الدستوائي عن قتادة عن انس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم من اخف
الناس صلاة في تمام ۝ حدثنا احمد بن محمد بن ابي بكر المقدمي عن جده قال ثنا عبد الله
[illegible] قال ثنا شعبة عن قتادة عن انس بن مالك قال ما رايت احدا اوجز
صلاة من رسول الله صلى الله عليه وسلم في تمام ۝ حدثنا عمار بن رجاء قال ثنا [illegible] الجعفي
قال ثنا زائدة عن المختار بن فلفل عن انس قال ما صليت مع احد اتم صلاة واوجز من النبي صلى الله
عليه وسلم ۝ حدثنا عبد الله بن سعيد بن [illegible] قال ثنا [illegible] قال ثنا سليمان بن بلال
قال حدثني شريك بن عبد الله بن ابي نمر عن انس بن مالك انه قال ما صليت وراء امام قط اخف صلاة
ولا اتم من رسول الله صلى الله عليه وسلم وان كان ليسمع بكاء الصبي فيخفف مخافة [illegible]
حدثنا يوسف [illegible] قال ثنا ابو داود قال ثنا حماد بن سلمة عن ثابت عن انس قال ما صليت خلف احد
[illegible] من رسول الله صلى الله عليه وسلم في تمام [illegible] صلاة ابي بكر [illegible] عمر بن الخطاب [illegible]

بيان رفع اليدين في افتتاح الصلاة

قبل التكبير [illegible] ومنكبيه [illegible] اذا ركع [illegible] بين السجدتين ۝
حدثنا عبد الله بن [illegible] قال ثنا سعدان بن نصر وشعيب بن عمرو [illegible] قالوا ثنا
سفيان بن عيينة عن الزهري عن سالم عن ابيه قال رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا افتتح
الصلاة رفع يديه حتى يحاذي بهما وقال بعضهم حذو منكبيه واذا اراد ان يركع وبعد ما
يرفع راسه من الركوع فلا يرفع [illegible] بين السجدتين [illegible]
حدثنا الربيع بن سليمان [illegible] الشافعي [illegible]
[illegible]
[illegible] ۝ حدثنا [illegible]

اعلام

تحریف نمبر ۵ کا جھوٹا الزام

مولانا ابوصہیب محمد داؤد ارشد غیر مقلد لکھتے ہیں مسند حمیدی میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث مروی تھی جس کے الفاظ حسب ذیل ہیں۔

رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذاافتتح الصلوٰۃ رفع یدیہ حذ ومنکبیہ واذاارادان یرکع وبعد مایرفع راسۂ من الرکوع ولایرفع بین السجدتین ٥ (مسند حمیدی ص ۲۷۷ طبع اہلحدیث ٹرسٹ کراچی)

''یعنی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب نماز کو شروع کرتے تو کندھوں کے برابر تک اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع الیدین کرتے اور دونوں سجدوں کے درمیان رفع الیدین نہ کرتے تھے مسند حمیدی کے نسخہ ظاہریہ میں یہ روایت اسی طرح ہے علاوہ ازیں مسند حمیدی کی روایت حدثنا سفین قال حدثنا الزہری کی سند سے مروی ہے اور اسی سند کے ساتھ مذکورہ الفاظ میں ہی یہ حدیث (مسند احمد ص ۸ رج ۲ وابوداؤد ص ۱۰۴ رج اونسائی ص ۱۲۳ را (مجتبیٰ) والیضاً السنن الکبریٰ ص ۳۵۰ رج ۱) میں بھی موجود ہے مگر نہایت ہی ستم کی بات ہے کہ جب دیوبندیوں کے محدث شہیر مولوی حبیب الرحمٰن اعظمی نے مسند حمیدی کو شائع کیا تو اس کے متن کو بدل دیا۔

جس سے یہ حدیث رفع الیدین کرنے کے بجائے نہ کرنے کی دلیل بن گئی

آپ بھی ملاحظہ کریں۔

رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم اذاافتتح الصلوة رفع یدیه حذ و منکبیه واذاارادان یر کع وبعد مایرفع راسه من الرکوع فلا یرفع ولابین السجدتین ٥

(مسند حمیدی ص ۲۷۷/ج۲) تحفة حنفیه ص ۴۲تا۴۳)

الجواب

دیوبند شریف کے کتب خانہ کا نسخہ اور کتب خانہ خانقاہ سراجیہ کندیاں ضلع میانوالی کا قلمی نسخہ اوراس کے ہندوستانی مخطوطات میں یہ حدیث ان الفاظ سے مروی ہے۔

حدثنا الحمیدی قال حدثنا سفیان قال حدثنا الزهری قال اخبرنی سالم بن عبدالله عن ابیه قال رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم اذاافتتح الصلوٰة رفع یدیه جذومنکبیه واذا اراد ان یر کع وبعد مایرفع راسه من الرکوع فلا یرفع ولابین السجدتین (مسند حمیدی قلمی نسخه دیوبند شریف ص ۷۶ومسند حمیدی قلمی نسخہ خانقاہ سراجیہ کندیاں ص ۷۹ دونوں کی فوٹو کاپی حاضر خدمت ہے۔ باقی رہا کہ نسخہ ظاہریہ میں فلا یرفع نہیں ہے تو نسخہ ظاہریہ غیر مقلدین کا ہے پھر صحیفہ آسمانی نہیں کہ اس میں غلطی نہ ہو سکے۔ کامل ابن عدی ص ۴/۱۵۸۲ کے نسخہ ظاہریہ میں تحریف وتصحیف ہوئی ہے عبدالرحمٰن کے بجائے عبدالرحیم لکھا گیا ہے چنانچہ محشی لکھتے ہیں۔

فی نسخة الظاهریه عبدالرحیم وهوتصحیف ٥ (حاشیہ کامل ابن عدی)

اور نسخہ طبرانی کبیر کے نسخہ ظاہریہ میں تحریف ہوئی ہے المغیرۃ بن ابی رافع کے بجائے **المعتمربن ابی رافع** لکھا گیا ہے چنانچہ معلق صاحب لکھتے ہیں۔ **وفی نسختی االظاهریة عن المعتمربن ابی رافع وهوخطاء ٥** (تعلیق طبرانی ص ۳۲۲/ج۱)

مسند ابی بکر عبد اللہ بن الزبیر بن عیسی الحمیدی رحمہ اللہ تعالی



۱۱۱

کے دعویٰ کی کس خوبی سے تردید ہو جاتی ہے۔ فوٹو میں نیچے سے پانچویں حدیث کے آخر میں غور سے دیکھئے۔ [illegible] المستجد تین ہے یا نہیں۔

۲۷

[illegible]

حدیث عبد اللہ بن عمر بن الخطاب [illegible]

[illegible]

عبد الله بن دینار عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیہ وسلم بمثلہ حدثنا الحمیدی قال ثنا سفیان قال ثنا
اسمعیل بن ابی امیہ وایوب السختیانی عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیہ وسلم مثلہ حدثنا الحمیدی
قال ثنا سفیان قال ثنا الزهری عن سالم عن ابیہ قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم ان بلالا یؤذن
بلیل فکلوا واشربوا حتی تسمعوا اذان ابن ام مکتوم حدثنا الحمیدی قال ثنا سفیان قال ثنا الزهری
عن سالم عن ابیہ ان رسول الله صلی الله علیہ وسلم قال اذا استاذنت احدکم امراتہ الی المسجد فلا یمنعها
قال سفیان نرونہ انہ باللیل حدثنا الحمیدی قال ثنا سفیان قال ثنا الزهری وصدق ولا هم احد
قال اخبرنی سالم بن عبد الله عن ابیہ ان رسول الله صلی الله علیہ وسلم قال من باع عبدا ولہ مال
فمالہ للذی باعہ الا ان یشترط المبتاع حدثنا الحمیدی قال ثنا سفیان قال ثنا الزهری قال اخبرنی سالم
بن عبد الله عن ابیہ قال رایت رسول الله صلی الله علیہ وسلم اذا افتتح الصلوۃ رفع یدیہ حذو
منکبیہ واذا اراد ان یرکع وبعد ما یرفع راسہ من الرکوع فلا یرفع ولا بین السجدتین حدثنا
الحمیدی قال ثنا الولید بن مسلم قال سمعت زید بن واقد یحدث عن نافع عن ابن
عمر انہ کان اذا ابصر رجلا یصلی لا یرفع یدیہ کلما خفض ورفع حصبہ حتی یرفع یدیہ حدثنا
الحمیدی قال ثنا سفیان قال ثنا الزهری قال اخبرنی سالم عن ابیہ قال رایت رسول الله صلی الله علیہ وسلم
اذا جد بہ السیر جمع بین المغرب والعشاء حدثنا الحمیدی قال ثنا سفیان قال ثنا الزهری قال اخبرنی
سالم عن ابیہ قال رایت رسول الله صلی الله علیہ وسلم قال لا حسد الا فی اثنین رجل اتاہ الله القرآن
فهو یقوم بہ اناء اللیل واناء النهار ورجل اتاہ الله مالا فهو ینفق منہ اناء اللیل واناء النهار
حدثنا الحمیدی قال ثنا سفیان قال ثنا الزهری عن سالم بن عبد الله عن ابیہ قال قال رسول الله
صلی الله علیہ وسلم لا تترکوا النار فی بیوتکم حین تنامون حدثنا الحمیدی قال ثنا سفیان قال ثنا
الزهری عن سالم عن ابیہ ان رسول الله صلی الله علیہ وسلم قال خمس من الدواب لا جناح
فی قتلهن علی من قتلهن فی الحل والحرم الغراب والحداۃ والعقرب والفارۃ والکلب العقور
فقیل لسفیان ان معمرا یرویہ عن الزهری عن عروۃ عن عائشۃ فقال حدثنا والله الزهری عن سالم
عن ابیہ ما ذکر عروۃ عن عائشۃ حدثنا الحمیدی قال ثنا سفیان قال ثنا الزهری عن سالم عن
ابیہ قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم اقتلوا الحیات وذو الطفیتین والابتر فانهما یلتمسان
البصر ویسقطان الحبل قال وکان عبد الله یقتل کل حیۃ وجدها فابصرہ ابو لبابۃ او زید بن
الخطاب وهو یطارد حیۃ فقال انہ قد نهی عن ذوات البیوت قال سفیان کان الزهری ابدا
یقول فیہ زید او ابو لبابۃ حدثنا الحمیدی قال ثنا سفیان قال ثنا الزهری عن سالم عن ابیہ
ان رسول الله صلی الله علیہ وسلم قال الشؤم فی ثلاث فی الفرس والمراۃ والدار فقیل لسفیان فانهم
یقولون فیہ عن حمزۃ قال سفیان ما سمعت الزهری ذکر فی هذا الحدیث حمزۃ قط حدثنا
الحمیدی قال ثنا سفیان قال ثنا الزهری عن سالم عن ابیہ ان رسول الله صلی الله علیہ وسلم نهی
عن بیع الثمر حتی یبدو صلاحہ ونهی عن بیع الثمر بالتمر قال ابن عمر واخبرنی زید بن ثابت
ان رسول الله صلی الله علیہ وسلم رخص فی بیع العرایا حدثنا الحمیدی قال ثنا سفیان قال ثنا
الزهری عن سالم عن ابیہ ان رسول الله صلی الله علیہ وسلم قال یهل اهل المدینۃ من ذی
الحلیفۃ ویهل اهل الشام من الجحفۃ ویهل اهل نجد من قرن قال قال ابن عمر وذکر لی ولم اسمعہ
ان رسول الله صلی الله علیہ وسلم ویهل اهل الیمن من یلملم حدثنا الحمیدی قال ثنا سفیان قال
ثنا الزهری عن سالم بن عبد الله عن ابیہ قال سمع النبی صلی الله علیہ وسلم عمر وهو یحلف بابیہ

ظاہریہ کے نسخہ میں عن المعتمر بن ابی رافع لکھا گیا ہے جو کہ خطاء ہے۔ اسی طرح کتاب: الضعفاء والمتروکین للدارقطنی ص ۱۶۲ طبع بیروت نمبر ۵۲۱ کے تحت موسیٰ بن عمیر العنبری عن عبدالجبار وابن وائل بن حجر. وابن وائل پر محشی ومعلق صبحی البدری السامرائی لکھتے ہیں تحرفت فی نسخة الظاهرية الیٰ (وابی) وهو خطاء ٥ (حاشیہ)

نسخہ ظاہریہ میں تحریف ہوئی ابن وائل کے بجائے ابی وائل کی طرف اور وہ غلط وخطاء ہے تو نسخہ ظاہریہ کے کتابوں کے نسخوں میں تحریف واقع ہو چکی ہے یہاں بھی مشہور روایت کی بناء پر ظاہریہ میں تحریف ہو تو کون سی بڑی بات ہے۔

دوسری بات

کان البخاری اذا وجد الحدیث عند الحمیدی لایعدوه الی غیره

كذافی التقریب ٥ (تحفة الاحوذی ص ۲۶۹/ج ۳)

''امام بخاریؒ جب حدیث حمیدی کے ہاں پالیتے تو اس سے تجاوز کر کے دوسرے محدث سے نہ لیتے جیسا کہ تقریب التھذیب لابن حجر میں موجود ہے۔''

اس سے معلوم ہوا کہ امام حمیدیؒ نے حضرت ابن عمرؓ کی یہ روایت ترک رفع الیدین میں بیان کی ہے ورنہ امام بخاریؒ اس کو نہ چھوڑتے کیونکہ انہوں نے صحیح بخاری میں پہلی حدیث ہی حمیدیؒ سے لی ہے یہ بھاری دلیل ہے کہ مسند حمیدیؒ کی یہ روایت ترک رفع الیدین میں ہے۔

تحریف نمبر ۶ کا جھوٹا الزام

مولانا ابو صہیب محمد داؤد ارشد صاحب غیر مقلد لکھتے ہیں ابن ماجہ میں تحریف۔ حنفیہ نے حق بات کو تسلیم کرنے کی بجائے سنن ابن ماجہ میں یہی تحریف کر دی اصل سند اسی طرح تھی۔

حدثنا علی بن محمد حدثنا عبیدالله بن موسیٰ عن الحسن بن صالح عن جابر عن ابی الزبیر عن جابر اسے بدل کر جابر وعن ابی الزبیر بنا دیا جابر اور ابی الزبیر کے درمیان حرف واؤ کا اضافہ اس مقصد کے لئے کیا گیا تاکہ یہ تاثر دیا جائے کہ جابر الجعفی اسے بیان کرنے میں منفرد نہیں

بلکہ اس کا ثقہ متابع ابی الزبیر بھی موجود ہے جو جابر الجعفی کا ہم سبق ہے اور یہ دونوں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں۔ (انا للہ و انا الیہ راجعون)

(تحفہ حنفیہ ص ۴۵)

الجواب

مولانا حافظ محمد گوندلوی مرحوم غیر مقلد لکھتے ہیں بعض علماء نے ابن ماجہ کی روایت جس میں حسن بن صالح اور ابوالزبیر کے درمیان جابر جعفی موجود ہے وہاں عن ابی الزبیر سے پہلے واؤ لکھ کر اوپر نون لکھا دیا ہے یعنی ایک نسخہ واؤ کے ساتھ موجود ہے۔ (خیر الکلام ص ۳۴۷ تا ص ۳۴۸)

طبع دوم مولانا حافظ محمد گوندلوی مرحوم نے یہ نسخہ تسلیم کیا ہے اور اس پر اعتراض نہیں کیا۔

تحریف نمبر ۷ کا جھوٹا الزام

مولانا ابو صہیب محمد داؤد ارشد غیر مقلد لکھتے ہیں۔

ابوداؤد میں تیسری تحریف

سنن ابی داؤد ص ۱۲۰ میں امام ابوداؤد نے ایک عنوان باب من رأی القراءۃ اذا لم یجھر کا باب باندھا تھا مگر مولوی محمود حسن خان حنفی دیوبندی نے جب ابوداؤد اپنی تصحیح سے شائع کروایا تھا اسے باب من کرہ القراءۃ الفاتحۃ الکتاب اذا جھر الامام سے بدل دیا حالانکہ کسی بھی نسخہ میں یہ عنوان نہ تھا۔ (تحفہ حنفیہ ص ۴۰)

اور فتاویٰ ستاریہ ص ۴۶ رج ۲ میں ہے مطبع مجتبائی دہلی کی ابوداؤد میں باب من کرہ القرأۃ فیما جھر الامام کو متن میں کر دیا اور حاشیہ میں باب من ترک القراءۃ فیما جھر الامام باب من رای القراءۃ اذا لم یجھر عون المعبود کے نسخہ میں ایک باب اس طرح ہے من ترک القراءۃ فی صلوتہ بفاتحۃ الکتاب .اول الذکر باب مولانا محمود حسن دیوبندی کا زیادہ کیا ہوا ہے کسی نسخہ میں نہیں۔

الجواب

حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث:

فانتهى الناس عن القراء ة مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فيما جهر فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم بالقراء ة من الصلوات حين سمعوا ذالك من رسول الله صلى الله عليه وسلم ٥

(معرفة السنن والآثار بیهقی ص ۷۵/ج ۳)

"پس لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قراءۃ کرنے سے رک گئے جہری نمازوں میں جو قرأۃ کی جس وقت یہ وعید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی۔"

اس حدیث پر محشی ومخرج الدکتور عبدالمعطی امین قلعجی صاحب حاشیہ لگا کر تخریج کرتے ہوئے لکھتے ہیں: واخرجہ ابوداوٗد فی کتاب الصلوٰۃ (۲) باب من کرہ القراءۃ بفاتحۃ الکتاب اذا جہر ص ۱۳۷ الحدیث نمبر ۸۲۶ (حاشیہ معرفۃ السنن والآثار ص ۷۶/ج ۱۳) اس حدیث کا اخراج ابوداوٗد نے کتاب الصلوٰۃ میں باب من کرہ القراءۃ بفاتحۃ الکتاب اذا جہر میں کیا ہے۔ ابوداوٗد ص ج ۲/۱۳۷ حدیث نمبر ۸۲۶ یہ نسخہ بھی مصری و دمشقی نظر آتا ہے۔

فلھذا حضرت شیخ الہند پر اعتراض فضول ہے۔

تحریف نمبر ۸ کا جھوٹا الزام حضرت شیخ الہندؒ پر

مختلف غیر مقلدین حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ پر یہ الزام بھی لگاتے ہیں کہ انہوں نے قرآن مجید کی آیت میں تحریف کی ہے۔

فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللّٰہ والرسول والی اولی الامر منکم ٥

(ایضاح الادلۃ ص ۹۳ مطبوعہ دیوبند کتب خانہ رحیمیہ)

صحیح آیت یوں تھی:۔

فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم تومنون باللہ والیوم الآخر ٥ (پ ۵)

(توضیح الکلام لارشاد الحق اثری ص ۱/۲۵۴) (وتحفہ حنفیہ ۳۵ تا ص ۳۶)

الجواب

حضرت شیخ الہند نے غیر مقلدین کے خلاف بہترین عظیم ضخیم لاجواب کتاب ایضاح الادلہ لکھ کر غیر مقلدین کو دم بخود کردیا اب غیر مقلدین حضرات نے ایک آیت جو کاتب کی غلطی سے لکھی گئی تھی اس کو اچھالا اور تحریف کا الزام لگا کر اپنے غصہ کی بھڑاس نکالی حالانکہ غیر مقلدین کے بزرگوں کی کتابوں میں کئی آیات غلط لکھی ہوئی موجود ہیں نواب صدیق حسن خان کی کتاب الروضۃ الندیہ مثلاً ص ۱۳۵ ص ۱۴۵ ص ۱۴۶, ص ۱۵۵, ص ۱۵۶, ص ۲۴۲, ص ۳۰۸ مطبع علوی ہند نزل الابرار مثلاً ص ۳۳ ص ۱۴۹ ص ۱۵۰ ص ۱۵۳, ص ۲۲۵, ص ۲۵۱ وغیرہما کتابیں دیکھ لیں۔

مولانا ارشادالحق صاحب اثری کی کتاب توضیح الکلام ملاحظہ کریں۔ اس میں کئی آیات قرآنیہ غلط لکھی ہوئی موجود ہیں اثری صاحب لکھتے ہیں: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان ھو الاذکری للذاکراین. (توضیح الکلام ص ۲/۲۰۱)

حالانکہ ان الفاظ کے ساتھ آیت قرآنی موجود نہیں، ہم غیر مقلد حفاظ کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ یہ آیت قرآن مجید سے ڈھونڈیں تاکہ اثری صاحب پر قرآن مجید کی آیت نئی گھڑنے کا الزام رفع کیا جاسکے مولانا حافظ محمد گوندلوی غیر مقلد مولانا اثری صاحب کے استاذ صاحب لکھتے ہیں اس میں کیا شبہ ہے کہ کاتب معصوم نہیں ہوتے غلطیاں کرتے ہیں حدیث کی کتابیں تو کیا قرآن مجید کے لکھنے میں غلطیاں ہوتی ہیں۔ (خیر الکلام ص ۳۴۴)

شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسنؒ نے یہ آیت اپنی اسی کتاب ایضاح الادلہ میں صحیح بھی لکھی ہے "قاضی کا بحکم آیت اطیعوا اللہ واطیعو الرسول واولی الامر منکم نائب خداوندی ہونا ظاہر اور حقیقت شناسان معانی کے نزدیک ارشاد واجب الانقیاد (ایضاح الادلہ ص ۲۵۶)

تو اس مقام پر صحیح کیوں لکھی ہے اگر تحریف کرنے کا ارادہ ہوتا تو یہاں بھی تحریف کرتے۔

اللہ تعالیٰ ظالم و بدمعاش غیر مقلدین کو معاف نہیں کرے گا۔

اب غیر مقلدین کی خیانات وتحریفات ملاحظہ فرمائیں

تحریف نمبرا

مولانا شمس الحق عظیم آبادی غیر مقلد نے عون المعبود شرح ابوداؤد ص ۲۷۵رج ا کے حاشیہ پر ایک نسخہ پیش کیا ہے ملاحظہ ہو۔

نسخه حدثنا ابو توبة ثنا الهيثم يعنى ابن حميد عن ثور عن سليمن بن موسىٰ عن طاؤس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يضع يده اليمنى على يده اليسرى ثم يشدبينهما على صدره و هو فى الصلوٰة قال المزى فى الاطراف فى حرف الطاء من كتاب المراسيل الحديث اخرجه ابو داؤد فى كتاب المراسيل و كذاقال البيهقى فى المعرفة ٥

''سلیمان بن موسیٰ نے طاؤسؒ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دائیاں ہاتھ بائیں پر رکھتے پھر دونوں باندھ کر سینے پر رکھتے اور وہ نماز میں ہوتے محدث ابوالحجاج المزی نے الاطراف حرف طاء میں کتاب المراسیل میں لکھا ہے۔ کہ اس حدیث کو امام ابوداؤدؒ نے اپنی کتاب المراسیل میں ذکر کیا ہے اور اسی طرح امام بیہقیؒ نے معرفۃ السنن والآثار میں کہا ہے۔''

الجواب

آپ حضرات اندازہ کریں کہ مرسل طاؤس کو سنن ابی داؤد کا نسخہ بنایا جارہا ہے جب کہ دو شاہد اس غیر مقلد نے اپنے خلاف پیش کردیئے کہ انہوں نے فرمایا کہ مرسل طاؤس کو امام ابوداؤدؒ نے اپنی کتاب المراسیل میں ذکر کیا ہے اس کو کہتے ہیں چوری پھراس پر سینہ زوری۔دن دہاڑے ڈاکہ۔عون المعبود ص ۲۷۵/ا میں لکھتے ہیں۔

ووجدفى بعض نسخ الكتاب هكذا ۔اور سنن ابی داؤد کے بعض نسخوں میں اسی

طرح پایا جاتا ہے پھر آگے مرسل طاؤس باسند ذکر کیا ہے۔اور مولانا خالد گھرجاکھی غیر مقلد صلوٰۃ النبی ص ۲۹ میں ابوداؤد مصری ص ۲۰۱/ا کا حوالہ بھی دیا ہے۔ یہ سب غیر مقلدین کی خباثت و شرارت ہے۔مولانا محمد اسماعیل سلفی نے رسول اکرم کی نماز ص ۶۷ میں لکھتے ہیں ایک مرسل حدیث ابوداؤد نے مراسیل میں ذکر فرمائی ہے طاؤس فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ہاتھ سینہ پر رکھا کرتے تھے۔

مولانا محمد صادق سیالکوٹی غیر مقلد نے صلوٰۃ الرسول ص ۱۸۸ میں مراسیل ابی داؤد کا حوالہ دیا ہے۔اصل بات یہ ہے کہ غیر مقلدین کو ہم کہتے تھے کہ تمہاری روایت صحاح ستہ میں نہیں ہے جب کہ ہماری روایت صحاح ستہ کی معتبر کتاب ابوداؤد میں ہے اس لئے غیر مقلدین نے ایک نسخہ گھڑا اور اس روایت کو سنن ابی داؤد سے ثابت کرنے کی کوشش کی حالانکہ مولانا شمس الحق عظیم آبادی غیر مقلد سے پہلے کسی نے بھی مرسل طاؤس کا حوالہ سنن ابی داؤد سے پیش نہیں کیا یہ صرف تحریف وخیانت کا کارنامہ مولانا شمس الحق عظیم آبادی غیر مقلد سے صادر ہوا ہے اور یہ شخص اور اس کا گروہ قلمی نسخوں میں تبدیلی کر کے پھیلاتا رہتا تھا جیسا کہ اس تحریف اور دوسری تحریفات سے واضح ہوتا ہے۔

مولانا بنوریؒ لکھتے ہیں۔

وفی الباب لهم مرسل طاؤس عن ابی داؤد فی مراسیله و کذافی سننه فی نسخه ابن الاعرابی ٥ (معارف السنن ص ۴۴۰/ج ۲)

کہ سینہ پر ہاتھ باندھنے والوں کیلئے ایک دلیل طاؤسؒ کی مرسل حدیث ہے جو کہ مراسیل ابی داؤد میں آتی ہے اور اسی طرح سنن ابی داؤد کے نسخہ ابن الاعرابی میں ہے۔یہ حضرت بنوریؒ کی بھول اور غلطی ہے اللہ تعالیٰ معاف فرمائے۔

تحریف نمبر ۲

امام ابوداؤدؒ نے سنن میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث ترک رفع الیدین میں بیان کی ہے اس کے بعد عون المعبود شرح ابوداؤد ص ۲۷۲/ا تا ص ۲۷۳ کے نسخہ میں عظیم آبادی غیر مقلد لکھتے ہیں قال ابو داؤد هذاحدیث مختصر من حدیث طویل ولیس

ھو بصحیح علی ھذا اللفظ کہ امام ابوداؤدؒ نے فرمایا کہ یہ حدیث مختصر ہے لمبی حدیث سے اور اس لفظ پر صحیح نہیں۔ پھر عظیم آبادی شرح ابی داؤد ص ۲۷۳/۱ میں لکھتے ہیں واعلم ان ھذہ العبارۃ موجودۃ فی نسختین عتیقتین عندی ولیست فی عامۃ نسخ ابی داؤد الموجودہ عندی کہ یہ عبارۃ دو۲ پرانے نسخے جو ابوداؤد کے میرے پاس موجود ہیں ان میں ہے اور عام نسخ ابی داؤد میں نہیں جو میرے پاس ہیں۔ ماشاء اللہ دو۲ پرانے نسخے عظیم آبادی صاحب کے پاس موجود تھے دنیا کے کسی بکتب خانہ میں موجود نہ تھے علامہ نیمویؒ لکھتے ہیں "میں نے ابوداؤد کے مختلف نسخے دیکھے مگر کسی نسخے میں اس حدیث کے بعد یہ عبارت نہیں پائی آپ یہ ثابت فرمادیں کہ کس نسخہ میں ہے پھر مجھ سے اس کا جواب لیں۔

(المجلیٰ فی رد القول المحلی ص۱۰ مطبع احسن مطابع پٹنہ ۱۳۱۴ھ)

مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ فرماتے ہیں ھذہ العبارۃ لیست فی النسخ الموجودۃ من النسخ المطبوعۃ الھندیۃ والنسخۃ المصریۃ الاعلیٰ حاشیۃ النسخۃ المجتبائیہ فعلی ھذاھذہ العبارۃ مشکوک فیھابان یکون من المصنف اومن غیرہ ٥

(بذل المجھود ص ۴۷۱/۴)

یہ عبارت موجودہ نسخ ہندوستانی اور مصریۃ میں موجود نہیں مگر مجتبائی کے حاشیہ پر ہے پس اس بناء پر یہ عبارت مشکوک ہے کہ مصنف ابوداؤدؒ سے ہے یا غیر سے ہے۔ ایک غیر مقلد عالم محمد بن عبداللہ المعروف بلفظ جیون بن نورالدین الفنجابی نے عون الودود شرح ابوداؤد حامل متن ہے اس ص ۲۷ پر ابن مسعودؓ کی اس حدیث پر یہ جرح نقل نہیں کی یہ نسخہ مطبوعہ اصح المطابع لکھنؤ ص ۱۳۱۸ھ ہے۔ ایک مصری نسخہ غیر مقلد محمد محی الدین عبدالحمید الطبعۃ الثانیہ ۱۳۶۹ھ/۱۹۵۰ء کی قلم سے شائع ہوا ہے۔

اس نسخہ کے ص ۲۷۸ ج ۱ میں بین القوسین قال ابوداؤد وھذا حدیث مختصر من حدیث طویل ولیس ھو بصحیح علی ھذا اللفظ یہ عبارت موجود ہے لیکن یہی محشی و معلق مقدمہ ابوداؤد ص۲۰ میں لکھتا ہے نسخۃ مطبوعۃ بذیلھا شرح آخر للعلامۃ ابی الطیب محمد شمس الحق لیسمّی عون المعبود علی سنن ابی داؤد وقد طبعت عام ۱۳۲۲ھ من الھجرۃ وھذہ النسخۃ اصح النسخ المطبوعۃ علی الاطلاق الخ

نسخہ سنن ابی داؤد کا جس کے نیچے شرح ہے ابوالطیب محمد شمس الحق عظیم آبادی کی جس کا نام عون المعبود علیٰ سنن ابی داؤد ہے جو ۱۳۲۲ھ میں شائع کیا گیا ہے۔

یہ نسخہ تمام مطبوعہ نسخوں میں سے زیادہ صحیح ہے مطلقاً معلوم ہوا محمد محی الدین عبدالحمید غیر مقلد نے شمس الحق عظیم آبادی کے نسخہ پر کلی اعتماد کیا ہے اسی بناء پر یہ عبارت لکھ دی ہے ورنہ اس من گھڑت نسخہ کی کوئی حقیقت نہیں۔ اسی طرح غیر مقلدین نے التمہید لابن عبدالبر کے مطبوعہ نسخہ میں بھی تحریف کرتے ہوئے امام ابوداؤدؒ کی طرف اس عبارت کا انتساب کیا ہے۔

حضرت علامہ انور شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں۔

ثم رأیت عبارة التمهید نقلها بعضهم وقدنقل فیها کلام البزار فی حدیث ابن مسعودؓ وهو فی العمدة والتلخیص فی حدیث یزیدفیحتاط فی النقل فقد کثر التصحیف ٥ (نیل الفرقدین ص ٦٣)

"پھر میں نے تمہید کی عبارت دیکھی جو بعض نے نقل کی ہے اور اس میں امام بزارؒ کے کلام کو حضرت ابن مسعودؓ کی حدیث کے بارے میں نقل کر دیا حالانکہ عمدۃ القاری اور التلخیص الحبیر میں ان کی جرح یزید بن ابی زیاد کی روایت کے بارے میں ہے جو حضرت براء بن عازبؓ سے مروی ہے۔ پس نقل میں احتیاط کرنی چاہیے پس بے شک تصحیف بہت ہو چکی ہے۔"

جھوٹ و تحریف نمبر ۳

مولانا شمس الحق عظیم آبادی غیر مقلد لکھتے ہیں۔

ورواه البخاری فی کتابه فی رفع الیدین حدثنا الحمیدی ثناسفیان عن یزید بن ابی زیادبمثل لفظ الحاکم قال البخاری و کذالک رواه الحفاظ ممن سمع یزید قدیماً منهم شعبة والثوری وزهیرولیس فیه ثم لم یعدانتهی ٥ (التعلیق المغنی علی سنن الدارقطنی ص ۱/۲۹۵)

اورامام بخاریؒ نے اپنی کتاب رفع الیدین میں حمیدیؒ ثنا سفین عن یزید بن ابی زیاد سے مثل حاکمؒ کے روایت کیا ہے۔ امام بخاریؒ نے فرمایا اوراسی طرح حفاظ حدیث نے یزید بن ابی زیاد سے روایت کیا ہے جوقدیم سماع رکھنے والے ہیں ان مین شعبہؒ اور سفیان ثوریؒ اور زہیرؒ ہیں اور کسی کی روایت میں ثم لم یعد کا لفظ نہیں ہے۔

الجواب

امام بخاریؒ نے جزء رفع الیدین مترجم اردو ص ۳۵ میں یزید بن ابی زیاد کی روایت مثل حاکم کے روایت نہیں کی۔ کیونکہ حاکم کی روایت ابراہیم بن بشار الرمادی عن یزید سے رفع الیدین عند الرکوع بعد الرکوع روایت کیا گیا ہے جیسا کہ التعلیق المغنی ص ۲۹۵ رج ۱ میں موجود ہے اور بیہقی ص ۷۷ر۲ میں حاکمؒ کے حوالہ سے اسی طرح روایت کیا گیا ہے جب کہ:

جزء رفع الیدین المنسوب للبخاری میں ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یرفع یدیہ اذا کبر قال سفیان لما کبر الشیخ لقنوہ ثم لم یعد فقال ثم لم یعد ٥

''کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر کہتے تو رفع الیدین کرتے سفیان بن عیینہؒ نے فرمایا جب شیخ یزید بن ابی زیاد بوڑھا ہوگیا تو اس کو انہوں نے ثم لم یعد تلقین کیا تو یزید نے ثم لم یعد کہا۔

دیکھو بات کیا تھی شمس الحق عظیم آبادی غیر مقلد نے کیا بنادی اور پھر آخر میں کہا انتھی کہ امام بخاریؒ کی عبارت ختم ہوگئی ہے یعنی اس غیر مقلد نے من وعن عبارت نقل کی ہے۔

(لاحول ولا قوۃ الا باللہ)

تحریف نمبر ۴

عبداللہ بن عبدالرحمٰن الطائفی کے متعلق امام بخاریؒ ضعفاء صغیر ص ۱۹ میں فرماتے ہیں روی عنہ وکیع فیہ نظر۔ اس عبداللہ سے امام وکیعؒ نے روایت کی ہے اس میں نظر ہے یہ ضعفاء

صغیر مطبوعہ باہتمام محمد ابراہیم خان کے مطبع شمسی آگرہ ۱۳۲۳ھ شائع ہوئی ہے۔اس نسخہ کی تصحیح کرنے والا بھی غیر مقلد زین العابدین الآروی ہے دیکھئے اسی نسخہ کا ص ۶۲ اور یہ زین العابدین آروی کتاب القراۃ بیہقی مطبوعہ دھلی کے مصححین سے ہے۔دیکھئے حاشیہ ص ۱۷، ۲۸، ۲۹ وغیرہ۔

اس نسخہ کی اشاعت کے بعد ۱۳۲۵ھ میں غیر مقلد محمد محی الدین الجعفری الزینبی نے مطبع المستی بانوار احمدی بالہ آباد الواقع فی الھند میں ضعفاء صغیر بخاری شائع کیا تو اس کے ص ۲۱ میں عبداللہ بن عبدالرحمٰن الطائفی روی عنہ وکیع فیہ نظر کو کاٹ دیا ہے۔

یہ بات یادرکھنے کے قابل ہے کہ اس غیر مقلد نے التاریخ الصغیر للامام البخاریؒ کو اوّل رکھا اور پھر ضعفاء صغیر للبخاریؒ اس کے ساتھ ملحق کی پھر کتاب الضعفاء والمتروکین الامام النسائی کو اس کے آخر میں ملحق کیا اور اس کے خاتمۃ الطبع میں لکھا ہے کہ التاریخ الصغیر کے ساتھ دو کتابیں جلیل القدر جو میرے پاس موجود تھیں ان کو میں نے حیدر آباد دکن سے حاصل کیا ہے ایک کتاب الضعفاء الصغیر للبخاری ہے دوسری کتاب الضعفاء والمتروکین للنسائی ہے ان کو میں نے آخر میں ضم کر دیا ہے یہ بات بھی یادرکھنے کے قابل ہے کہ مولانا شمس الحق عظیم آبادی غیر مقلد کے گروہ کا یہ آدمی ہے مولانا موصوف کا بہت مداح خوان ہے جیسا کہ اس نے خاتمۃ الطبع میں لکھا ہے اور پھر اس غیر مقلد محمد محی الدین الجعفری نے مولانا شمس الحق عظیم آبادی غیر مقلد سے اس کتاب پر تقریظ بھی لکھوائی ہے اور اسی نسخہ کو مولانا عبدالشکور اثری غیر مقلد نے المکتبہ الاثریہ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ سے شائع کر دیا ہے۔اب اس غیر مقلد نے آنے والے حضرات کو الجھن میں ڈال دیا ہے کوئی کہے گا کہ اس راوی عبداللہ بن عبدالرحمٰن الطائفی کو امام بخاریؒ نے ضعفاء صغیر میں ذکر نہیں کیا۔کوئی کہے گا جس کو دوسرا نسخہ مل جائے گا کہ ضعفاء صغیر میں اس کا ذکر ہے کوئی اختلاف نسخ پر محمول کرے گا چنانچہ ہمارے حنفی جن کو احتیاط کا ہیضہ ہے وہ اس کو اختلاف نسخ پر محمول کریں گے چنانچہ مولانا محمد شفیع صاحبؒ مدرس دارالعلوم دیوبند نے کشف الاستار عن رجال معانی الآثار للعلامۃ بدر الدین عینیؒ جید پریس دھلی ربیع الآخر ۱۳۴۹ھ میں طبع کرائی ہے اس کے ھامش پر ضعفاء صغیر امام بخاریؒ کی بھی موجود ہے اس کے ص ۱۱۵ میں ہے۔(عبداللہ بن عبدالرحمٰن الطائفی روی عنہ وکیع فیہ نظر) اس کو بین القوسین ذکر کیا ہے اشارہ کیا ہے اختلاف نسخ کی طرف کہ یہاں ایک نسخہ ایسا بھی ہے جس میں یہ جرح موجود نہیں۔

(لاحول ولاقوۃ الاباللہ)

حالانکہ حافظ ابن حجرؒ نے تہذیب التہذیب ص ۵/۲۹۹ میں عبداللہ بن عبدالرحمٰن الطائفی کے ترجمہ میں لکھا ہے۔ وقال البخاری فیہ نظر۔

تحریف کا مقصد

یہ عبداللہ بن عبدالرحمٰن الطائفی عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے تکبیرات عیدین بارہ ۱۲ کا راوی ہے جیسا کہ سنن ابی داؤد ص ۱/۱۶۳ میں مذکور ہے اور یہ روایت غیر مقلدین کی بھاری دلیل ہے اور فیہ نظر امام بخاریؒ کے ہاں اشد صیغ جرح میں سے ہے چنانچہ علامہ ابن خلدون لکھتے ہیں۔ کہ امام بخاریؒ کی اصطلاح ہے کہ جب وہ کسی راوی کے بارے میں فیہ نظر کہتے ہیں تو وہ انتہائی درجہ کا کمزور ضعیف ہوتا ہے۔ (مقدمہ ابن خلدون ص ۳۱۸) (بحوالہ احسن الکلام ص ۱۱۶ ج ۲)

اور حافظ عبداللہ روپڑی غیر مقلد لکھتے ہیں بخاری کسی راوی کے متعلق فیہ نظر کہہ دیں تو وہ بالکل متروک ہو جاتا ہے اس کی حدیث اعتبار سے گر جاتی ہے چنانچہ اصول حدیث ظفر الامانی وغیرہ میں اس کو بیان کیا ہے اور تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی ص ۲۱۵ ج ۱ میں بحث وضع الیدین علی الصدور میں بحوالہ تحریر حنفیہ کے بزرگ ابن الھمام سے بھی یہی نقل کیا ہے آہ۔ (رفع الیدین اور آمین ص ۱۳۱)

چونکہ امام بخاریؒ کی یہ سخت جرح اس راوی پر تھی اس لئے غیر مقلدین نے ضعفاء صغیر سے امام بخاریؒ کی یہ جرح راوی سمیت کاٹ دی حالانکہ امام بخاریؒ نے عبداللہ ابو المنیر عن سعید بن ابی ذباب لم یصح حدیثہ کے بعد عبداللہ بن عبدالرحمٰن الطائفی کا ذکر کیا تھا۔

الضعفاء اصغیر کی فوٹو کاپی ملاحظہ فرمائیں اور خائنین محرفین کو داد دیں

(اللہ تعالیٰ محرفین وخائنین سے پناہ دے۔ (آمین)

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَکُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْٓا

الحمد للہ الذی وفقنی لطبع ہذہ الرسائل النادرۃ العزیزۃ الوجود اعنی

کتاب المنفرادت والوحدان

لِ امام مسلم رحمہ المتوفی سنہ ۲۶۱ھ

کتاب الضعفاء الصغیر

لِ امام بخاری رحمہ المتولد سنہ ۱۹۴ھ المتوفی سنہ ۲۵۶ھ

کتاب الضعفاء والمتروکین

لِ امام نسائی رحمہ المتولد سنہ ۲۱۴ھ المتوفی سنہ ۳۰۳ھ

من تصانیف الائمۃ مسلم والبخاری والنسائی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین سنہ ۱۳۲۳ھ

محمد ابراہیم خان مطبع شمسی آگرہ میں چھپی

19

عبداللہ بن معاویہ من ولد الزبیر بن العوام الاسدی البصری عن ہشام بن عروۃ روی عنہ الضحاک بن مخلد وعمرو بن علی بن بحر فی بعض حدیثہ مناکیر۔

عبداللہ بن بحر عن قتادہ منکر الحدیث۔

عبداللہ بن ابی ہند عن ابی عبیدۃ روی عنہ ابو مالک الاشجعی لا یصح حدیثہ۔

عبداللہ بن نافع مولی ابن عمر القرشی المدنی ابوبکر منکر الحدیث۔

عبداللہ بن واقد ابو قتادہ الحرانی عن ابن جریج ترکوہ۔

عبداللہ الہمدانی قال جعفر بن برقان روی عنہ ثابت بن الحجاج قال جعفر ولم یصح حدیثہ

عبداللہ بن نعیم الکنانی عن ابی بکر بن قیس روی عنہ حمید بن ہانی فیہ نظر۔

عبداللہ ابو المنیر عن سعید بن ابی ذباب لم یصح حدیثہ۔

(عبداللہ بن عبدالرحمن الطائفی روی عنہ وکیع فیہ نظر)۔

عبدالرحمن بن شیبۃ عن النبی صلعم حدیثہ لیس بالقائم۔

عبدالرحمن بن اسحاق بن الحارث (بن عثمان بن طلحۃ الجحمی) ابو شیبۃ الواسطی عن ابیہ والنعمان بن سعد نسبہ القاسم بن مالک وکناہ احمد قال احمد ہو منکر الحدیث۔ (منقول از الفار المسنن ص 113)

عبدالرحمن بن ثابت ابن الصامت عن ابیہ عن النبی صلعم قال ابن ابی حبیبۃ عن عبدالرحمن بن عبدالرحمن بن ثابت عن ابیہ عن جدہ ولم یصح حدیثہ۔ (ابراہیم بن اسمٰعیل بن ابی حبیبۃ 12)

عبدالرحمن بن حرملۃ عن ابن مسعود روی عنہ القاسم بن حسان لا یصح حدیثہ۔

عبدالرحمن بن عطاء سمع عبدالملک بن جابر روی عنہ ابن ابی ذئب وحاتم بن اسمٰعیل فیہ نظر۔

(عبدالرحمن بن زیاد) حدثنا محمد قال ثنا المقری عن عبدالرحمن بن زیاد فی حدیثہ بعض المناکیر۔

عبدالرحمن بن زید بن اسلم مولی عمر بن الخطاب عن ابیہ وابی حازم ضعفہ علی جدا قال ابراہیم بن حمزۃ مات سنۃ ثنتین وثمانین۔

تحریف نمبر ۵

عبدالتواب ملتانی غیر مقلد مصنف ابن ابی شیبہ کی جلد اوّل اور چہارم شائع کی ہے درمیان میں چھوڑ دیا ہے کیونکہ جلد دوم وسوم میں دلائل ان کے خلاف تھے پھر مصنف ابن ابی شیبہ کی ص ۱۱۳/۴ میں باب قائم کیا ہے (باب) من قال لیس علی الجنازۃ قراءۃ پھر اس کے تحت حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا اثر ذکر کیا ہے حدثنا ابوبکر قال حدثنا اسماعیل بن علیۃ عن ایوب عن نافع ان ابن عمرؓ کان یقرأ فی الصلوۃ علی المیت. کہ عبداللہ بن عمرؓ میت کے جنازہ میں قراءۃ کرتے تھے۔ حالانکہ صحیح یوں ہے لایقرأ فی الصلوۃ علی المیت.

(ابن ابی شیبہ ص ۲۹۸/۳ مطبوعہ حیدر آباد دکن)

کہ عبداللہ بن عمرؓ میت کے جنازہ میں قرأت نہ کرتے تھے۔ موطا امام مالک ص ۲۱۰ میں بھی اسی طرح ہے)

تحریف نمبر ۶

مولانا محمد حسین بٹالوی کے نام سے پاک وہند میں کے علمائے اسلام کا اوّلین متفقہ فتویٰ۔ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکار دائرہ اسلام سے خارج ہیں (ناشر) دارالدعوۃ السّلفیہ لاہور ہے اس کی تصدیر (وتمہید کے ص ۶ میں حافظ صلاح الدین یوسف رفیق ادارہ دارالدعوۃ السّلفیہ شیش محل روڈ لاہور لکھتے ہیں مرزا غلام احمد قادیانی اور امت مرزائیہ کی تکفیر پر یہ سب سے پہلا متفقہ فتویٰ ہے جو مولانا بٹالوی اور حضرت شیخ الکل سید میاں نذیر حسین دہلوی کی مشترکہ مساعی کے نتیجے میں ظہور میں آیا۔ (محرم الحرام ۱۳۰۷ھ ستمبر ۱۹۸۶ء)

اب اس فتویٰ تکفیر میں علمائے لدھیانہ کا فتویٰ تھا جو اس سے بہت پہلے تھا اب اس کی اشاعت میں حافظ صلاح الدین یوسف غیر مقلد نے تحریف کرتے ہوئے اس کو کاٹ دیا ہے۔ چنانچہ مولانا محمد حسین بٹالوی غیر مقلد تحریر کرتے ہیں۔

"بعض علمائے وصوفیائے لودھانہ۔ لودھانہ کے مشہور مولویوں کے پاس یہ فتویٰ پیش کیا گیا تو انہوں نے اپنا اشتہار ۲۹ رمضان ۱۳۰۸ھ اس پر عبارت ذیل لکھ کر ہمارے پاس بھیج دیا" یہ اشتہار ہماری طرف سے واسطے درج کرنے اس فتویٰ کے جو علماء ہندوستانی نے نسبت مرزا غلام احمد قادیانی کی تکفیر وغیرہ کا دیا ہے شامل کیا جائے وہ اشتہار چونکہ بہت طویل ہے اس لئے اس کے صرف چند فقرات اس مقام میں نقل کئے جاتے ہیں۔ چونکہ ہم نے فتویٰ ۱۳۰۱ھ میں مرزا مذکور کو دائرہ اسلام سے خارج ہو جانے کا جاری کر دیا تھا کہ یہ شخص اور ہم عقیدہ اس کے اہل اسلام میں داخل نہیں اور اب بھی ہمارا یہی دعویٰ ہے کہ یہ شخص اور جو لوگ اس کے عقائد باطلہ کو حق جانتے ہیں

شرعاً کافر ہیں۔ جب مرزا قادیانی اسلام سے خارج ہے تو مرزا کو اوّل اپنا اسلام ثابت کرنا پڑے گا بعد میں عیسیٰ موعود ہونے میں کلام شروع ہوگی خلاصہ مطلب ہماری تحریرات قدیمہ اور جدیدہ کا یہی ہے کہ یہ شخص مرتد ہے اور اہل اسلام کو ایسے شخص سے ارتباط رکھنا حرام ہے جیسا کہ ہدایہ وغیرہ کتب فقہ میں یہ مسئلہ موجود ہے اسی طرح جو لوگ اس پر عقیدہ رکھتے ہیں وہ بھی کافر ہیں۔ المشتہر ان مولوی محمد و مولوی عبداللہ و مولوی عبدالعزیز سکنائے لودھانہ عفا اللہ عنہ۔

(اشاعۃ السنۃ النبویہ علی صاحبہا الصلوۃ والتحیہ جلد نمبر ۱۲، ۱۳ بابت ۷، ۸ ھ مطابق سن ۹۰ء ص ۲۸۱)

اب اس عبارت کو ادارہ دار الدعوۃ السلفیہ لاہور کی طباعت میں اڑا دیا گیا ہے کیونکہ اس کی موجودگی میں اولین فتویٰ تکفیر کا نام دینا صحیح نہ تھا۔ لدھیانہ کے علماء کا فتویٰ اس وقت لگ گیا تھا۔ جب مرزا قادیانی نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔

جب اس وقت مولانا محمد حسین بٹالوی مرزا قادیانی کی حمایت کر رہا تھا مولانا محمد لدھیانوی فرماتے ہیں کہ ہم نے فتویٰ ۱۳۰۱ھ (بمطابق ۱۸۸۴ء) میں مرزا مذکور کے دائرہ اسلام سے خارج ہو جانے کا جاری کر دیا تھا۔ (فتاویٰ قادریہ ص ۲۰)

جب کہ مولانا بٹالوی صاحب کی طرف سے فتویٰ کفر ۱۳۰۸ھ/۱۸۹۰ء کو جاری ہوا۔ مولانا محمد لدھیانوی مرحوم لکھتے ہیں چونکہ یہ شخص (مرزا قادیانی) غیر مقلدین کے نزدیک قطب اور غوث وقت تھا۔ محمد حسین لاہوری (بٹالوی) نے جو غیر مقلدین ہند کا مقتدا مشہور ہے امداد۔ قادیانی پر کمر باندھی اور اپنے رسالہ ماہواری (اشاعۃ السنۃ) میں ہماری مذمت اور قادیانی کی تائید کرتا رہا یعنی کلمات کفریہ کو معاذ اللہ اشاعۃ السنۃ قرار دیا۔ (فتاویٰ قادریہ ص ۱۷)

یہ بھی یاد رہے اصل اشاعۃ السنہ (طبع جدید کے مطابق ص ۱۶۲ تک تھا باقی بعد میں الحاق کیا گیا ہے) تو اصل تکفیر قادیانی کے اوّل المفکرین علمائے احناف علماء لدھیانہ ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ (تو اس اشاعۃ السنۃ کی فوٹو کاپی بھی ملاحظہ کریں۔)

تحریف نمبر ۷

پاک و ہند کے علمائے اسلام کا اوّلین متفقہ فتویٰ کے ص ۱۰۵ میں عبدالواحد بن عبداللہ الغزنوی کے دستخط ہیں اس کے بعد عبارت اشاعۃ السنۃ النبویہ نمبر ۷ جلد ۱۳ ص ۲۰۳ میں یوں تھی یہ

اشاعۃ السنۃ النبویۃ

علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ

جلد ۱۳

نمبر چہارم لغایت ہفتم
نمبر یازدہم و دوازدہم

بابت ۱۳۰۸ھ مطابق سنہ ۱۸۹۰ عیسوی

اس دفعہ کی اشاعت میں تین مضمون علیحدہ نکلے ہیں۔

(۱)

فتویٰ علمای پنجاب و ہندوستان

(بحق)

مرزا غلام احمد ساکن قادیان

جو اس مجموعہ چھ نمبروں (۴-۵-۶ و ۷-و نمبر ۱۱ و ۱۲) میں چھپا ہے۔ ان چھ نمبروں کی قیمت روسائے عظام سے ۸ عام اغنیاء سے (۲) متوسط اہل وسعت سے ۱ کم وسعت لوگوں سے ۸ عہ ہے۔ جو خرید کر مفت بانٹے اس سے ایک روپیہ علم۔

(۲)

مباحثہ لدھیانہ

جو تین نمبر (۸-۹-۱۰) میں چھپا ہے اور اسکی قیمت حسب شرح مراتب بالا سے روپیہ [illegible]

(۳)

جواب فیصلہ آسمانی

جو چار نمبروں میں جلد ۱۵ کے چھپا ہے اور اسکی قیمت حسب شرح مراتب بالا ۱۲ - لعہ - ۱ - عصر - ۸ ہے

ابوسعید محمد حسین ایڈیٹر اشاعۃ السنہ (اسلامیہ ... لاہور) - بٹالہ ضلع گورداسپور

مقتدہ

ہمارے محب مخلص فاضل جلیل مولوی محمد صاحب رئیس لدھیانہ مسلمانوں کو مشورہ دیتے ہیں کہ انہوں کے رد میں ایک رسالہ لکھا اور اپنے خرچ سے چھپوایا ہے جس کا نام اعلاء الصحیح بتکذیب المسیح اور اس میں دجال کا ذکر کیا ہے اس رسالہ کو خرید اور اس کی قیمت آئندہ ... لیے ... حصول ...

یہ رسالہ ... دہلی کے مطبع انصاری ... سکتا ہے۔

مثنوی ... بلقا ... دہلی جواب ... اسی طبع انصاری ... چھپی ... نومبر ...

الذی ھو حجۃ شرعیۃ بلا ارتیاب کما فصلہ المجیب جزاہ اللہ خیرا ولم یلحق بہ ضیرا ونسئل اللہ تعالی العفو والعافیۃ فی الدنیا والآخرۃ آمین ثم آمین۔

ملانے والا۔ اجماع مسلمانوں کا مقابلہ کرنے والا۔ چنانچہ مجیب نے بتفصیل بیان کیا۔ خدا اسکو جزاء خیر دے اور ضرر سے بچاوے۔

(کتبہ محمد اشرف علی)

بعض علمای وصوفیای لودہانہ

لودہانہ کے مشہور مولویوں کے پاس یہ فتوے پیش کیا گیا۔ تو انہوں نے اپنا اشتہار ۲۹ رمضان ۱۳۰۸ ہجری اسپر عبارت ذیل لکھکر ہمارے پاس بھیجدیا "یہ اشتہار ہماری طرف سے واسطے درج کرنے اس فتوی کے جو علماء ہندوستان نے نسبت مرزا غلام احمد قادیانی کی تکفیر وغیرہ کا دیا ہے شامل کیا جائے"۔

وہ اشتہار چونکہ بہت طویل ہے۔ اسلیے اسکے صرف چند فقرات اس مقام میں نقل کئے جاتے ہیں۔ ۔ ۔ + چونکہ ہمنے فتوی ۱۳۰۱ھ میں مرزا مذکور کو دائرہ اسلام سے خارج ہوجانیکا جاری کردیا تھا + + یہ شخص اور ہم عقیدہ اسکے اہل اسلام میں داخل نہیں۔ اور اب بھی ہمارا یہی دعوی ہے کہ یہ شخص اور جو لوگ اس کے عقائد باطلہ کو حق جانتے ہیں شرعا کافر ہیں۔ ۔ جب مرزا قادیانی اسلام سے خارج ہے تو مرزا کو اول اپنا اسلام ثابت کرنا پڑیگا۔ بعد میں عیسے موعود ہونے میں کلام شروع ہوگی

خلاصہ مطلب ہماری تحریرات قدیمہ وجدیدہ کا یہی ہے کہ یہ شخص مرتد ہے۔ اور اہل اسلام کو ایسے شخص سے ارتباط رکھنا حرام ہے جیسا ہدایہ وغیرہ کتب فقہ میں یہ مسئلہ موجود ہے۔ اسیطرح جو لوگ اسپر عقیدہ رکھتے ہیں وہ بھی کافر ہیں۔

المشتہران مولوی محمد۔ مولوی عبد اللہ۔ مولوی عبد العزیز لودہانوی

صاحب حکیم نورالدین حواری قادیانی کے حقیقی داماد ہیں۔ دارالدعوۃ السلفیہ لاہور میں اس عبارت کو بھی اڑا دیا گیا ہے کہ مولوی عبداللہ غزنوی کا بیٹا حکیم نورالدین صاحب مرزائی کے حقیقی داماد ہیں اس میں اس کی توہین نظر آرہی تھی۔ اس لئے اس عبارت کو حذف کر دیا ہے۔

جھوٹ وتحریف نمبر ۸

مولانا عبدالغفار سلفی رسالہ رفع الیدین۔ رکوع محمدی میں لکھتے ہیں۔ امام مالک کا مذہب۔ رفع الیدین کے متعلق عبداللہ بن عمر کی حدیث پر امام مالک اپنی کتاب موطا ۱۰۳ میں اس طرح باب باندھ کر اپنے مذہب کا اظہار فرماتے ہیں کہ **باب یستحب رفع الیدین حذو المنکبین عندالافتتاح والرکوع والقیام منه** یعنی شروع نماز میں اور رکوع میں جاتے ہوئے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرنا سنت ہے۔

(رکوع محمدی ص ۲۴ ناشر مکتبہ ایوبیہ حدیث محل کراچی نمبرا)

الجواب

راقم الحروف نے موطا مالک کے متعدد نسخ دیکھے ہیں کہ کسی نسخہ میں یہ باب ان الفاظ سے مروی نہیں۔

(۱) موطا مالک مجتبائی دہلی (۱۳۲۰ھ) ص ۲۵ میں یہ باب ان الفاظ سے مروی ہے **افتتاح الصلوۃ.**

(۲) موطا مالک داراحیاء الکتب العربیہ عیسیٰ بابی الحلبی وشرکاہ مصر بتعلیق محمد فواد عبدالباقی ص ۷۵ رج ۱ میں بھی یوں منقول ہے **باب افتتاح الصلوۃ.**

(۳) علامہ جلال الدین السیوطیؒ نے تنویر الحوالک شرح موطا مالک میں جو حامل متن ہے اس میں یوں ہے ماجاء فی افتتاح الصلوۃ۔ (تنویر الحوالک ص ۹۷ رج ا طبع مصر بابی حلبی ۱۳۴۳ھ)

(۴) علامہ زرقانیؒ شرح موطا مالک ص ۱۴۲ رج ا طبع مصر ونیز طبع مصر مطبعہ خیریہ ص ۱۴۲ میں بھی **افتتاح الصلوۃ۔**

(۵) علامہ باجیؒ شرح موطا، مالک طبع مصر ص ۱۴۱ رج اسن ۱۳۳۱ھ مطبعہ السعادۃ بجوار محافظۃ

مصر میں یوں ہے ماجاء فی افتتاح الصلوٰۃ۔

(۶) شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمۃ اللہ علیہ نے اوجز المسالک شرح مؤطا مالک ص ۳۴۱ ج ۲ المکتبہ الامدادیہ باب العمرۃ مکۃ المکرمہ میں بھی افتتاح الصلوٰۃ ہے۔

(۷) مؤطا مالک ص ۱۹ ابر حاشیہ ابن ماجہ مع دیگر حواشی ۱۳۲۲ھ/۱۹۰۵ء المطبع نظامی دھلی سید محمد میاں مہتمم مطبع نظامی (ابن جناب سید معظم الدین صاحب مالک مطبع فاروقی دہلی) میں بھی افتتاح الصلوٰۃ ہے۔

البتہ غیر مقلدین نے مصفّٰی شرح مؤطا مالک وحاشیہ مسوّیٰ جو دونوں حضرت شاہ ولی اللہؒ کی تصنیف ہیں ان کے ص ۱۰۳ میں یہ باب اس طرح بنایا ہے جیسا کہ مولانا عبدالغفار سلفی نے پیش کیا ہے اس مصفّٰی کی جلد اوّل کے آخر میں لکھا با تصحیح تمام و تنقیح مالا کلام بتاریخ چہارم ماہ شعبان المعظم ۱۲۹۳ھ (۴۲۰/ج ۱)

پھر جلد ثانی کے آخر میں لکھا ہے کہ الحمد للہ کہ جلد ثانی مصفّٰی شرح مؤطا مع مسوی در دہلی مطبع مرتضوی باہتمام حافظ عزیز الدین انطباع پذیرفت ۱۲۹۳ھ پھر ایک اشتہار دیا ہے کہ کوئی نہ چھاپے قانوناً جرم ہے۔ العبد محمد غزنوی ص ۲۸۰/ج ۲)

تو یہ دونوں حافظ عزیز الدین اور محمد غزنوی غیر مقلد ہیں اور انہوں نے مصفّٰی کو شائع کیا ہے اور یہی اس کے ذمہ دار ہیں تو یہ تحریف کوئی بڑی تحریف نہیں اس سے بھی بڑی تحریف غیر مقلدین حضرات شاہ ولی اللہ دہلویؒ اور ان کے بیٹوں اور پوتے شاہ محمد اسمٰعیل شہیدؒ کی کتابوں میں کرتے رہتے ہیں۔ تو امام مالکؒ نے باب افتتاح الصلوٰۃ باندھ کر اشارہ کیا کہ رفع الیدین صرف عندالافتتاح ہے۔

خیانت و معنوی تحریف نمبر ۹:

شیخ الکل مولانا نذیر حسین دہلوی مرحوم لکھتے ہیں:۔

وقال الامام ابو حنيفة لا يرفع الا في تكبيرة الاحرام وهو رواية ابن القاسم والشافعي عن مالك قال ابن دقيق العيد هو

المشهور عنداصحاب مالک والمعمول به عندالمتاخرین الخ

(فتاویٰ نذیریہ مبوب ومترجم ص ۴۴۳/ج ا طبع لاہور)

غیر مقلدین نے اس کے ذیل میں اس کا ترجمہ یوں کیا ہے امام ابوحنیفہ اور مالک کی ایک روایت رفع یدین نہ کرنے کے متعلق ہے۔ باقی خط کشیدہ عربی الفاظ کا ترجمہ چھوڑ دیا ہے۔ اس کا مکمل ترجمہ ملاحظہ ہو اور امام ابوحنیفہؒ نے فرمایا کہ تکبیر تحریمہ کے سوا رفع الیدین نہ کیا جائے اور یہی روایت امام ابن القاسمؒ اور امام شافعیؒ کی امام مالک سے ہے محدث ابن دقیق العیدؒ نے فرمایا کہ یہی مشہور ہے مالکیہ حضرات کے ہاں اور متاخرین مالکیہ کے ہاں تو اسی پر عمل ہو رہا ہے۔ یہ ترجمہ تھا مکمل عبارت کا غیر مقلدین بہت بڑے خائن اور محرف ہیں۔

تحریف نمبر ۱۰

امام بخاریؒ کی طرف رسالہ جزء رفع الیدین منسوب ہے اس میں ایک روایت یوں ہے۔ حدثنا عبید بن یعیش ثنا یونس بن بکیر انا ابن اسحق۔

(جزء رفع الیدین مع جلاء العینین ص ۳۷)

اب اس متن کو نہ سید بدیع الدین شاہ صاحب نے تبدیل کیا ہے نہ ارشاد الحق صاحب اثری نے بلکہ الشیخ فیض الرحمٰن الثوری غیر مقلد نے متن کو تبدیل کر دیا ہے مطبوعہ نسخہ میں ابن اسحٰق کے بجائے ابو اسحٰق تھا تو ابو اسحٰق کو تبدیل کر کے ابن اسحٰق بنا دیا۔ حالانکہ متن کو تبدیل خود مصنف کر سکتا ہے دوسرے کسی شخص کا اختیار نہیں جیسا کہ ھدایہ فقہ حنفی کی معتبر کتاب ہے اس میں اغلاط ہیں تو متن کو کسی نے تبدیل نہیں کیا بلکہ اس کی حاشیہ میں تنبیہ کر دیتے ہیں کہ متن میں یہ غلط لکھا ہوا ہے۔ تو دوسری کتب کی مدد سے متن تبدیل کرنا یہ تحریف ہے اللہ تعالیٰ محرفین کو معاف نہیں فرمائیں گے۔

تحریف نمبر ۱۱

جزء رفع الیدین ص ۵۷ میں عمر بن المہاجر تھا اس کو فیض الرحمٰن الثوری غیر مقلد نے تحریف وخیانت کرتے ہوئے عمرو بن المھاجر بنا دیا اور تعلیق میں لکھا: وفی المطبوعة عمر والصواب ماثبتناہ ذکرہ المؤلف فی التاریخ الکبیر. الثوری۔ کہ مطبوعہ نسخہ میں عمر

لکھا ہوا تھا اور صواب وہ ہے جو ہم نے ثابت کیا ہے اس کو مؤلف امام بخاریؒ نے التاریخ الکبیر میں ذکر کیا ہے۔

تحریف نمبر ۱۲

جزء رفع الیدین کے ص ۶۲ میں ابو شہاب بن عبد ربہ تھا اس کو ارشاد الحق غیر مقلد نے ابو شہاب عبد ربہ بنا کر متن کو بدل ڈالا۔ چنانچہ لکھتے ہیں: وفی المطبوع ابو شہاب بن عبد ربہ والصواب ما اثبتناہ۔ الاثری۔ مطبوعہ نسخہ میں ابو شہاب بن عبد ربہ تھا اور درست وہ ہے جو ہم نے ثابت کیا ہے۔ ارشاد الحق الاثری۔ مولانا ارشاد الحق اثری صاحب اگر کوئی حنفی ھدایہ کے متن کو تبدیل کرتا تو آپ اسے محرف وخائن اور کیا کیا لقب دیتے مگر آپ نے جزء رفع الیدین کے متن کو تبدیل کر کے نہ آپ محرف ہیں اور نہ خائن۔ تلک اذا قسمة ضیزیٰ۔

تحریف نمبر ۱۳

جزء رفع الیدین ص ۶۳ میں قیس بن سعید تھا مگر مولانا سید بدیع الدین شاہ صاحب راشدی غیر مقلد نے تحریف کرتے ہوئے متن تبدیل کر کے قیس بن سعد بنا دیا چنانچہ موصوف لکھتے ہیں: ووقع فی المطبوع قیس بن سعید والصواب ما اثبتناہ

(جلاء العینین ص ۶۳)

کہ مطبوعہ نسخہ میں قیس بن سعید تھا اور درست وہ ہے جو ہم نے ثابت کیا ہے۔ غیر مقلدین تحریف کرنے میں کوئی عار نہیں سمجھتے تحریف کرنا ان کا شیوہ ہو چکا ہے۔

تحریف نمبر ۱۴

جزء رفع الیدین ص ۷۰ میں حدثنا خطاب بن اسماعیل تھا اس کو سید بدیع الدین السندھی غیر مقلد نے حدثنا خطاب عن اسماعیل بنا کر متن میں تبدیلی کر دی ہے چنانچہ موصوف لکھتے ہیں وقع فی المطبوع بن اسماعیل وصوّبناہ من تاریخ المصنف جلاء العینین ص ۷۰ مطبوعہ نسخہ میں بن اسماعیل واقع ہوا ہے اس کو ہم نے مصنف امام بخاریؒ کی التاریخ الکبیر سے درست کیا ہے۔ تو متن کو اپنی جگہ رہنے دیتے نیچے حاشیہ وتعلیق میں تنبیہ

کرتے مگر متن کتاب کا بدل دینا اور تحریف کرنا یہودیوں کا شیوہ ہے

تحریف نمبر ۱۵

جزء رفع الیدین ص ۷۱ میں حدثنا مقاتل تھا اس متن کو بدل کر حدثنا ابن مقاتل سید بدیع الدین صاحب غیر مقلد نے کردیا ہے چنانچہ موصوف لکھتے ہیں. کان فی المطبوع مقاتل وھو خطاء ظاھر (جلاء العینین ص ۷۱)

کہ مطبوعہ نسخہ میں مقاتل تھا جو ظاہر خطاء ہے۔ متن کتاب کو بدلنا اور یہودیوں کا طریقہ اختیار کرنے میں ان غیر مقلدین بدبختوں کو مزہ آتا ہے۔

تحریف نمبر ۱۶

جزء رفع الیدین ص ۷۳ میں حضرت ابن عمرؓ کی روایت میں تھا۔ فقلت له من ذالک. اس متن کو ارشاد الحق الاثری صاحب نے تبدیل کر کے فقلت له ما ذالک بنادیا ہے۔ چنانچہ موصوف لکھتے ہیں فی المطبوع من ذالک .الاثری. ارشاد الحق الاثری کی بدبختی کمال درجہ کی ہے کہ کتابوں کے متن بدل کر تحریف کا ارتکاب کرتا ہے۔

تحریف نمبر ۱۷

جزء رفع الیدین ص ۸۳ میں تھا: ثم کنت مگر ارشاد الحق اثری غیر مقلد نے متن کو تبدیل کر کے ثم جئت بنادیا ہے چنانچہ موصوف لکھتے ہیں۔

وہ وفی المطبوع کنت الاثری کہ مطبوعہ نسخہ میں کنت تھا۔ تحریف کرنا ان غیر مقلدین کا سنہری کارنامہ ہے۔

تحریف نمبر ۱۸

جزء رفع الیدین ص ۸۶ میں حضرت ابن مسعودؓ کی حدیث میں تھا الا اصلی لکم ارشاد الحق اثری نے لکم کے بجائے بکم کا لفظ متن میں بڑھا کر تحریف کی کاروائی انجام دی ہے۔

تحریف نمبر۱۹

جزء رفع الیدین ص ۱۰۳ میں حدثنا ہ ابو نعیم ثنامسعر عن عبدالله بن القبطية تھا ارشادالحق اثری نے متن میں تبدیلی کر کے عبیداللہ بنادیا چنانچہ موصوف لکھتے ہیں فی المطبوع عبدالله الاثری کہ مطبوعہ نسخہ میں عبداللہ تھاماشاءاللہ متن کو بدلنا تحریف ہےاور یہ طریقہ یہودیوں کا ہے۔جواثری صاحب اوردوسرے غیر مقلدین متن بدل کرانجام دے رہے ہیں

تحریف نمبر۲۰

جزء رفع الیدین ص ۱۱۳ میں یونس عن سالم تھا فیض الرحمٰن الثوری غیر مقلد نے متن میں اضافہ کردیا یونس عن الزهری عن سالم چنانچہ موصوف لکھتے ہیں وفی المطبوعة يونس عن سالم والتصويب من الصحيح البخاری (الثوری)

کہ مطبوعہ نسخہ یونس عن سالم تھااس کی تصحیح صحیح بخاری سے ہوئی ہے۔ظالم تونے متن کو نہ بدلا ہوتا نیچے حاشیہ میں تنبیہ کردیتا مگر تحریف کرنے کی غیر مقلدین کو گھٹی پلائی گئی ہے۔

تحریف نمبر۲۱

جزء رفع الیدین ص ۱۳۱ میں تھا حدثنا محمود قال ابن علية اس متن میں سید بدیع الدین شاہ پیر جھنڈا غیر مقلد نے تحریف کی اور متن کو یوں بنادیا حدثنا محمود قال حدثنا. البخاری قال ابن علیة۔

چنانچہ موصوف لکھتے ہیں:۔

قدسقط من جميع النسخ الجزء الذی وقف عليها زيادة حدثنا البخاری قال هو خطاء واضح محمودبن اسحق الخزاعی راوی هذا الجزء وجزء القراءة عن المصنف ہ (جلاء العینین ص ۱۳۱)

بے شک جزء رفع الیدین کے تمام نسخوں میں زیادتی حدثنا البخاری کی ساقط ہوگئی ہے جن نسخ جزء رفع الیدین پر میں مطلع ہوااور یہ بالکل خطاء واضح ہے کیونکہ محمود سے مراد ابن اسحٰق الخزاعی ہے جو جزء رفع الیدین اور جزء القراءۃ کا راوی ہے امام بخاریؒ سے یہ پیر جھنڈا کی سخت جہالت و حماقت ہے کیونکہ محمود سے مراد محمود بن غیلان ہے جو امام بخاریؒ کا شیخ واستاذ ہے اگر محمود بن اسحٰق

الخزاعی بنایا جائے اور پھر امام بخاریؒ کا ذکر کیا جائے تو ابن علیہؒ سے پھر بھی امام بخاریؒ کی ملاقات ثابت نہیں کیونکہ ابن علیہؒ کی وفات ۱۹۳ھ میں ہوئی اور امام بخاریؒ کی ولادۃ ایک سال بعد ۱۹۴ھ کو ہوئی ہے اس جاہل غیر مقلد نے اپنے اجتہاد سے حدثنا البخاریؒ کا اضافہ کیا ہے جو اس کی جہالت وتحریف کی کھلی کاروائی ہے۔

تحریف نمبر ۲۲

جزء رفع الیدین ص ۱۳۵ میں حدثنا مقاتل تھا اس متن میں ارشاد الحق اثری نے حدثنا محمد بن مقاتل بنا دیا ہے چنانچہ موصوف لکھتے ہیں وفی المطبوع حدثنا مقاتل .الاثری. کہ مطبوعہ نسخہ میں مقاتل تھا۔

محترم ارشاد الحق اثری صاحب آپ نے جزء رفع الیدین ص ۱۳۴ میں حدثنا اسمعیل عن نافع تھا اس پر آپ نے نیچے کو لکھا کذافی المطبوع والصواب اسماعیل عن صالح عن نافع .الاثری ۔کہ نسخہ مطبوعہ میں اسی طرح لکھا ہوا ہے اور درست یوں ہے اسماعیل عن صالح عن نافع. یہ آپ نے درست لکھا ہے کیونکہ متن کو تبدیل نہیں کیا آپ اسی طرح متن کو نہ بدلتے تو ہم آپ کو محرف شمار نہ کرتے مگر آپ کی بدبختی آپ پر غالب ہے کہ آپ نے متن کو بدل ڈالا اور یوں محرفین اور خائنین میں آپ کا شمار ہونے لگا۔

تحریف نمبر ۲۳

جزء رفع الیدین ص ۱۵۴ میں حدثنا عبداللہ عن نافع تھا اس متن کو تبدیل کر کے حدثنا عبیداللہ عن نافع بدیع الدین شاہ السندھی نے بنا دیا ہے۔

چنانچہ موصوف لکھتے ہیں: کان فی المطبوع عبداللہ المکبر والصواب کما اثبتناہ ٥ (جلاء العینین ص ۱۵۴)

مطبوعہ نسخہ میں عبداللہ تھا اور درست وہ ہے جس کو ہم نے ثابت کیا ہے۔ تحریف اور خیانت کرنا غیر مقلدین کے مذہب میں داخل ہے۔

تحریف نمبر ۲۴

جزء رفع الیدین ص ۱۵۹ میں وقال علی بن مسهر والبخاری تھا اس متن کو تبدیل کر کے ارشاد الحق اثری نے: وقال علی بن مسهر والمحاربی بنادیا ہے۔ چنانچہ موصوف لکھتے ہیں وفی المطبوعۃ البخاری۔ الاثری۔ اور مطبوعہ نسخہ میں البخاری لکھا ہوا تھا۔

تحریف نمبر ۲۵

جزء رفع الیدین ص ۱۶۶ میں لماذکر اللہ الانصار تھا اس متن کو ارشاد الحق اثری نے یوں تبدیل کر دیا ہے لماذخر اللّٰہ للانصار چنانچہ موصوف لکھتے ہیں وفی المطبوعۃ لماذکر اللہ الانصار تھا۔ جس پر تحریف کی کاروائی کی گئی ہے۔

تحریف نمبر ۲۶

جزء رفع الیدین ص ۱۷۰ میں حدثنا ابو نعیم الفضل مرزوق تھا اس کو بدیع الدین شاہ نے متن میں حدثنا ابو نعیم حدثنا الفضیل بن مرزوق کر دیا ہے۔ چنانچہ موصوف لکھتے ہیں:

کان فی الاصل الفضل مکبراً وھو خطاء ٥ (جلاء العینین ص ۱۷۰)

کہ اصل نسخہ میں الفضل تھا اور وہ غلط تھا۔ اگر غلط تھا تو جلاء العینین میں تنبیہ کرتے کتاب کے متن کو تبدیل کرنا اور تحریف پر جرأۃ کرنا یہ کون سی ایمانداری کا حصہ ہے۔

تحریف نمبر ۲۷

جزء رفع الیدین ص ۱۸۳ میں تھا عندنا الھذیل بن سلیمان اس متن کو بدیع الدین السندھی غیر مقلد نے حدثنا فدیک بن سلیمان بنادیا ہے۔ چنانچہ موصوف لکھتے ہیں: کان فی النسخۃ المطبوعۃ عندنا ۔ (الھذیل بن سلیمن وھو خطاء وصوبناہ من التھذیب والثقات لابن حبان الخ جلاء العینین ص ۱۸۳) مطبوعہ نسخہ میں عندنا الھذیل بن سلیمان تھا اور وہ غلط ہے اور اس کی تصحیح ہم نے تھذیب ابن حجرؒ اور الثقات ابن حبانؒ سے کی ہے بے شک آپ تصحیح کرتے آپ کو تصحیح کا حق تھا لیکن کتاب کے متن کو تبدیل کرنے اور تحریف کرنے کا اختیار آپ کو کس نے دیا ہے۔

تحریف نمبر ۲۸

جزء القراءۃ ص ۴ میں یحی بن عمار تھا فیض الرحمٰن الثوری غیر مقلد نے متن میں یوں تبدیلی کردی یحی بن عباد چنانچہ موصوف لکھتے ہیں وفی المطبوع یحی بن عمار والتصویب من سنن ابن ماجه الخ کہ مطبوعہ نسخہ میں یحی بن عمار تھا اس کی تصحیح سنن ابن ماجہ وغیرہ سے کی ہے۔ مگر متن بدلنا کھلی تحریف نیچے تعلیق، میں تنبیہ کرنے کا حق تھا جیسا کہ جزء القراءۃ ص ۵ میں ھشام تھا تو اس کو متن میں رہنے دیا اور نیچے تعلیق میں فیض الرحمٰن الثوری غیر مقلد نے لکھا والصواب ھمام تو یہ طریقہ درست ہے اور جزء القراءۃ ص ۱۰ میں خلال ہے تو اس کو متن میں رہنے دیا گیا اور نیچے تعلیق میں فیض الرحمٰن الثوری غیر مقلد نے لکھا کہ صحیح خلاد ہے یہ طریقہ درست ہے۔ مگر متن بدلنا تحریف خیانت بددیانتی ہے۔

تحریف نمبر ۲۹

جزء القراءۃ ص ۱۳ میں عن عبدالله بن ابی رافع تھا اس کو بدل کر فیض الرحمٰن الثوری غیر مقلد نے عن عبیداللہ بن ابی رافع بنادیا ہے۔

چنانچہ موصوف لکھتے ہیں: وفی المطبوع عبدالله وما اثبتناه هو الصواب اور مطبوعہ نسخہ میں عبداللہ تھا اور جو ہم نے ثابت کیا ہے وہی صواب ہے۔ یہ تحریف کرنے کی بڑی بُری عادت پڑ گئی ہے۔ غیر مقلدین حضرات کو......

تحریف نمبر ۳۰

مولانا ارشاد الحق الاثری صاحب لکھتے ہیں۔ امام مجاہد کا اثر۔ فرماتے ہیں کہ جب سورۃ بھول جائے تو رکعت کا کوئی اعتبار نہیں۔ (جزء القراءۃ ص ۸ (توضیح الکلام ص ۱۴۹ ج ۱)

جزء القراءۃ ص ۱۶ میں ہے۔

وقال ابن علية عن ليث عن مجاهد اذا نسى فاتحة الكتاب لا تعد تلك الركعة اور ابن علیہ نے کہا لیث عن مجاہد سے کہ جب فاتحہ بھول جائے تو اس رکعت کیلئے نہ لوٹے۔ اصل نسخہ متن کتاب میں یوں ہی تھا مگر کسی نے نیچے لکھ دیا۔

وفی نسخة لا یعتد کہ ایک نسخہ میں ہے کہ اس کی رکعت شمار نہ ہوگی اب اس مجہول

نسخہ کی بناء پراثری صاحب نے اپنی عمارۃ تعمیر کی ہے(لاحول ولاقوۃ الاباللہ العلی العظیم) اور نسخہ کے متن والی عبارت کو چھوڑ کر تحریف کی ہے۔اس اثر کا جواب ہماری کتاب توضیح الکلام پر ایک نظر ص ۱۶۶ میں ملاحظہ فرماویں۔ کیونکہ ابن علیہؒ سے امام بخاریؒ کی ملاقات نہیں ہے۔ اس لئے یہ منقطع ہے۔

تحریف نمبر ۳۱

جزء القراءۃ ص ۳۶ و معقل بن مالک متن میں لکھ دیا گیا ہے حالانکہ متن میں مغفل بن مالک تھا چنانچہ مولانا فیض الرحمٰن الثوری غیر مقلد لکھتے ہیں:وفی المطبوع مغفل بن مالک وھو غلط من احد النساخ والتصویب من التھذیب الخ اور مطبوعہ نسخہ میں مغفل بن مالک تھا اور وہ نسخہ لکھنے والوں میں سے کسی ایک سے غلط لکھا گیا ہے اور اس کی درستگی تھذیب التھذیب سے ہوئی ہے۔مگر متن بدلنا تو کھلی تحریف ہے اللہ تعالیٰ محرفین وخائنین کو معاف نہیں کرتا۔

تحریف نمبر ۳۲

جزء رفع القراءۃ ص ۴۹ میں کثیر بن سعید تھا اس متن کو بدل کر بسر بن سعید بنا دیا ہے چنانچہ فیض الرحمٰن الثوری غیر مقلد لکھتے ہیں وفی المطبوع کثیر بن سعید وھو خطاء والتصویب من صحیح البخاری الخ اور مطبوعہ نسخہ میں کثیر بن سعید تھا اور وہ خطاء ہے اور اس کی درستگی صحیح بخاری سے ہوئی ہے۔مگر متن کو تبدیل کرنا کھلی تحریف ہے۔جو یہودیوں کا شیوہ ہے۔

تحریف نمبر ۳۳

جزء القراءۃ ص ۵۵ میں تھا عن ابی مسلمۃ عن ابی الجھم ۔اس متن کو بدل کر فیض الرحمٰن الثوری نے عن ابی بکر بن ابی الجھم بنا دیا ہے۔

چنانچہ موصوف لکھتے ہیں۔

وفی النسخ المطبوعۃ کلھا ابی مسلمۃ عن ابی الجھم وھو خطاء ۞

اور تمام مطبوعہ نسخوں میں ابی مسلمۃ عن ابی الجھم اور وہ غلط ہے۔بدبختی غیر

مقلدین پر اندھیرا کئے ہوئے ہے اور کتابوں کے متن کو تبدیل کر رہے ہیں۔ (فوا اسفا)

تحریف نمبر ۳۴

جزء القراءۃ ص ۵۷ میں سلیمٰن تھا تو اس کو بدل کر یحی بن ابی سلیمان بنا دیا ہے چنانچہ فیض الرحمٰن الثوری لکھتے ہیں:

وفی المطبوع سلیمان وھو خطاء والتصویب من سنن ابی داؤد۔ اور مطبوعہ نسخہ میں سلیمان تھا اور وہ غلط ہے اور اس کی تصحیح سنن ابی داوٗد سے ہوئی ہے۔ لیکن متن کو بدل دینا یہ کون سی ایمانداری کا حصہ ہے۔

تحریف نمبر ۳۵

جزء القراءۃ ص ۶۰ میں عبداللہ بن اسباط تھا اس متن کو فیض الرحمٰن الثوری نے عبید بن اسباط سے بدل دیا چنانچہ موصوف لکھتے ہیں وفی المطبوع عبداللہ والتصویب من الخلاصۃ۔ اور مطبوعہ نسخہ میں عبداللہ تھا اور اس کی تصحیح الخلاصۃ سے ہوئی ہے۔

تحریف نمبر ۳۶

جزء القراءۃ ص ۶۱ میں عبداللہ تھا اس متن کو فیض الرحمٰن الثوری نے عبیداللہ سے بدل دیا چنانچہ موصوف لکھتے ہیں وفی المطبوع عبداللہ والتصویب من سنن البیھقی الخ اور مطبوعہ نسخہ میں عبداللہ تھا اس کی تصحیح سنن بیہقی سے ہوئی ہے۔

تحریف نمبر ۳۷

جزء القراءۃ ص ۷۰ میں عن ھلال بن المنذر تھا اس متن کو فیض الرحمٰن غیر مقلد نے بدل کر عن بلال بن المنذر بنا دیا۔ سبحان اللہ تحریف کے تمام ریکارڈ توڑ دیئے ہیں۔

تحریف نمبر ۳۸

غنیۃ الطالبین میں بیس ۲۰ تراویح کا ذکر ہے مگر جب کراچی کے غیر مقلدین نے غنیۃ الطالبین کو چھاپا تو اس میں تراویح آٹھ رکعت بنا دیا ہے اس لئے غنیۃ الطالبین کے اصل و محرف نسخوں کی فوٹو کاپی ملاحظہ فرمائیں اور غیر مقلدین محرفین خائنین کو داد دیں۔

وَسَلَّمَ كَذٰلِكَ صَلَّاهَا وَيَكُونُ فِعْلُهَا بَعْدَ صَلٰوةِ الْفَرْضِ وَبَعْدَ رَكْعَتَيْنِ سُنَّةً لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا صَلَّاهَا

وَهِيَ إِحْدَى عَشَرَةَ رَكْعَةً مَعَ الْوِتْرِ يَجْلِسُ عَقِبَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُسَلِّمُ وَيُسْتَحَبُّ أَنْ يَقْرَأَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى مِنْهَا فِي أَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ الْفَاتِحَةَ وَسُورَةَ الْعَلَقِ وَهِيَ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ لِأَنَّهَا أَوَّلُ سُورَةٍ نَزَلَتْ مِنَ الْقُرْاٰنِ عِنْدَ إِمَامِنَا أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَكَذٰلِكَ عِنْدَ جَمِيعِ الْأَئِمَّةِ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ ثُمَّ يَسْجُدُ فِي آخِرِهَا ثُمَّ يَنْهَضُ فَيَبْدَأُ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ وَيُسْتَحَبُّ لَهُ قِرَاءَةُ الْخَتْمَةِ كَامِلَةً لِيَسْمَعَ النَّاسُ جَمِيعَ الْقُرْاٰنِ فَيَقِفُوا عَلَى مَا فِيهِ مِنَ الْأَوَامِرِ وَالنَّوَاهِي وَالْمَوَاعِظِ وَالزَّوَاجِرِ وَلَا يُسْتَحَبُّ الزِّيَادَةُ عَلَى خَتْمَةٍ وَاحِدَةٍ لِئَلَّا يَشُقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمَأْمُومِينَ فَيَضْجَرُوا وَتَلْحَقَهُمُ السَّآمَةُ وَيَكْرَهُوا الْجَمَاعَةَ وَيَثْقُلَ عَلَيْهِمْ فَيَفُوتَهُمْ خَيْرٌ عَظِيمٌ وَثَوَابٌ جَزِيلٌ فَيَكُونُ ذٰلِكَ بِسَبَبِ الْإِمَامِ فَيَعْظُمُ إِثْمُهُ فَيَكُونُ مِنَ الْآثِمِينَ وَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُعَاذٍ أَفَتَّانٌ أَنْتَ يَا مُعَاذُ وَذٰلِكَ لَمَّا صَلَّى بِقَوْمٍ وَطَوَّلَ فِي الْقِرَاءَةِ وَقَطَعَ أَحَدُهُمُ الصَّلٰوةَ فَانْفَرَدَ ثُمَّ شَكَا ذٰلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُسْتَحَبُّ تَأْخِيرُ الْوِتْرِ إِلٰى آخِرِ صَلٰوةِ التَّرَاوِيحِ فَيَقْرَأُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ سُورَةَ الْكَافِرُونَ وَفِي الثَّالِثَةِ سُورَةَ الْإِخْلَاصِ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذٰلِكَ كَانَ يُصَلِّي وَيُكْرَهُ التَّنَفُّلُ

اور جبکہ ستائیسویں رات آئی تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کے ساتھ کھڑے ہوئے اور اپنے اہل کو جمع کیا اور نماز ادا کی یہاں تک کہ ہم لوگوں سے فلاح فوت ہوئی کہا گیا کہ فلاح کیا چیز ہے کہا کہ طعام سحری۔

فصل تراویح کے بیان میں مستحب ہے کہ تراویح جماعت کے ساتھ پڑھے اور قرآن ختم کر کے پڑھے اسواسطے کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح ان راتوں میں تراویح پڑھی اور ابتدا تراویح کی رمضان کی پہلی رات سے کرنا چاہیے۔ کیونکہ وہ رات رمضان میں داخل ہے اور اس سبب سے کہ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی طرح پڑھی اور تراویح کی نماز بعد فرض اور دو سنتوں کے ادا کرنے کے پڑھنی چاہیے اسواسطے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح پڑھی ہے اور تراویح کی وتر سمیت گیارہ رکعتیں ہیں اور ہر دوسری رکعت میں بیٹھے اور سلام پھیرے اور مستحب ہے کہ اول رات ماہ رمضان میں اول رکعت میں سورہ فاتحہ و سورہ علق پڑھے اور وہ اقرا باسم ربک الذی ہے اسواسطے کہ ہمارے امام احمد بن محمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہ اول سورہ قرآن ہے کہ نازل ہوئی اور سب اماموں کے نزدیک ایسا ہی ہے اور اس سورۃ کے پڑھنے کے بعد سجدہ کرے اور پھر اٹھے اور سورہ بقر شروع کرے اور امام کو مستحب ہے کہ تمام قرآن پڑھے تاکہ سب لوگ قرآن کو سنیں اور قرآن میں جو کچھ امر و نواہی اور پند و نصائح و زجر و توبیخ ہیں وہاں ٹھیر کر پڑھے اور مستحب نہیں ہے کہ ایک ختم سے زیادہ پڑھے تاکہ سننے والوں کو دشوار نہ ہو اور ان کو ملال و تنگی نہ حاصل ہو اور جماعت سے کراہت کریں اور جماعت میں کھڑا ہونا اُن کو ناگوار گذرے۔ اور ان کا اجر عظیم اور ثواب بزرگ فوت ہو جاوے اور اس کا باعث وہ حضرت امام صاحب ہوں پس اُن کا گناہ بڑا ہے اور وہ گنہگاروں میں شامل ہو جاوے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے

غیر مقلدین کے مکتبہ سعودیہ حدیث منزل کراچی کی مطبوعہ غنیۃ الطالبین کے ایک صفحہ کا عکس

۶۶۷

ويكون ابتداؤها في الليلة التي يبصر
صاحبها غرة رمضان لأنها ليلة
من شهر رمضان ولأن النبي صلى الله
عليه وسلم كذلك صلاها ويكون
فعلها بعد صلوة الفرض وبعد
ركعتين سنة لأن النبي صلى الله عليه
وسلم هكذا صلاها وهي عشرون
ركعة يجلس عقب كل ركعتين ويسلم
فهي خمس ترويحات كل أربعة منها
ترويحة وينوي في كل ركعتين أصلي
ركعتي التراويح المسنونة إذا كان
فردًا أو إذا كان إمامًا أو مأمومًا
ويستحب أن يقرأ في الركعة الأولى
منها في أول ليلة من شهر رمضان
الفاتحة وسورة العلق وهي اقرأ
باسم ربك الذي خلق لأنها أول سورة
نزلت من القرآن عند إمامنا أحمد
بن محمد بن حنبل رحمة الله عليه
وكذلك عند جميع الأئمة
رضوان الله عليهم ثم يسجد في آخرها
ثم ينهض فيبتدئ بسورة البقرة و
يستحب له قراءة الختمة كاملة
ليسمع الناس جميع القرآن فيقفوا
على ما فيه من الأوامر والنواهي و
المواعظ والزواجر ولا يستحب الزيادة
على ختمة واحدة لئلا يشق ذلك على
المأمومين فيضجروا وتلحقهم السآمة
ويكرهوا الجماعة ويثقلوا بها فيفوتهم
أجر عظيم وثواب جزيل فيكون
ذلك بسبب الإمام فينتظم في الآثمين فيكون
من الآثمين وقد قال النبي صلى الله
عليه وسلم في مثل ذلك لمعاذ أفتان
أنت يا معاذ وذلك لما صلى بقوم

اور ابتدا تراویح کی رمضان کی پہلی رات سے کرنا چاہیے
کیونکہ وہ رات رمضان میں داخل ہے اور اس
سبب سے کہ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
بھی اسی طرح پڑھی اور تراویح کی نماز بعد فرض اور
دو سنتوں کے ادا کرنے کے پڑھنی چاہیے اس واسطے
کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی طرح پڑھی ہے
اور تراویح کی بیس رکعتیں ہیں اور ہر دوسری رکعت
میں بیٹھے اور سلام پھیرے پس وہ پانچ ترویحے ہیں
ہر چار کا نام ترویحہ ہے اور ہر دو رکعت کے بعد
نیت کرے کہ میں دو رکعت تراویح کی نیت کرتا ہوں
اگر تنہا ہے خواہ امام کے ساتھ پڑھتے اور مستحب
ہے کہ اول رات ماہ رمضان میں اول رکعت
میں سورہ فاتحہ وسورہ علق پڑھے اور وہ اقرأ
باسم ربک الذی ہے اس واسطے کہ ہمارے امام احمد
بن محمد بن حنبل رحمہ اللہ علیہ کے نزدیک یہ اول سورہ
قرآن ہے کہ نازل ہوئی اور سب اماموں کے نزدیک
ایسا ہی ہے اور اس سورہ کے پڑھنے کے بعد سجدہ کرے
اور پھر اٹھے اور سورہ بقر شروع کرے اور امام
کو مستحب ہے کہ تمام قرآن پڑھے تاکہ سب لوگ
قرآن کو سنیں اور قرآن میں جو کچھ امر و نواہی اور پند
ونصائح و زجر و توبیخ ہیں وہاں تک خبردار ہو
اور مستحب نہیں ہے کہ ایک ختم سے زیادہ پڑھے
تاکہ سننے والوں کو دشوار ہو اور ان کو ملال و تنگی نہ
حاصل ہو اور جماعت سے کراہت کریں۔ اور
جماعت میں کھڑا ہونا اُن کو ناگوار گذرے۔ اور
انکا اجر عظیم اور ثواب بزرگ فوت ہو جاوے
اور اس کا باعث وہ حضرت امام
صاحب ہوں پس اُن کا گناہ بڑھتا ہے
اور وہ گنہگاروں میں شامل ہو جاوے
پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکے
واسطے معاذ سے فرمایا آیا فتنہ اور بلا پیدا
کرتا ہے تو اے معاذ اور یہ اس وقت
فرمایا کہ معاذ نے ایک قوم کے ساتھ نماز ادا کی

مکتبہ تعمیر انسانیت کی مطبوعہ غنیۃ الطالبین سے ایک صفحہ کا عکس

تحریف نمبر ۳۹

مولانا اسماعیل سلفی غیر مقلد لکھتے ہیں (الحافظ) ابن تیمیہ نے جبیر بن مطعم کی حدیث کے بعض طرق ذکر کر کے فرمایا هذا الطرق التی روی بها کلها منقطعات ولکن رواه ابن حبان فی صحیحه موصولاً بنحو هذا المتن (منتقی الاخبار ص ۲/۳۰۸ یہ تمام طرق منقطع ہیں۔

لیکن ابن حبان نے یہ متن موصول بیان کیا ہے۔ یہ عبارت منتقی کے مصری نسخہ میں ہے۔ غالباً ہندوستانی نسخہ میں نہیں اس سے ظاہر ہے کہ ابن حبان نے اس متن کو موصولاً بیان کیا ہے۔ گویا انقطاع کی علت جاتی رہی اگر یہ صحیح ثابت ہو جائے تو یہ مسلک بہت جلد مضبوط ہو جائے گا۔

(فتاویٰ علمائے حدیث ص ۱۷۱ ج ۱۳)

الجواب

منتقی کے نسخہ میں یہ عبارت غیر مقلدین کے معصوم ہاتھوں کی کاروائی ہے کیونکہ صاحب منتقی ابوالبرکات عبدالسلام المتولد ۵۹۰ھ المتوفی ۶۵۲ھ، امام احمد بن عبدالحلیم الحرانیؒ مشہور ابن تیمیہؒ کے دادا ہیں اس نسخہ کا نہ تو امام بن تیمیہؒ نے اپنی کتابوں میں حوالہ دیا ہے نہ ابن تیمیہ کے شاگردوں میں سے کسی نے اس نسخہ کا حوالہ دیا ہے ابن قیمؒ و ابن کثیرؒ بھی امام ابن تیمیہؒ کے شاگرد ہیں قاضی شوکانی غیر مقلد نے منتقی کی شرح لکھی ہے جو نیل الاوطار کے نام سے مشہور ہے۔ جو حامل متن ہے اس شرح والے نسخہ میں بھی یہ عبارت نہیں ہے انگریز کے دور میں غیر مقلدین نے کتابوں میں تحریف کرنے کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ اب منتقی الاخبار مترجم اردو مولانا محمد داؤد راغب رحمانی غیر مقلد کے ترجمہ کے ساتھ دارالدعوۃ السلفیہ لاہور نے شائع کی ہے اور اس کے ص ۱۰۵۴ ج ۱ میں یہ محرف شدہ عبارت بھی درج کر دی گئی ہے۔ (لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم) اور ابن حبان کی روایت موصول نہیں بلکہ منقطع ہے۔ چنانچہ حافظ ابن حجرؒ لکھتے ہیں۔

وابن حبان من حدیث جبیر بن مطعم من روایة عبدالرحمن بن ابی

حسین عنه واوردهٔ البزار من هذاالوجه وقال انه منقطع ٥

(الدرایه ص ۲۱۵/ج ۲)

کہ ابن حبانؒ نے اس حدیث کو عبدالرحمٰن بن ابی حسین عن جبیر بن مطعم کی سند سے روایت کیا ہے اور امام بزارؒ نے بھی اسی سند سے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ بیشک یہ روایت منقطع ہے۔

نیز حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں:۔

وفی اسناده انقطاع فانه من رواية عبدالله بن عبدالرحمن بن ابی حسین

عن جبیر بن مطعم ولم یلقه قاله البزار ٥ (التلخیص الحبیر ص ۲۵۵/ج ۲)

کہ اس حدیث کی سند میں انقطاع ہے کیونکہ یہ عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی حسین عن جبیر بن مطعم کی سند سے مروی ہے اور اسکی حضرت جبیرؓ سے ملاقات نہیں ہوئی امام بزارؒ نے یہی فرمایا ہے۔اس لئے جناب ابن حبان کی روایت منقطع ہے تو امام عبدالسلام منتقیٰ میں یہ جھوٹ کیسے بول سکتے ہیں کہ ابن حبان کی روایت موصولاً ہے۔

(نوٹ) حافظ ابن حجرؒ نے التلخیص الحبیر میں عبداللہ بن عبدالرحمٰن نقل کیا ہے جو صحیح نہیں بلکہ صحیح یوں ہے کہ عبدالرحمٰن بن ابی حسین۔

تحریف نمبر ۴۰

محدث ابن سعد نے طبقات میں لکھا ہے۔

حدثنا سیف بن جابر انه سمع اباحنیفة یقول رأیت انساً رضی الله عنه مقدمه تحفة الاحوذی ص ۸۳ ومناقب ابی حنیفة وصاحبیه للذهبیؒ ص ۸ محدث ابن سعدؒ نے فرمایا کہ میں نے سیف بن جابر سے انہوں نے ابوحنیفہؒ سے سنا وہ فرماتے ہیں۔کہ میں نے حضرت انسؓ کو دیکھا ہے۔مگر امام ابوحنیفہؒ کے ترجمہ طبقات ابن سعد میں یہ عبارت نہیں ملتی جس سے معلوم ہوا کہ اس میں تحریف کر کے اس عبارت کو نکال دیا گیا ہے اور یہ غیر مقلدین کے ہاتھوں کی کاروائی نظر آتی ہے کیونکہ تحریف کرنا انکا اور یہود کا شیوہ ہے۔

تحریف نمبر ۴۱

ترمذی کتاب العلل میں سند سے یہ مذکور تھا کہ امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں ما رأیت افضل من عطاءؒ بن ابی رباح ولا اکذب من جابر الجعفی کہ میں نے عطاء بن ابی رباح سے افضل شخص نہیں دیکھا اور جابر جعفی سے زیادہ کذاب نہیں دیکھا۔ یہ عبارت ترمذی ص ۳۳۳/ج ۲ المطبعة العامرہ الزاھیة الزاھرہ ۱۲۹۲ھ میں موجود ہے اور عارضة الاحوذی شرح الترمذی لابن العربی جو کہ حامل متن ہے اس کے ۳۰۹/ج ۱۳ الطبعة الاولیٰ ۱۳۵۲ھ/ ۱۹۳۴ء مطبعہ انصاری بمصر میں بھی موجود ہے اور علامہ ابن رجب حنبلیؒ کی شرح ترمذی (کتاب العلل) ص ۴۷ میں بھی موجود ہے اور حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے جامع ترمذی کے حوالہ سے یہ عبارت نقل کی ہے دیکھئے۔ (تہذیب التہذیب ص ۴۵۱/ج ۱۰)

اور حافظ ابن حجر مکیؒ نے الخیرات الحسان ص ۲۵ میں جامع ترمذی کے حوالہ سے نقل کی ہے۔ اور مولانا عبدالرحمٰن مبارکپوری غیر مقلد نے مقدمہ تحفة الاحوذی ص ۲۰۹، ۳۲۰ میں جامع ترمذی کتاب العلل کے حوالہ سے یہ عبارت نقل کی ہے مگر ترمذی کے ہندوستانی نسخوں میں یہ عبارت موجود نہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ غیر مقلدین کی کاروائی وکارستانی ہے کہ اس عبارت کو ترمذی کے نسخے سے نکال دیا ہے اور ترمذی کے طبع کرنے والے حنفی حضرات بھی اس سے غافل ہیں

تحریف نمبر ۴۲

واما حدیث ابن اسحق فرواہ الاوزاعی عن مکحول عن رجاء بن حیوة عن عبدالله بن عمرو قال صلینامع رسول الله صلی الله علیه وسلم الحدیث ورواہ زید بن واقدعن مکحول عن نافع بن محمود عن عبادة ونافع ھذا مجھول ومثل ھذا الاضطراب لایثبت به عنداھل العلم بالحدیث شئی ولیس فی ھذاالباب مالا مطعن فیه من جھة الاسناد (غیر حدیث الزھری عن محمود بن الربیع عن عبادة وھو محتمل للتاویل ٥ (التمھید لابن عبدالبرص ۴۶/ج ۱۱)

”اے پر حدیث ابن اسحٰق کی پس اوزاعیؒ نے مکحول عن رجاء بن حیوة عن عبدالله بن

عمروؓ سے روایت کیا ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی (الحدیث) اور زید بن واقد نے مکحول عن نافع بن محمود عن عبادہؓ سے روایت کیا ہے اور یہ نافع مجہول ہے اور مثل اس اضطراب کے اہل علم کے ہاں کچھ بھی ثابت نہیں ہوتا اور اس باب میں ایسی کوئی حدیث نہیں جو طعن سے خالی ہو سند کے اعتبار سے سوا حدیث زہری عن محمود بن ربیع عن عبادہؓ کے اور وہ بھی تاویل کا احتمال رکھتی ہے۔"

اس تمہید ابن عبدالبر میں جو نسخہ غیر مقلدین نے شائع کیا ہے اس میں تحریف کر دی گئی ہے۔ اور محمد بن اسحٰق کے بارے میں جرح کو کاٹ دیا ہے چنانچہ غیر مقلد نے حاشیہ میں اسکا اقرار کیا ہے کہ کچھ عبارت ضائع ہوگئی ہے۔ آیئے دیکھتے ہیں بیچارے غیر مقلد سے جو کچھ عبارت ضائع ہو گئی ہے اس کو ضائع نہ ہونے دیں اور اس عبارت کو سامنے لے آئیں تاکہ جھوٹ خیانت کھل جائے

چنانچہ اصل عبارت ملاحظہ ہو جو مولانا محمد حسن صاحب فیض پوریؒ تہذیب الاسلام فی جواب تبصرۃ الانام ص ۴۲ میں لکھتے ہیں۔

قال ابن عبدالبر في التمهيد واما محمد بن اسحق وزيادته على الزهری فانهاغير مقبولة لانه ممالايحتج به جملة عند جماعة اهل العلم بالحديث منهم احمد بن حنبل ويحى بن معين ويحى بن سيعد القطان وكان على بن المديني وشعبة وابن عيينة يحتجون بحديثه جملة واماهذاالحديث فقدخولف فيه محمدبن اسحق فرواه الاوزاعی عن مكحول الخ محمد بن اسحق ٥

"اور اس کی زیادتی حدیث کی زہریؒ پر پس بے شک وہ مقبول نہیں کیونکہ محمد بن اسحٰق قابل حجت نہیں فی الجملۃ محدثین کی ایک جماعت کے ہاں جن میں احمدؒ بن حنبل۔ یحیٰؒ بن معین و یحیٰ بن سعید القطان شامل ہیں اور علیؒ بن مدینی و شعبہ و ابن عیینہ اس کی حدیث کو فی الجملۃ حجت مانتے تھے اے پر یہ حدیث پس اس میں محمد بن اسحٰق کی مخالفت کی گئی ہے پس امام اوزاعیؒ نے مکحولؒ سے روایت کی ہے الخ یہ عبارت موجودہ مطبوعہ نسخہ میں نہیں ہے اور تحریف کر دی گئی ہے غیر مقلدین یہودیوں کی اتباع کرتے ہوئے تحریف کر کے اپنے دل کی آرزو پوری کرتے ہیں۔"

تحریف نمبر ۴۳

فتح الباری ص ۲۵۳/ج ۴ میں ہے۔ وروی مالک من طریق یزید خصیفة عن سائب بن یزید عشرین رکعةً۔

کہ امام مالکؒ نے یزید بن خصیفہ عن سائب بن یزید کے طریق سے تراویح کی بیس ۲۰ رکعتیں ذکر کی ہیں۔ یہ حوالہ التلخیص الحبیر میں بھی حافظ ابن حجرؒ نے نقل کیا ہے اور قاضی شوکانی غیر مقلد نے نیل الاوطار میں بھی نقل کیا ہے۔

اور معرفة السنن والآثار (ص ۴۲/ج ۴) کی تعلیق میں الدکتور عبدالمعطی امین قلعجی نے بھی اس کا حوالہ یوں دیا ہے رواہ مالک فی کتاب الصلوة فی رمضان رقم نمبر ۴ باب ماجاء فی قیام رمضان ص ۱۱۵/ج ۱ اور یزید بن رومان والی روایت کے متعلق کہا ہے۔

رواہ مالک فی الموضع السابق رقم نمبر ۵ ص ۱۱۵/ج ۱ ہ

جس سے معلوم ہوا کہ سائب بن یزید کی روایت یزید بن خصیفہ کے طریق سے بیس ۲۰ رکعت تراویح کا ذکر موطاء امام مالک میں تھا مگر اس کو کاٹ دیا گیا ہے اور تحریف کردی گئی ہے یہ غیر مقلدین کی کاروائی نظر آتی ہے کیونکہ انگریز کے دور میں ان لوگوں نے کتابوں میں تحریف کرنی شروع کردی تھی اور یہ ان کا محبوب مشغلہ ہے۔

تحریف نمبر ۴۴

ایک غیر مقلد حمدی عبدالمجید سلفی ہے جس نے طبرانی کبیر پر تعلیقات لگائی ہیں یہ علامہ ناصرالدین البانی غیر مقلد کا شاگرد ہے اور بدیع الدین شاہ سندھی غیر مقلد کا بھی شاگرد ہے اس نے طبرانی کبیر ص ۲۹۷/ج ۱۷ طبع اوّل میں حضرت عقبہؓ بن عامر کا موقوف اثر انه یکتب فی کل اشارة یشیرھا الرجل فی الصلوة بکل اصبعین حسنة اودرجة نقل کیا تھا علامہ نورالدین ھیثمیؒ نے بھی مجمع الزوائد ص ۱۰۳/ج ۲ میں معجم طبرانی کبیر کے حوالہ سے بکل اصبعین (ہر دو انگلیوں سے اشارہ کرے) نقل کیا ہے اور جلاء العینین ص ۲۳ میں سید بدیع الدین الراشدی

السندھی غیر مقلد نے بھی بکل اصبعین نقل کیا ہے مگر طبرانی کبیر طبع دوم کے ص ۲۹۷رج ۷ امیں اس غیر مقلد حمدی عبدالمجید سلفی نے بغیر کسی تنبیہ کے بکل اصبع نقل کردیا ہے اور بہت بڑی تحریف اور خیانت کا ارتکاب کیا ہے اور یہودیوں کے کردار تحریف کو بھی مات کردیا ہے۔

(اناللہ وانا الیہ راجعون)

تحریف نمبر ۴۵

مولانا عبدالرحمٰن مبارکپوری غیر مقلد نے الادب المفرد کی عبارت نقل کرتے ہوئے تحریف وخیانت کا ارتکاب کیا ہے چنانچہ لکھتے ہیں۔

واخرج البخاری فی الادب المفرد من روایة رزین قال اخرج لنا سلمة بن الاکوع کفاله ضخمة کانها کف بعیر فقمنا الیها فقبلناه ٥

(تحفة الاحوذی ص ۴۰۰رج ۳)

اور امام بخاریؒ نے اپنی کتاب الادب المفرد میں روایت کیا ہے کہ عبدالرحمٰن بن رزین نے حضرت سلمة بن الاکوع سے روایت کیا ہے کہ حضرت سلمہؓ نے اپنا موٹا ہاتھ جو مثل اونٹ کی ہتھیلی کے تھا ان کیلئے نکالا تو عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ ہم نے کھڑے ہوکر اس کو چوم لیا اب مولانا مبارکپوری نے خیانت وتحریف کا ارتکاب کرتے ہوئے کچھ عبارت چھوڑ دی اور اس کو درمیان سے کاٹ دیا ہے کیونکہ غیر مقلدین کا مسلک ہے کہ بیعت کرتے وقت اور مصافحہ کرتے وقت ایک ہاتھ استعمال کرنا چاہئے اور دو ہاتھ سے بیعت اور مصافحہ نہیں کرنا چاہئے اس لئے مولانا مبارکپوری نے یہ کاروائی کرتے ہوئے درمیان سے عبارت کاٹ دی ہے اصل عبارت ملاحظہ ہو: **فاخرج یدیه فقال بایعت بهاتین نبی الله صلی الله علیه وسلم فاخرج له کفاضخمةً الخ .**

(الادب المفرد ص ۲۵۳ حدیث نمبر ۹۷۳)

پس حضرت سلمة بن الاکوع نے اپنے دونوں ہاتھ نکالے پس فرمایا کہ ان دونوں ہاتھوں سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی ہے۔ الخ. غیر مقلد وحیاء کرو شرم کرو آخر مرنا ہے۔اسلامی کتابوں کو خراب کرکے اپنی آخرت برباد نہ کرو، لیکن ہدایت دینا اللہ کے اختیار میں ہے

تحریف نمبر ۴۶

تقویة الایمان شاہ محمد اسماعیل شہیدؒ میں تحریف کہ اس میں یہ عبارت تھی یااللہ کچھ دے شیخ عبدالقادرؒ کے واسطے تو بجا ہے۔ مگر اب ولی محمد اینڈ سنز تاجران اردو بازار پاکستان چوک کراچی میں یہ عبارت نہیں ہے اس کو نکال دیا گیا ہے اور یہ غیر مقلدین کی کاروائی نظر آتی ہے دیکھئے تسکین الصدور ص ۲۲۱ طبع اوّل۔

تحریف نمبر ۴۷

ترمذی شریف میں باب ترک رفع الیدین کو اڑا دیا گیا ہے حالانکہ امام ترمذیؒ نے فرمایا وفی الباب عن البراء بن عازبؓ. کہ اس باب ترک رفع الیدین میں حضرت براءؓ بن عازب کی حدیث ترک رفع الیدین بھی مروی ہے علامہ احمد محمد شاکر غیر مقلد نے اپنی ترمذی کے نسخہ میں یہ باب یوں قائم کیا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

باب ماجاء ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یرفع الافی اول مرة ٥

(ترمذی مع تعلیقات از احمد محمد شاکر ص ۴۰ ج ۲)

اور بھی دلائل ہیں نور الصباح حصہ اول ص ۱۰۱ تا ۱۰۳ میں ملاحظہ کریں۔ غیر مقلدین نے انگریز آقا کے دور سے تحریف کا کاروبار شروع کر رکھا ہے جو جاری وساری ہے۔

تحریف نمبر ۴۸

مولانا عبدالرحمٰن مبارک پوری غیر مقلد لکھتے ہیں نسائی کے بعض نسخوں میں یہ روایت پائی جاتی ہے۔ حدثنا علی بن حجر نا عیسی ھو ابن یونس عن النعمان عن عاصم عن ابن عباس قال لیس علی من اتی بھیمة حد اور بعض نسخوں میں یہ روایت نہیں ہے۔

(تحقیق الکلام ص ۴۹ ج ۲) (ومقدمہ تحفة الاحوذی ص ۸۶)

اب یہ روایت ہندوستانی نسخوں میں نہیں ہے یہ غیر مقلدین کی تحریف کا کارنامہ ہے ان لوگوں نے کتنی غلط محنت کی ہے۔ (لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّابِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْم.)

تحریف نمبر ۴۹

خالد گھرجاکھی غیر مقلد نے حضرت عباس بن سھل الساعدی سے حدیث نقل کرتے ہوئے دو۲ مقام میں تحریف کردی ہے۔

(۱) ایک تو روایت یوں تھی قال کنت بالسوق مع ابی قتادہ۔

(جزء رفع الیدین مع جلاء العینین ص ۳۸)

جب کہ خالد نے یوں نقل کیا ہے:۔

کنت مع ابی قتادة بالسوق. (جزء رفع یدین خالد ص ۱۳۹ تا ۱۴۰)

(۲) دوسری تحریف یہ ہے کہ خالد نے اپنے جزء رفع الیدین ص ۱۴۰ میں یوں نقل کیا ہے۔ فکبرثم قرأثم کبر ورکع ورفع ۔جب کہ اصل نسخوں میں عبارت اس طرح ہے۔ فکبرثم قرأثم کبرورکع (جزء رفع الیدین للبخاری مع جلاء العینین ص ۳۸ یعنی رفع کا لفظ نہیں ہے اسوۃ الکونین ترجمہ اردو جزء رفع الیدین ص ۲۰ میں مترجم محمد صدیق سرگودھوی غیر مقلد بھی رکع نقل کیا ہے۔لیکن اس کے ساتھ یہ بھی کہا ہے کہ ایک نسخہ میں بجائے رکع کے رفع موجود ہے۔لیکن یہ نسخہ بناوٹی ہے کیونکہ جلاء العینین میں سید بدیع الدین شاہ سندھی غیر مقلد اور مولانا ارشادالحق صاحب اثری غیر مقلد اور مولانا ثوری غیر مقلد نے اس نسخہ کی نشاندہی نہیں کی۔اگر خالد گھرجاکھی صاحب کو یہ نسخہ پسند تھا تو رکع کو کاٹ کر رفع لکھتے مگر خالد صاحب نے یہ تحریف کی ہے کہ دونوں نسخوں کو اکٹھا کر کے لکھ دیا رکع ورفع جو بالکل تحریف وخیانت ہے۔

تحریف نمبر ۵۰

حکیم محمد اشرف سندھو غیر مقلد لکھتے ہیں (پہچان وتعارف) مذکورہ بارہ فرقوں کی شناخت یا پہچان اور ان کے اماموں کے نام وعقائد کی تشریح ووضاحت فرماتے ہوئے حنفیہ کا تعارف یوں کروایا ہے: واما الحنفیة فهم اصحاب ابی حنیفة النعمان بن ثابت (غنیہ ص ۲۰۸) حنفیہ سے مراد وہ فرقہ یا گروہ ہے جو امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کے مقلد یا پیروکار ہیں۔

(مقیاس حقیقت بجواب مقیاس حنفیت ص ۸ بارسوم ۱۳۸۸ھ)

الجواب

حکیم صاحب سندھو غیر مقلد نے تحریف کا ارتکاب کیا ہے کیونکہ اصل عبارت یوں تھی واما الحنفية فهم بعض اصحاب ابی حنيفة۔ کہ بعض حنفی امام ابوحنیفہؒ کے فروع میں مقلد ہیں تو حکیم صاحب نے بعض کا لفظ درمیان سے کاٹ کر خیانت و تحریف کا ارتکاب کیا ہے چنانچہ غنية الطالبين حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ ص۹۱ عربی طبع مصر میں فهم بعض اصحاب ابی حنيفة النعمان بن ثابت ہے۔ اور اس سے مراد معتزلہ وغیرہ ہیں جو فروعی مسائل میں امام ابوحنیفہؒ کے مقلد ہیں۔

تحریف نمبر ۵۱

تاریخ خطیب بغدادی ص ۳۰۸ رج ۴ میں ایک قول دارقطنی کی طرف بروایت حمزہ سہمی یہ بھی منسوب کیا گیا ہے کہ جب دار قطنی سے دریافت کیا گیا کہ امام صاحب کا سماع حضرت انسؓ سے صحیح ہے یا نہیں تو کہا کہ نہیں اور نہ رؤیت صحیح ہے حالانکہ دارقطنی نے یہ کہا تھا کہ نہیں مگر رؤیت صحیح ہے۔ شاطر مصحیین نے لا ولا روایتہ کو لا ولا رؤیتہ بنادیا چنانچہ امام سیوطیؒ کی تبییض الصحیفہ میں حمزہ سہمی سے ہی دارقطنی کا جواب تفصیل سے نقل کیا ہے۔ کہ امام صاحبؒ نے حضرت انسؓ کو یقیناً اپنی آنکھوں سے دیکھا مگر روایت نہیں سنی (مقدمہ انوار الباری ص ۵۲ رج ۱) اور تنزیہ الشریعۃ ص ۱۷۱ رج ۱ میں علامہ عراقیؒ امام دارقطنیؒ کا قول یوں نقل کرتے ہیں:

وقال حمزة السهمی سمعت الدارقطنی يقول لم يلق ابو حنيفة احداً من الصحابة انما رأى انساً بعينه ولم يسمع منه ٥

اور علامہ خطیب بغدادیؒ خود لکھتے ہیں رأى انس بن مالک وسمع عطاء بن ابی رباح الخ تاریخ بغداد ص ۳۲۴ رج ۱۳) کہ حضرت امام ابوحنیفہؒ نے حضرت انسؓ کو دیکھا ہے اور عطاء بن ابی رباح سے سماع کیا ہے۔

تحریف نمبر ۵۲

ہفت روزہ اہلحدیث لاہور ص ۹/۶ فروری ۱۹۹۰ء میں حافظ محمد جعفر صادق شیخوپوری خطیب جامع مسجد بلال چٹی کھوئی لاہور کا ایک فتویٰ شائع کیا گیا ہے ملاحظہ ہو۔

الجواب

جس شخص کی بیوی فوت ہو جائے وہ شخص اپنی فوت شدہ بیوی کا چہرہ بھی دیکھ سکتا ہے اور اس کو غسل بھی دے سکتا ہے اس کا جنازہ بھی اٹھا سکتا ہے جیسا کہ حدیث میں ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے غسل دیا تھا حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

وعن اسماء بنت عمیسؓ ان فاطمةؓ اوصت ان یغسلها علیؓ رواه الدارِقطنی بحواله بلوغ المرام کتاب الجنائز ٥ (ص ۱۸۸ حدیث نمبر ۵۲۷)

قارئین کرام!

اس غیر مقلد نے ایک محرف شدہ حدیث کا حوالہ دیا ہے حدیث کے اصل الفاظ مع سند کے ملاحظہ ہوں امام دار قطنیؒ فرماتے ہیں:

حدثنا عبدالباقی بن قانع نا عبداللّٰه بن احمد بن حنبل نا عبدالله بن جندل نا عبداللّٰه بن نافع المدنی عن محمد بن موسیٰ عن عون بن محمدعن امه عن اسماء بنت عمیس ان فاطمة اوصت ان یغسلها زوجهاعلی واسماء فغسلاهما ٥ (سنن دار قطنی ص ۷۹ ج ۲)

تو اس حدیث میں حضرت اسماءؓ کے غسل دینے کا ذکر بھی ہے حضرت علیؓ تعاون کرتے تھے یعنی پانی دیتے تھے حضرت اسماءؓ اصل غسل دینے والی ہیں تو غیر مقلدین نے بلوغ المرام حافظ ابن حجرؒ میں تحریف کر دی ہے۔ اس کے علاوہ اس روایت کی سند ضعیف و مجہول ہے۔ عبداللہ بن جندل مجہول نظر آتا ہے۔ عون بن محمد اور اسکی ماں بھی مجہول ہیں۔

(دیکھیے سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ للالبانی غیر مقلد ص ۳۹۶ ج ۲)

کسی سند سے یہ روایت صحیح یا حسن نہیں بلکہ سخت ضعیف قسم کی ہے مولانا شمس الحق عظیم آبادی غیر مقلد التعلیق المغنی ص ۷۹ ج ۲ میں لکھتے ہیں:

قال الشوکانی سنده حسن ولم یقع من سائر الصحابة انکار علی علی واسماء فکان اجماعاً سکوتیاً ٥

قاضی شوکانی نے کہا ہے کہ اس روایت کی سند حسن ہے اور تمام صحابہ کرامؓ کا حضرت علیؓ و حضرت اسماءؓ پر انکار نہ کرنا اجماع سکوتی کا درجہ رکھتا ہے۔ سبحان اللہ حضرت قاضی شوکانی کے نزدیک اس بے بنیاد روایت کی سند حسن ہے اور مزید یہ کہ صحابہ کرامؓ کا اجماع سکوتی بھی ہو گیا۔

(لاحول ولاقوۃ الاباللہ)

اورعلامہ امیر یمانی غیر مقلد نے سبل السلام ص ۵۵۰ رج ۲ میں یہ حدیث بلوغ المرام کی طرح محرف نقل کی ہے معلوم ہوا کہ غیر مقلدین کے پیر وجوان سب تحریف کے مرض میں مبتلاء ہیں اللہ تعالیٰ ان کو اس بری عادۃ سے بچائے۔ (آمین)

اصل روایت یوں ہے۔

اسماء بنت عمیس قالت اوصت فاطمة اذاماتت ان لایغسلها الاانا وعلی قالت فغسلتها اناوعلی (عبدالرزاق ص ۳/۴۱۰)

اسماء بنت عمیسؓ فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہؓ نے وصیت کی تھی کہ جب وہ فوت ہوجائے تو اس کو غسل نہ دے مگر میں اور حضرت علیؓ حضرت اسماءؓ فرماتی ہیں کہ میں نے ان کو غسل دیا اور حضرت علیؓ نے تو خلاصہ یہ ہوا کہ یہ روایت بالفرض ثابت بھی ہوجائے تو اس میں حضرت اسماءؓ نے غسل دیا اور حضرت علیؓ نے تعاون کیا جس کی وجہ سے غسل دینے کے نسبت دونوں کی طرف کی گئی جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کے خلاف بددعاء کی اور حضرت ہارون علیہ السلام نے آمین کہی تو دونوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم دونوں کی دعاء قبول ہوئی۔

تحریف نمبر ۵۳

مولانا حافظ گوندلوی غیر مقلد مولانا عبدالحی لکھنوی کی ایک عبارت القول المجد سے نقل کرتے ہوئے اس کا اردو میں ترجمہ بھی کرتے ہیں چنانچہ ملاحظہ ہو:

وقال ابن عبدالبر قول زیدبن ثابت من قرأ خلف الامام فصلوته تامة ولااعادة یدل علی فساد ماروی عنه انتهی ٥ (القول الممجدص ۱۰۰)

حضرت زید بن ثابت فرماتے ہیں جو شخص امام کے پیچھے پڑھے اس کی نماز پوری ہوجاتی ہے۔

(خیر الکلام ص ۳۸۲ طبع دوم)

الجواب

اصل عبارت ملاحظہ ہو۔ حضرت زیدؓ بن ثابت فرماتے ہیں۔

من قرأ مع الامام فلاصلوة له هذایحتمل ان یکون من قرأمع الامام فیماجهر منه بالقراءة علی انهم قداجمعوا انه من قرأ مع الامام علی ایّ حال کان فلااعادة علیه فدل ذالک علی فسادظاهر حدیث زید هذا ٥ (التمهید لابن عبدالبرص ۵۰/ج ۱۱)

جس شخص نے امام کے ساتھ قراءۃ کی اس کی نماز نہیں ہوئی اور یہ احتمال رکھتا ہے کہ جس شخص نے امام کے ساتھ جہری نماز میں قراءۃ کی اس کی نماز نہیں ہوئی اس کے علاوہ علماء کرامؒ نے اجماع کیا کہ جس شخص نے امام کے ساتھ جس حالت میں بھی قراءۃ کی ہے اس پر نماز کا اعادہ نہیں ہے پس یہ علماء کا اجماع حضرت زیدؓ بن ثابت کی اس حدیث کے فساد پر دلالت کرتا ہے۔ یہ تھی اصل عبارت تمھید ابن عبدالبر کی جس میں حضرت زید بن ثابت کا قول صراحۃً موجود ہے کہ جس شخص نے امام کے ساتھ قراءۃ کی اس کی نماز نہیں ہوئی۔ جیسا کہ خط کشیدہ عبارت سے واضح ہوتا ہے مگر حافظ محمد گوندلوی مولانا عبدالحی کی تحرف شدہ عبارت کی اندھی تقلید کر رہے ہیں۔ (فواسفا)

تحریف وخیانت نمبر ۵۴

مولانا عبدالحی لکھنوی نے التعلیق الممجد ص ۲۸۷ میں لکھتے ہیں:

السادس ابن مسعود اخرج حدیثه الدار قطنی ورجاله رجال الصحیح ٥

چھٹی حدیث حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی ہے جس کی تخریج دار قطنیؒ نے کی ہے جس کے راوی صحیح بخاری یا صحیح مسلم کے ہیں۔

الجواب

یہ مسئلہ ذکوۃ الجنین ذکوۃ امہ کا ہے اس میں مولانا عبدالحی لکھنوی مرحوم نے گیارہ روایات پیش کی ہیں جو کہ سب کی سب ضعیف ہیں لیکن مولانا مرحوم نے ان روایات کا ضعف بیان نہیں کیا جب کہ حافظ ابن حجرؒ نے التلخیص الحبیر ص ۱۵۷/۴ تا ۱۵۸ میں اور مولانا شمس الحق عظیم آبادی غیر مقلد نے التعلیق المغنی ص ۲۷۴ میں ان روایات کا ضعف بیان کیا ہے لیکن مولانا لکھنوی نے ایک روایت کے ضعف بیان کرنے کے بجائے اس کی تصحیح نقل کر ڈالی مولانا عظیم آبادی اس کے متعلق نقل کرتے ہیں۔

قال الزیلعی رجاله رجال الصحیح الا أن شیخ شیخه احمد بن الحجاج بن الصلت قال الذهبی انه هو آفته ٥

(التعلیق المغنی ص ۲۷۴ ج ۴)

کہ امام زیلعیؒ نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث کے راوی صحیح بخاری یا صحیح مسلم کے ہیں مگر اس کے شیخ کا شیخ احمد بن الحجاج بن الصلت اس کے متعلق علامہ ذھبیؒ نے فرمایا کہ یہ حدیث کی آفت و مصیبت ہے۔ اور حافظ ابن حجرؒ التلخیص الحبیر ص ۱۵۷/۴ میں فرماتے ہیں۔ حدیث ابن مسعود رجاله ثقات الا احمد بن الحجاج بن الصلت فانه ضعيف جداً وهو علته کہ حضرت ابن مسعود کی حدیث کے راوی ثقہ ہیں مگر احمد بن الحجاج بن الصلت پس بیشک سخت ضعیف ہے اور وہی اس حدیث کی علۃ و بیماری ہے۔

مگر مولانا عبدالحی لکھنوی نے آخر میں جرح کے الفاظ کاٹ دیئے ہیں اور تحریف کا ارتکاب کیا ہے۔ اور مولانا لکھنوی نے وہ جرم کیا ہے جو شوافع و غیر مقلدین بھی نہیں کر سکے۔

تحریف نمبر ۵۵

انڈیا کے محمد داؤد راز اور پیر بدیع الدین راشدی سندھی اور کرم الدین سلفی نے مکتبہ اہلحدیث کراچی سے جو بخاری شریف کی کتاب الصلوٰۃ کا اردو ترجمہ شائع کیا ہے اس میں رفع الیدین کے باب میں ایک حدیث پر عمل جراحی کیا ہے ان ابن عمرؓ كان اذا دخل فى الصلوٰة (الى) رواه حماد بن سلمة عن ايوب عن نافع عن ابن عمر عن النبى صلى الله عليه وسلم ورواه ابن طهمان عن ايوب وموسىٰ بن عقبة مختصراً (بخاری ص ۱۰۲/ج ۱) میں خط کشیدہ عبارت کاٹ دی ہے اور تحریف کا ارتکاب کیا ہے دیکھو کتاب الصلوٰۃ ص ۲۹۵ حدیث نمبر ۷۰۰ بحوالہ تجلیات صفدر مولانا محمد امین اوکاڑویؒ مرحوم ص ۳۲۴/ج ۱ تا ۳۲۵)

تحریف نمبر ۵۶

صحیح مسلم ص ۱۶۹ ج ۱ میں فصاعداً کا لفظ موجود تھا مگر کراچی سے جب غیر مقلدین نے عربی اردو جو دونوں پر مشتمل ہے اس سے فصاعداً کا لفظ کاٹ دیا ہے اور تحریف کا ارتکاب کیا ہے۔

(بحوالہ تجلیات صفدر مولانا محمد امین اوکاڑوی مرحوم ص ۳۲۹ تا ص ۳۳۰ ج ۱)

تحریف نمبر ۵۷

اثبات رفع الیدین ص ۱۹ مولانا نور حسین گھرجاکھی غیر مقلد نے علی صدرہ کا حوالہ دیا ہے۔ اور جن کتابوں کا نام لیا ہے۔ ان میں یہ لفظ علی صدرہٖ موجود نہیں ہے۔ جناب نے خیانت و تحریف کا ارتکاب کیا ہے۔

تحریف نمبر ۵۸

یہ تاریخ صحافت کا بڑا المناک اور دردناک حادثہ ہے کہ میزان الاعتدال للعلامۃ الذھبیؒ پہلے جب ہندوستان میں شائع ہوئی تو امام اعظمؒ کا ترجمہ تقطیع نون کتاب کے اندر نہیں تھا بلکہ کتاب کے حاشیہ پر پریس والوں نے چھاپ دیا اور خود پریس والوں نے اس کی وجہ یہ بتائی کہ میزان الاعتدال کے کئی نسخوں میں سے ایک کے حاشیہ پر چونکہ یہ عبارت درج تھی اس لئے اس کو اصل کتاب میں جگہ نہیں دی گئی اس کے بعد مصر کے پریس سے جو میزان الاعتدال چھپ کر آئی تو غالی لوگوں نے اس عبارت کو کتاب کے اندر درج کر دیا حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ میزان الاعتدال میں امام اعظمؒ کا کوئی ذکر نہ تھا چنانچہ مولانا عبدالحی لکھنوی مرحوم نے غیث الغمام ص ۲۰۱ میں لکھتے ہیں۔

ان ھذہ العبارۃ لیست لھا اثر فی بعض النسخ المعتبرۃ علی ما رائیتھا بعینی ویؤیدہٗ قول العراقی فی شرح الفیۃ لکنہ ای ابن عدی ذکر فی کتاب الکامل کل من تکلم فیہ وان کان ثقۃ وتبع علی ذالک الذھبیؒ فی المیزان الا انہ لم یذکر احداً من الصحابۃ والائمۃ المتبوعین انتھیٰ وقول السخاوی فی شرح الفیۃ مع انہ ای الذھبی تبع ابن عدی فی ایراد کل من تکلم فیہ ولو کان ثقۃ لکنہ التزم ان لا یذکر احدا من الصحابۃ ولا الائمۃ المتبوعین انتھی وقول السیوطی فی تدریب الراوی شرح تقریب النواوی الا انہ ای الذھبی لم یذکر احد من الصحابۃ والائمۃ المتبوعین انتھیٰ فھذہ العبارات من ھؤلاء الثقات الذین قد مرت انظارھم علی نسخ المیزان الصحیحۃ مرات تنادی باعلیٰ النداء علی انہ لیس فی حرف النون من المیزان اثر لترجمۃ ابی حنیفۃ النعمان فلعلھا من زیادات بعض الناسخین والناقلین فی بعض نسخ المیزان ہ

بے شک یہ عبارۃ اس کا کوئی نام ونشان معتبر نسخ میزان الاعتدال میں نہیں ملتا جن کو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اور اس کی تائید علامہ عراقی کے قول سے جو انہوں نے شرح الفیہ میں فرمایا ہے لیکن محدث ابن عدیؒ اپنی کتاب الکامل میں ہر اس کو ذکر کیا ہے جس میں کچھ کلام ہو

اگر چہ وہ ثقہ ہواور علامہ ذھبیؒ اس کے پیچھے چلے ہیں میزان الاعتدال میں مگر علامہ ذھبیؒ نے صحابہ کرام اور ائمہ کرام جن کی تقلید کی گئی ہے ان میں سے کسی کا کوئی ذکر نہیں کیا (علامہ عراقیؒ کی بات ختم ہوگئی ہے) اور قول امام سخاویؒ سے اس کی تائید ہوتی ہے جو کہ انہوں نے شرح الفیہ میں فرمایا ہے کہ اس کے باوجود (علامہ ذھبیؒ ابن عدی کے پیچھے چلا ہے ہر اس کا ذکر کیا ہے جس میں کچھ کلام ہو گرچہ وہ ثقہ ہو لیکن علامہ ذھبیؒ نے یہ التزام کیا ہے کہ صحابہ کرام اور ائمہ کرام کا جن کی تقلید کی گئی ہے ان میں سے کسی کا ذکر نہیں کیا (علامہ سخاویؒ کا قول ختم ہوا) اور قول علامہ جلال الدین سیوطیؒ سے تائید ہوتی ہے جو انہوں نے تدریب الراوی میں فرمایا ہے مگر علامہ ذھبیؒ نے صحابہ کرامؓ اور ائمہ مجتہدین کا ذکر نہیں کیا (علامہ سیوطیؒ کی عبارت ختم ہوگئی ہے) پس یہ عبارات ان ثقہ علماء کرام کی ہیں جو نسخ میزان الاعتدال صحیحہ پر ان کی نظریں پڑی ہیں یہ بلند آواز سے اعلان کر رہی ہیں کہ میزان الاعتدال کے نسخہ میں نون کی پٹی میں امام ابوحنیفہؒ کے ترجمہ کا نام ونشان نہیں ملتا یہ زیادت بعض ناسخین وناقلین کی معلوم ہوتی ہے۔

اور علامہ محمد بن اسماعیل الیمانی غیر مقلد نے توضیح الافکار میں فرمایا کہ امام ذھبیؒ نے میزان میں امام اعظم کا ترجمہ نہیں لکھا ہے۔ اور علامہ شیخ عبدالفتاح ابوغدہ الحلبی نے حاشیہ الرفع والتکمیل (ص ۱۰۱) میں فرمایا کہ میں نے دمشق کے مکتبہ ظاھریہ میں میزان الاعتدال کا ایک نسخہ دیکھا ہے (تحت الرقم ۳۶۸) جو پورے کا پورا حافظ ذھبیؒ کے ایک شاگرد علامہ شرف الدین الوانی کے قلم سے لکھا ہوا ہے اور اس میں یہ تصریح ہے کہ میں نے یہ نسخہ اپنے شیخ حافظ ذھبیؒ کے سامنے تین مرتبہ پڑھا اور ان کے مسودہ سے اس کا مقابلہ کیا اس نسخہ میں امام اعظمؒ کا ذکر موجود نہیں ہے اسی طرح میں نے مراکش کے دارالحکومت رباط کے مشہور کتب خانہ الخزانۃ العامرہ میں ۱۳۹ اق نمبر کے تحت میزان الاعتدال کا ایک قلمی نسخہ دیکھا جس پر علامہ ذھبیؒ کے بہت سے شاگردوں کے پڑھنے کی تاریخیں درج ہیں اس میں یہ بھی وضاحت ہے کہ علامہ ذھبیؒ کے ایک شاگرد نے ان کے سامنے ان کی وفات سے صرف ایک سال پہلے پڑھا تھا اس نسخہ میں بھی امام اعظمؒ کا ذکر موجود نہیں ہے۔ پس ثابت ہوا کہ یہ غیر مقلدین کی کاروائی ہے جو ہمیشہ وہ یہودیانہ تحریف کے مرتکب ہوتے رہتے ہیں۔

تحریف نمبر ۵۹

قاضی شوکانی غیر مقلد نے القول المفید ص ۱۱ میں لکھتے ہیں ومن جملة مااستدلوبه قوله واطیعوا الله واطیعوا الرسول واولی الامر منکم. حضرت قاضی صاحب نے یہ اس آیت میں تحریف کردی ہے واؤ کا اضافہ کردیا ہے کیونکہ اصل آیت یوں تھی یاایھا الذین آمنوا اطیعوا الله مگر قاضی صاحب محرف قرآن مجید ہیں ہم غیر مقلدین کے حفاظ کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ کوئی ایسی آیت ڈھونڈیں جس میں اس آیت کے اندر واطیعوا الله ہو۔ تحریف کرنا یہودیوں کا کام ہے۔

تحریف نمبر ۶۰

نواب صدیق حسن خان غیر مقلد فرماتے ہیں: لقوله تعالیٰ واطیعوا الله واطیعوا الرسول واولی الامر منکم (الروضة الندیه ص ۳۰۸ فصل فی طاعة الائمة مطبع علوی لکھنؤ ھند) یہاں بھی اطیعوا الله سے پہلے واو کا اضافہ کردیا ہے اور قرآنی آیت میں تحریف کا ارتکاب کیا ہے۔ اور یہودی محرفین سے بھی نمبر لے گئے ہیں۔

تحریف نمبر ۶۱

نواب صاحب لکھتے ہیں:

قال الله سبحانه له یانوح انه لیس من اھلک عمل غیر صالح ۵

(نزل الابرار بالعلم المأثور من الادعیة والاذکار ص ۱۵۰)

یہاں نواب صاحب نے قرآنی آیت کو کم کردیا ہے انہ عمل غیر صالح تھا جس میں سے انہ کے لفظ کو قرآنی آیت سے کاٹ دیا ہے اور یوں قرآن مجید کی تصحیح کی ہے۔

(لاحول ولاقوة الابالله العلی العظیم)

تحریف نمبر ۶۲

نواب صدیق حسن خان غیر مقلد لکھتے ہیں: قوله تعالیٰ فی المائدة فی و اذاسمعوا قال عیسی بن مریم علیه السلام اللھم ربنا انزل علینا مائدة من السماء۔

(نزل الابرار ص ۱۴۹)

عیسیٰ بن مریم کے بعد علیہ السلام کا قرآن مجید میں اضافہ کردیا ہے اور آیت میں یوں تحریف کی ہے۔

تحریف نمبر ۶۳

نواب صاحب لکھتے ہیں کماذم الکسالیٰ بقوله ولا یاتون الصلوۃ الا کسالیٰ

(نزل الابرار ص ۲۲۵)

حالانکہ صحیح آیت یوں ہے ولا یاتون الصلوۃ الاّوھم کسالیٰ (دیکھئے پ ۱۰ سورۃ التوبتہ آیت نمبر ۵۵۔ نواب صاحب نے قرآن مجید کی تصحیح کی ہے اور وَھُم کا لفظ کم کردیا ہے۔ یہودی تحریف کرنا بھی نواب صاحب سے سیکھ جائیں۔

تحریف نمبر ۶۴

نواب صاحب لکھتے ہیں وقوله تعالیٰ فی سورۃ آل عمران اوتحسونهم باذنه

(نزل الابرابر ص ۲۵۱)

حالانکہ پ ۴ سورۃ آل عمران میں اذتحسونهم باذنه ہے نواب صاحب نے قرآن مجید کی یوں تصحیح کی ہے کہ اذ کو چھوڑ کر لفظ اَو اس کے قائمقام ذکر کردیا ہے تحریف کے کئی انداز ہوتے ہیں۔

تحریف نمبر ۶۵

نواب صاحب لکھتے ہیں: وقال تعالیٰ واذکر ربک فی نفسک تضرعا وخفية ودون الجهر من القول بالغدو والآصال. (نزل الابرار ص ۱۰۴)

حالانکہ لفظ خِیفَۃً ہے خفیۃ نہیں۔ دیکھئے پ ۹ اختتام سورۃ اعراف۔ یہ مجرمانہ تحریف ہے۔

تحریف نمبر ۶۶

نواب صدیق حسن خان لکھتے ہیں وقد اخبر سبحانه بعدهذه الآية بقولهٖ النك الذين نتقبل عنهم احسن ماعملوا ونتجاوز عن سيأتهم اصحاب الجنة ٥

(نزل الابرار ص ۱۵۳)

یہاں نواب صاحب نے اصحاب الجنۃ سے پہلے فی کو حذف کر دیا ہے اور یوں قرآن مجید کی اصلاح کی ہے۔ (لاحول ولا قوۃ الا باللہ) (دیکھئے پ ۲۶ سورۃ الاحقاف آیت نمبر ۱۶)

تحریف نمبر ۶۷

مولانا محمد اسمعیل سلفی لکھتے ہیں: وانزلنا الیک الذکر لتبین للناس نزل الیھم ولعلھم یتفکرون۔ (تحریک آزادی فکر ص ۶۵ مکتبہ نذیریہ لاہور)

جناب سلفی صاحب نے نزل الیھم سے پہلے ما کا کلمہ کا حذف کر دیا ہے اور یوں قرآن مجید کی اصلاح کی ہے۔

تحریف نمبر ۶۸

جناب سلفی صاحب کے صاحبزادے مولانا حکیم محمود صاحب لکھتے ہیں۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ماارسلنا من رسول الابلسان قومہ لیبین لھم مایتقون ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر یہ کہ وہ اپنی قومی زبان استعمال کرتا تھا تاکہ وہ بیان کرے کہ ان کی طرف کیا نازل کیا گیا ہے۔اور تاکہ وہ اللہ سے ڈریں۔ (وحدت امت ص ۹)

مایتقون قرآن مجید کی اس آیت میں نہیں ہے۔

دیکھئے پ ۱۳ سورۃ ابراہیم آیت نمبر ۴ اس محرف قرآن مجید نے عجیب کارنامہ وڈرامہ رچایا ہے۔اور تحریف کر کے یہودیوں کو بھی شرما دیا ہے۔

تحریف نمبر ۶۹

مولانا محمد اسمعیل سلفی صاحب لکھتے ہیں پہلی آیت۔ واذاقیل لھم اتبعوا مانزل اللہ قالوا بل نتبع ماوجدنا علیہ آباءنا اولو کان آباء ھم لا یعقلون شیئا ولا یھدون.

(تحریک آزادی فکر ص ۲۳۷)

جناب یہ آیت پ ۲ رکوع نمبر ۵ میں ہے اس میں دو۲ مقام پر سلفی صاحب نے قرآن مجید کی تصحیح کی ہے ایک تو مَا اَنْزَلَ اللہ تھا قرآن مجید میں سلفی صاحب مَانزل اللہ بنا دیا ہے۔

دوسرا یہ کہ آیت میں ما الفینا علیه تھا سلفی صاحب نے ماوجدنا بنادیا ہے محرف قرآن مجید نے عجیب قسم کی تحریف کی ہے۔

تحریف نمبر ۷۰

مولانا محمد اسماعیل سلفی لکھتے ہیں: ما ارسلنا برسول الا بلسان قومه لبین فیضل الله من یشاء ویهدی من یشاء (تحریف آزادی فکر ص ۲۶)

سلفی صاحب نے قرآن مجید کی اصلاح دو۲ مقام پر کی ہے ایک تو ما ارسلنا من رسول کے بجائے برسول لکھا اور لیبین لَهُمْ تھا قرآن مجید میں اس کو بھی حذف کردیا ہے اور یوں تحریفی وار کیا ہے۔

تحریف نمبر ۷۱

مولانا سلفی صاحب لکھتے ہیں وانکحوهن باذن اهلهن و آتوهن اجورهن سورة النساء آیت نمبر ۲۵ (تحریک آزادی فکر ص ۷۱)

جناب سلفی صاحب نے قرآن مجید میں فَانْكِحُوهُنَّ کو وَانْكِحُوهُنَّ سے بدل دیا یعنی فاء کے بجائے تحریف کرتے ہوئے واؤ لگادیا اور یوں قرآن مجید کے محرفین میں انکا نام شمار ہونے لگا۔

تحریف نمبر ۷۲

مولانا سلفی صاحب لکھتے ہیں: والذین هاجروا فی سبیل الله ثم قتلوا وماتوا لیرزقنهم الله رزقاً حسناً والله خیر الرازقین۔ (سورۃ الحج آیت نمبر ۵۸)

(تحریک آزادی فکر ص ۳۹۹)

مولانا سلفی نے اس آیت میں دو۲ مقام پر تحریف کی ہے۔

اَوْمَا تُوْا کے بجائے وَمَا تُوْا بنادیا ہے اور دوسرے وان الله لهو خیر الرازقین کے بجائے والله خیر الرازقین بنادیا آخر تحریف کا بھی کوئی فن ہوتا ہے۔

تحریف نمبر ۷۳

مولانا بدیع الدین الراشدی السندھی غیر مقلد لکھتے ہیں۔

اس لئے قرآنی حکم ہے کہ فان تنازعتم فی شئی فردوہ الاالله والرسول والنساء ع ۸ پ ۵ (تنقید سدید ص ۱۶)

یہاں سندھی صاحب قرآنی لفظ الی اللہ کو الا اللہ کے ساتھ تبدیل کر دیا ہے اور یوں قرآن مجید میں تحریف کی ہے۔

تحریف ۷۴

مولانا سندھی غیر مقلد لکھتے ہیں ولو کان من عندالله لوجدوا فیه اختلافا کثیرا۔

(النساء رکوع ۱۱ پ ۵ تنقید سدید ص ۱۱۳)

یہاں سندھی صاحب ولو کان من عند غیر الله میں غیر کا لفظ حذف کر دیا ہے اور یوں قرآن مجید کی اصلاح کی ہے اور تحریف کے مرتکب ہوئے ہیں۔

تحریف نمبر ۷۵

مولانا سندھی غیر مقلد لکھتے ہیں: اللّٰہ انزل احسن الحدیث کتابا متشابها۔

(تنقید سدید ص ۳۳۷)

یہاں مولانا سندھی نے قرآن مجید کے لفظ الله نزل کی اصلاح کی ہے اور اسے انزل بنادیا ہے اور یہودی تحریف کرنے والوں کے کان بھی کتر دیئے ہیں۔

تحریف نمبر ۷۶

مولانا سندھی صاحب لکھتے ہیں آیت پنجم واذاقیل لهم اتبعوا ماانزل الله قالوا بل نتبع ومماالفینا علیه آبائنا۔ (البقره ع ۲۰ پ ۲ تنقید سدید ص ۲۳۷)

یہاں سندھی صاحب نے رکوع نمبر ۲۰ لکھا ہے حالانکہ رکوع نمبر ۲۱ ہے پھر ماالفینا میں واؤ کا اضافہ کر کے وما الفینا بنادیا ہے اور یوں یہودی محرفین کو بھی مات کر دیا ہے۔

تحریف نمبر ۷۷

مولانا سندھی صاحب غیر مقلد لکھتے ہیں قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ والذین یرمون المومنین والمومنات بغیر ما اکتسبوا الاحزاب ع۷پ ۲۲ (تنقید سدید ص۳۱۰)

یہاں سندھی صاحب نے قرآن مجید میں والذین یوذون کو والذین یرمون کے ساتھ تبدیل کر دیا ہے اور یوں یہودی تحریف کا ارتکاب کیا ہے۔

تحریف نمبر ۷۸

نواب صدیق حسن خان غیر مقلد لکھتے ہیں قال تعالیٰ اولیس اللہ الذی خلق السموات والارض بقادر علی ان یخلق مثلھم بلیٰ وھو الخلاق العلیم ۔

(بغیۃ الرائد فی شرح العقائد ص ۱۹)

ناشر ادارہ احیاء السنۃ گھر جاکھ گوجرانوالہ یہ آیت سورۃ یٰسین کے اخیر میں آتی ہے اس میں نواب صاحب نے اولیس الذی میں لفظ اللہ کا اضافہ کر دیا ہے اور یوں قرآن مجید کی تکمیل کی ہے۔

تحریف نمبر ۷۹

نواب صاحب لکھتے ہیں: وفرمودو علی الارائک ینظرون ۔

(بغیۃ الرائد ص۴۲)

یہ آیت سورۃ المطففین کی آیت نمبر ۲۳ ہے لیکن اس میں نواب صاحب نے واؤ کا اضافہ کر دیا ہے۔

تحریف نمبر ۸۰

نواب صاحب لکھتے ہیں در قرآن کریم آمدہ اِنَّ اللّٰہَ کَتَبَ عَلٰی نَفْسِہِ الرَّحْمَۃَ (بغیۃ الرائد ص۵۴) سورۃ الانعام پ ۷ رکوع نمبر ۲ میں ہے کَتَبَ عَلٰی نَفْسِہِ الرَّحْمَۃَ نواب صاحب نے ان اللہ کے لفظ کا اضافہ کر کے مجرمانہ تحریف کی ہے۔

تحریف نمبر ۸۱

نواب صاحب لکھتے ہیں قال تعالیٰ ولاتقولوا لماتصف السنتکم ھذا حلال

وھذاحرام. (بغیۃ الرائدص ۵۵)

اس میں نواب صاحب نے السنتکم الکذب میں الکذب کا لفظ حذف کر دیا ہے۔ (دیکھیے سورۃ النحل آیت نمبر ۱۱۶)

تحریف نمبر ۸۲

نواب صاحب لکھتے ہیں: باستشنائے کریمہ لایسمعون حَسِیْسَھاوھم عنھامبعدون۔ (بغیۃ الرائد ۶۵)

یہ سورۃ انبیاء کی آیت نمبر ۱۰۱ نمبر ۱۰۲ ہے اس میں نواب صاحب نے: وھم عنھا مبعدون جو قرآن مجید میں پہلے تھا اس کو بعد میں ذکر کر دیا اور یوں آیت قرآنی میں تحریف کا ارتکاب کیا ہے۔

تحریف نمبر ۸۳

نواب صاحب لکھتے ہیں وفرمودہ ذواجنحۃِ مثنیٰ وثلث ورباع۔

(بغیۃ الرائد ص ۸۹ تا ص ۹۰)

یہ سورۃ فاطر کی آیت نمبر ۱ ہے اس میں ذواجنحۃ کے بجائے اولی اجنحۃ کے الفاظ ہیں نواب صاحب نے قرآن مجید میں بڑی بے احتیاطی کا مظاہرہ کیا اور مجرمانہ تحریف کی ہے۔

تحریف نمبر ۸۴

نواب صاحب لکھتے ہیں لقولہ تعالیٰ: لاییأسُ من روح اللہ الاالقوم الکافرون. (بغیۃ الرائد ص ۱۱۵)

اس میں اصل آیت یوں تھی انہ لاییأس مگر نواب صاحب نے تحریف کرتے ہوئے ولاییأسُ بنا دیا ہے۔ (دیکھیے سورۃ یوسف آیت نمبر ۸۷)

تحریف نمبر ۸۵

نواب صاحب لکھتے ہیں لقولہ تعالیٰ لایعلم الغیب الا اللہ. (بغیۃ الرائدص ۱۱۶)

حالانکہ اصل آیت یوں ہے قل لایعلم من فی السموات والارض الغیب

الا اللہ دیکھئے سورۃ النمل آیت ۶۵۔ نواب صاحب نے بہت بڑی تحریف کا ارتکاب کیا ہے۔

تحریف نمبر ۸۶

نواب صاحب لکھتے ہیں: بحکم نص ھو الذی یقبل التوبة عن عباده ویعفو عن کثیر. (بغیة الرائد ص ۱۲۶)

نواب صاحب نے ھو الذی میں واؤ کو کاٹ دیا ہے اصل میں تھا: وھو الذی پھر یعفو عن کثیر بنا دیا ہے حالانکہ اصل میں یہ آیت یوں ہے ویعفوا عن السیٰات .

(دیکھئے سورۃ الشوریٰ آیت نمبر ۲۵)

تحریف نمبر ۸۷

حکیم محمود صاحب غیر مقلد لکھتے ہیں: اِنْ مِنْ قریة الاَّ خلافِیْھا نَذِیْرٌ کوئی ایسا گاؤں نہیں جہاں ڈرانے والا نہ آیا ہو (وحدت امة ص ۹) حالانکہ اصل میں یہ آیت یوں تھی وَاِنْ مِنْ اُمَّةٍ الاَّ خلافِیْھا نَذِیْرٌ اس میں حکیم محمود صاحب نے تحریف کرنے میں یہودیوں کو بھی شرما دیا ہے۔

تحریف نمبر ۸۸

حکیم محمود صاحب لکھتے ہیں: لولا نزل هذا القرآن علی رجل من القریتین عظیم۔

(وحدت امت ص ۱۰)

اصل میں آیت یوں تھی لولا انزل مگر حکیم محمود صاحب نے مجرمانہ تحریف کی ہے۔

تحریف نمبر ۸۹

حکیم محمود صاحب لکھتے ہیں۔

قل لان اجتمعت الانس والجن علی ان لایاتون بمثله ولو کان بعضهم لبعض ظهیر ٥ (وحدت امت ص ۱۲ تا ص ۱۳)

جب کہ اصل میں یہ آیت یوں تھی۔ قل لئن اجتمعت الانس والجن علی ان یاتوا بمثل هذا القرآن لایاتون بمثله ولو کان بعضهم لبعض ظهیرا حکیم محمود نے بڑی مجرمانہ تحریف کا ارتکاب کیا ہے۔ (دیکھئے سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر ۸۸)

تحریف نمبر۹۰

حکیم محمود صاحب لکھتے ہیں وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات مغفرۃ واجرا عظیماً (وحدت امت ص۳۰)

یہ آیت سورۃ الفتح آیت نمبر۲۹ ہے مگر صحیح یوں ہے:

وعد اللہ الذین آمنوا وعملوا الصالحات منھم مغفرۃ واجرا عظیما حکیم محمود نے مجرمانہ تحریف کرتے ہوئے لفظ منکم کو آمنوا کے بعد ذکر کر دیا ہے۔ جب کہ لفظ منھم ہے اور ہے بھی عملوا الصالحات کے بعد۔

تحریف نمبر۹۱

حکیم محمود صاحب لکھتے ہیں: قل ھل انبئکم بالاخسرین اعمالاً (وحدت امت ص۳۹) یہ آیت سورۃ الکھف آیت ۱۰۴ کی ہے مگر صحیح یوں ہے قل ھل ننبئکم جمع متکلم کے صیغہ کے ساتھ حکیم محمود صاحب نے جمع متکلم کے صیغہ کو واحد متکلم کے صیغہ کے ساتھ تبدیل کر دیا ہے اور یوں مجرمانہ تحریف کا مرتکب ہوا ہے۔

تحریف نمبر۹۲

نواب صاحب لکھتے ہیں: لان اللہ تعالیٰ قال فی صورۃ النھی فلا تعضلوھن لتذھبوا ببعض ما آتیتموھن. (الروضۃ الندیہ ص۴۵ا باب الخلع مطبع علوی لکھنؤ)

یہ آیت پ نمبر۴ سورۃ النساء آیت نمبر۱۹ میں آتی ہے لیکن صحیح ولا تعضلوھن ہے یعنی واؤ کے ساتھ نہ کہ فاء کے ساتھ نواب صاحب نے واؤ کے بجائے فاء لا کر یوں تحریف کا ارتکاب کیا ہے۔

تحریف نمبر۹۳

نواب صاحب لکھتے ہیں وایضاً قولہ تعالیٰ فلا یحل لکم ان تاخذوا مما آتیتموھن شیئا. (الروضۃ الندیہ ص۱۴۶)

یہاں بھی نواب صاحب نے فلا یحل میں فاء کا اضافہ کیا ہے۔ اصل میں یہ آیت یوں تھی ولا یحل واؤ کے بجائے فاء کا اضافہ کر کے مجرمانہ تحریف کے مرتکب ہوئے ہیں۔

(دیکھئے سورۃ البقرہ آیت ۲۲۹)

تحریف نمبر۹۴

نواب صاحب لکھتے ہیں:وقال تعالیٰ فلاجناح علیکم ان تنکحوھن اذا آتیتموھن اجورھن. (الروضۃ الندیہ ص۱۳۵تاص۱۳۶)

یہاں بھی نواب صاحب نے ولاجناح کوفلاجناح سے تبدیل کردیا ہے۔

(دیکھئے سورۃ الممتحنۃ آیت نمبر۱۰ پ۲۸/۲۸)

تحریف نمبر۹۵

نواب صاحب لکھتے ہیں: فی قولہ تعالیٰ فان کن اولات حمل فانفقوا علیھن حتی یضعن حملھن (الروضۃ الندیہ ص۱۵۵) یہاں بھی نواب صاحب نے وان کن کوفان کن فاء کے ساتھ تبدیل کردیا ہے اور یوں مجرمانہ تحریف کی ہے۔(دیکھئے سورۃ الطلاق آیت نمبر۶)

تحریف نمبر۹۶

نواب صاحب لکھتے ہیں: قال تعالیٰ فان کان ذوعسرۃ فنظرۃ الی میسرۃ۔

(الروضۃ الندیہ ص۲۴۲)

یہاں بھی نواب صاحب نے وان کان کوفان کان کے ساتھ تبدیل کردیا اور یوں مجرمانہ تحریف کے مرتکب ہوئے ہیں۔ (دیکھئے سورۃ البقرہ آیت نمبر۲۸۰)

تحریف نمبر۹۷

مولانا محمد یحیٰ گوندلوی لکھتے ہیں مولوی محمود الحسن دیوبندی تقلید کے وجوب کوقرآن سے ثابت کرنے کے لئے بہت ہاتھ پاؤں مارتے ہیں لیکن کہیں تقلید کاقرآن سے جواز نہیں پاتے بالآخرقرآن کریم کی ایک آیت فان تنازعتم فی شیئی فردوہ الی اللہ وارسول الآیۃ میں یوں تحریف کرتے ہیں۔ (مطرقۃ الحدید ص۹طبع اوّل)

یہاں گوندلوی صاحب نے خوداس آیت میں تحریف کردی ہے والرسول کووارسول بناکریوں مجرمانہ تحریف کے مرتکب ہوئے ہیں۔

تحریف نمبر ۹۸

نواب صدیق حسن خان غیر مقلد لکھتے ہیں۔

وقولهٗ (تعالیٰ) واذامسنا الانسان ضر دعانا بجنبه او قاعداًاو قائماً (نزل الابرار بالعلم المأثور من الادعية والاذكار ص ۳۳ طبع قسطنطنيه)

یہاں نواب صاحب نے تین مقامات میں تحریف کی ہے۔ایک تو اذامس الانسان کو واذامسنا الانسان بنادیا دوسرے الضر کو ضر بنادیا تیسرے لجنبہٖ کو بجنبہٖ سے تبدیل کردیا اور یوں تحریف در تحریف کا شکار ہوئے ہیں (خدا کی پناہ) دیکھئے یہ آیت سورہ یونس آیت نمبر۱۲ میں آتی ہے۔

تحریف نمبر ۹۹

خالد گھرجاکھی غیر مقلد لکھتے ہیں اور فرمایا **قل من يرزقكم من السماء والارض امن يملك السمع والابصار ومن يخرج الحیّ من الميت ومن يخرج الميت من الحی.** (ارکان اسلام التوحید ص۱۹)

یہاں خالد صاحب نے **ويخرج الميت** میں **من** کا اضافہ کرکے قرآن مجید کی اصلاح کی ہے اور یوں مجرمانہ یہودی تحریف کے مرتکب ہوئے ہیں۔ (دیکھئے سورہ یونس آیت نمبر۳۱)

تحریف نمبر ۱۰۰

خالد گھرجاکھی نے لکھا ہے **ان الذين تدعون من دون الله لن يخلقوا ذبابا ولو اجتمعوا له وان يسلبهم الذباب لايستنقذوه ضعف الطالب والمطلوب** ارکان الاسلام (ارکان اسلام التوحید ص۲۹)

خالد صاحب نے قرآن مجید میں دو جگہ تحریف کی ہے ایک تو **لايستنقذوه** سے پہلے **شيئاً** کا لفظ تھا اس کو ختم کردیا دوسرا **لايستنقذوه** کے بعد **منه** کا لفظ تھا اس کو بھی حذف کردیا اور یوں مجرمانہ تحریف کی ہے۔

تحریف نمبر ۱۰۱

خالد گھرجاکھی لکھتا ہے قل حسبی علیه یتوکل المتوکلون (ارکان اسلام التوحید ص ۳۷ سورۃ زمر آیت نمبر ۳۸) اس میں خالد صاحب نے حسبی اللّٰہ سے لفظ اللہ کو حذف کردیا ہے اور یوں تحریف کے مرتکب ہوئے ہیں۔

تحریف نمبر ۱۰۲

خالد صاحب لکھتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: وان یمسسک اللہ بضر فلاکاشف له الاهووان یمسک الله بخیر فهوعلی کل شئی قدیر۔

(ارکان اسلام التوحید ص ۴۵)

یہ آیت سورۃ انعام آیت نمبر ۱۷ میں آتی ہے یہاں خالد صاحب نے وان یمسسک الله بخیر میں لفظ اللہ کا اضافہ کر کے تحریف کے مرتکب ہوئے ہیں۔

تحریف نمبر ۱۰۳

خالد صاحب لکھتے ہیں: واذا تتلیٰ علیهم آیاتنا بینت قال الذین لایرجون لقاء نا ائت بقرآن غیر هذا واوبدله من تلقاءِ نفسی۔ (ارکان اسلام التوحید ص ۴۸/۲ پ ۱۱ سورۃ یونس)

اس آیت میں خالد گھرجاکھی صاحب غیر مقلد نے اوبدله کے بعد قل ما یکون لی ان ابدله کو حذف کردیا ہے اور یوں قرآن مجید کی اصلاح کی ہے۔

تحریف نمبر ۱۰۴

خالد صاحب لکھتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ارایت من اتخذالهه هواه (ارکان اسلام التوحید ص ۶۸) یہاں خالد صاحب نے افرأیت کو ارأیت سے تبدیل کردیا یعنی فاء کلمہ کو حذف کردیا ہے (دیکھئے سورۃ الجاثیہ آیت ۲۳)

تحریف نمبر ۱۰۵

ویجعلون لما یعلمون نصیبا مما رزقناهم ولتسئلن عما کنتم تفترون۔
(ارکان اسلام التوحید ص ۷۰ پ ۱۴)

یہ آیت سورۃ النحل آیت ۵۶ میں آتی ہے اس میں خالد صاحب نے ایک تحریف تو یہ کی ہے لما لایعلمون کو لمایعلمون بنادیا ہے۔حالانکہ اصل آیت یوں ہے۔ لما لایعلمون دوسری تحریف یہ کی ہے تاللّٰہ لتسئلن کو ولتسئلن بنادیا ہے۔

تحریف نمبر ۱۰۶

خالد گھرجاکھی لکھتا ہے: انما کان قول المومنین اذادعوالی اللہ ورسولہ لیحکم بینهم یقولو اسمعنا واطعنا. (ارکان اسلام اتباع رسول ص ۸)

یہاں خالد صاحب نے ان یقولوا میں سے اَنْ کو کاٹ کر قرآن مجید کی اصلاح کی ہے۔

تحریف ۱۰۷

خالد گھرجاکھی صاحب لکھتے ہیں:ان اللہ یربی الصدقات (القرآن) (ارکان اسلام زکوٰۃ ص ۳) سورۃ البقرہ آیت ۲۷۶ میں آتا ہے یمحق اللہ الربوا ویربی الصدقات. مگران اللہ یربی الصدقات قرآن مجید میں کہیں نہیں آتا یہ خالد گھرجاکھی کی خالص تحریف ہے جو مجرمانہ یہودی تحریف کا نمونہ ہے۔

تحریف نمبر ۱۰۸

مولانا ارشادالحق اثری غیر مقلد لکھتے ہیں: اس آیت سے علمائے احناف نماز میں مطلق قراءۃ کی فرضیت پر بالکل اسی طرح استدلال کرتے ہیں جیسے وارکعوا واسجدوا لآیۃ سے رکوع وسجدہ (توضیح الکلام ص ۱۰۴ ج ۱)

اس میں ارشادالحق صاحب نے وارکعو میں واؤ زائد کردی ہے اور یوں قرآن مجید کی اصلاح کی ہے۔ (لاحول ولاقوۃ الاباللّٰہ)

خود بدلتے نہیں قرآن کو بدل دیتے ہیں
کس درجہ ہوئے فقیہان حرم بے توفیق

تحریف نمبر ۱۰۹

مولانا ارشاد الحق صاحب لکھتے ہیں: مکمل آیت یوں ہے الم تر الی الذین قیل لھم کفوا ایدیکم واقیموا الصلوٰۃ وآتوا الزکوٰۃ فلما کتب علیھم القتال اذا فریق منھم یخشون کخشیة اللّٰہ. (النساء ۷۷) (توضیح الکلام ص ۵۲۲/ج ۲ کا حاشیہ)

مولانا ارشاد الحق صاحب نے اس آیت میں الناس کا لفظ چھوڑ دیا ہے جو یخشون کے بعد تھا اور یوں قرآن مجید میں تحریف کی ہے۔

تحریف نمبر ۱۱۰

مولانا ارشاد الحق صاحب لکھتے ہیں ہم یہاں واذا قریٔ کی مناسبت سے صرف دو[۲] مثالیں ذکر کرنے پر اکتفا کرتے ہیں مالھم لایومنون اذاقریٔ علیھم القرآن لایسجدون۔ (الانشقاق ۲۱ توضیح الکلام ص ۱۲۰ تا ۱۲۱/ج ۲)

اس میں ارشاد الحق نے مالھم میں فاء کو چھوڑ دیا ہے اصل میں فمالھم تھا دوسرے لایؤمنون میں ھمزہ کو حذف کر دیا ہے۔ تیسرے اذاقریٔ میں واؤ تھی اس کو حذف کر دیا ہے اور یوں قرآن مجید کی اصلاح کی ہے۔

تحریف نمبر ۱۱۱

مولانا ارشاد الحق صاحب لکھتے ہیں: قالوا آمنا بہٖ انه الحق من ربنا انا کنا مسلمین (قصص توضیح الکلام ص ۲۱۷/ج ۲)

اس میں ارشاد الحق صاحب نے من قبلہٖ مسلمین میں سے من قبلہ کو کاٹ دیا ہے۔ اور یوں قرآن مجید کی اصلاح کی ہے۔

تحریف نمبر ۱۱۲

مولانا ارشاد الحق صاحب لکھتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ ان ھوالاذکری للذاکرین. (توضیح الکلام ص ۲۰۱/ج ۲)

اس قسم کی آیت سارے قرآن میں نہیں ہے یہ ارشاد الحق صاحب نے مجرمانہ یہودی تحریف کا ارتکاب کیا ہے اور رئیس المحرفین کے لقب سے نوازے گئے ہیں ہم غیر مقلدین کے حفاظ قرآن کریم کو دعوۃ دیتے ہیں کہ وہ اس قسم کی آیت قرآن مجید سے ڈھونڈیں اور مولانا ارشاد الحق صاحب کو رئیس المحرّفین کے لقب سے نجات دلائیں۔ (دیدہ باید)

تحریف نمبر ۱۱۳

مولانا محمد ہاشم ٹانڈوی غیر مقلد اخبار اہلحدیث امرتسر جلد ۲۱ شمارہ نمبر ۵ میں لکھتے ہیں۔

ورد فی القرآن ان الذین یاکلون الربوا۔ (بحوالہ فتاویٰ علمائے حدیث ص ۱۶۳ رج ۱۴)

اس آیت میں اس غیر مقلد نے ان الذین میں ان کا اضافہ کر کے تحریف کا ارتکاب کیا ہے اور یوں مجرمانہ تحریف سے نوازے گئے ہیں۔

تحریف نمبر ۱۱۴

مولانا عزیز زبیدی صاحب دار برٹن شیخوپورہ الاسلام لاہور جلد نمبر ۲ شمارہ نمبر ۴۳ میں لکھتے ہیں۔یا ایھاالذین آمنوا وزروا مابقی من الربوا ان کنتم مومنین.

(بقرہ ع ۳۸) (بحوالہ فتاویٰ علمائے حدیث ص ۱۷۱ رج ۱۴)

اس آیت میں عزیز زبیدی غیر مقلد نے آمنوا کے بعد اتقواللہ کو حذف کردیا ہے اور وزروا کو بھی زاء سے ذکر کیا حالانکہ ذال سے ہے اور یوں یہودی تحریف کے مرتکب ہوئے ہیں۔

تحریف نمبر ۱۱۵

ابو عبدالمجید عبدالحمید بدھوانوی صاحب لکھتے ہیں فرمان ایزدی ہے۔والذین کفروا اتخذوا دینھم لھوًا ولعباً (الیٰ ان قال) اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے الم ترالی الذین بدلوا نعمۃ اللہ کفروا احلّوا قومھم دار (بحوالہ فتاویٰ علمائے حدیث ص ۶۳ رج ۱۰)

اس جگہ اس غیر مقلد بدھوانوی نے ایک تحریف تو یہ کی ہے کہ والذین کے بعد کفروا کا اضافہ کیا ہے دیکھئے سورۃ اعراف آیت نمبر ۵۱ دوسرے بدلوا نعمۃ اللہ کفرامیں کفروا بنادیا ہے دیکھئے پ ۱۳

تحریف نمبر ۱۱۶

مولانا محمد اسمعیل سلفی صاحب غیر مقلد لکھتے ہیں: فنکسوا علی رؤسهم لقد علمت ماهؤلاء ینطقون. (فتاویٰ سلفیہ ص ۱۳۱)

حالانکہ یہ تحریف ہے صحیح آیت یوں ہے۔ ثم نکسوا علی رؤسهم . (دیکھئے پ ۱۷)

غیر مقلدین قرآن پاک میں تحریف اور اسلامی کتابوں میں تحریف کرنے میں رئیس المحرفین ہیں یہ ان کی تحریفیں بطور مثال کے ذکر کی گئی ہیں ورنہ ان کی کتابیں تحریف قرآن سے بھری پڑی ہیں ہمارے شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن صاحب دیوبندیؒ کی کتاب ایضاح الادلہ میں قرآن مجید کی آیت لکھنے میں کاتب سے غلطی ہوگئی ہے تو ان غیر مقلدین نے طوفان بدتمیزی کھڑا کردیا اور جس میں قسم وقسم کے فتوے لگائے ہیں حالانکہ حضرت شیخ الہندؒ نے یہ آیت اپنی اسی کتاب ایضاح الادلہ ص ۲۵۶ میں یہی آیت صحیح لکھی ہے۔ تو دیکھئے ایضاح الادلہ ناشر فاروقی کتب خانہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان یہ غیر مقلدوں کا کتب خانہ ہے ایضاح الادلہ اسی نے چھاپی ہے صفحہ ۲۵۶ پر یہ آیت بالکل صحیح لکھی ہوئی ہے تو پھر غیر مقلدوں ہر کتاب میں طوفان بدتمیزی برپا کرنے کا کیا مقصد ایضاح الادلہ جیسی لاجواب کتاب کا جواب نہ آج تک کوئی غیر مقلد دے سکا ہے نہ اس کا جواب غیر مقلدوں سے آئندہ بن پائے گا۔

تحریف نمبر ۱۱۷

امام نوویؒ لکھتے ہیں ان الذی فی النسخ المشهورة المحققة من سنن ابی داؤد من صلی علی جنازة فی المسجد فلاشیئی علیه. (نووی شرح مسلم ۳۱۳ رج ۱)

کہ امام ابوداؤدؒ کی کتاب سنن میں حدیث ہے کہ جس شخص نے جنازہ مسجد میں پڑھا پس اس پر کوئی گناہ نہیں مشہور نسخوں میں فلاشیئی علیه ہے۔ الدرر البھیہ مع شرح الروضۃ الندیہ ص ۱۶۹ رج ۱ میں قاضی شوکانی غیر مقلد ونواب صدیق حسن خان غیر مقلد نے ابوداؤد کے متن میں فلاشیئی علیه والا نسخہ نقل کیا ہے نواب وحید الزمان غیر مقلد ابوداؤد مترجم اردو میں لکھتے ہیں۔

من صلی علی جنازة فی المسجد فلاشئی علیه اور اس کا ترجمہ اور اس پر تبصرہ یوں کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسجد میں نماز جنازہ کی نماز پڑھے اس پر کچھ گناہ نہیں۔

(ف) دوسری روایت میں ہے اس کو کچھ اجر نہیں تو مسجد میں نہ پڑھنا افضل ٹھہرا۔

(ابوداؤد مترجم اردو ص ۵۶۹ ج ۲)

الجواب

سنن ابی داؤد میں من صلی علی جنازۃ فی المسجد فلاشیئی لہ ہے جس کا ترجمہ یوں بنتا ہے کہ جس شخص نے جنازہ کی نماز مسجد میں پڑھی تو اس کیلئے کوئی ثواب نہیں ہے اب یہ حدیث سنن ابی داؤد کے علاوہ مختلف کتب حدیث میں آتی ہے چنانچہ مسند احمد ص ۴۴۴ رج ۲ میں من صلی علی جنازۃ فی المسجد فلیس لہ شیئی کہ جس شخص نے جنازہ کی نماز مسجد میں پڑھی تو اس کو کوئی ثواب نہیں ملے گا اور مسند احمد ص ۴۵۵ رج ۲ میں فلاشیئی لہ ہے اور مسند احمد ص ۵۰۵ رج ۲ میں بھی فلاشیئی لہ ہے۔

اور یہی حدیث مصنف ابن ابی شیبہ ص ۳۶۴ تا ص ۳۶۵ ج ۳ اور مصنف عبدالرزاق ص ۵۲۷ رج ۳ میں بھی فلا شیئی لہ ہے مسند ابو داؤد الطیالسی ص ۳۰۴ اور الکامل ابن عدی ص ۱۳۷۴ رج ۴ اور سنن بیہقیؒ ص ۵۲ر۴ اور معرفۃ السنن والآثار بیہقیؒ ص ۳۱۸ رج ۵ میں بھی فلاشیئی لہ کے الفاظ سے مروی ہے مسند ابن الجعد ص ۴۰۴ اور العلل المتناھیہ ج ۱ ص ۴۱۴ زاد المعاد لابن القیم ص ۱۴۰ رج ۱ میزان الاعتدال للذھبیؒ ص ۳۰۴ رج ۲ میں بھی فلاشیئی لہ مروی ہے حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ص ۹۳ رج ۷ والطحاویؒ ص ۲۸۴ رج ۱ وابن ماجہ وغیرہ میں فلاشیئی لہ ہے تو اب یہ حدیث اتنی کتابوں میں لاشیئی لہ کے الفاظ سے مروی ہے تو ابوداؤد کا دوسرا نسخہ فلاشیئی علیہ بنانا بالکل جھوٹ ہے۔

دوسری دلیل

اس نسخہ کے بناوٹی ہونے کی یہ ہے کہ اس حدیث کا راوی صالح بن نبھان فرماتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ پر جب جنازہ گاہ تنگ ہو جاتی تو واپس آجاتے اور مسجد میں نماز پڑھنے نہ پڑھتے تھے۔

(ابن شیبہ ص ۳۶۵ رج ۳ مسند ابوداؤد الطیالسی ص ۳۰۴)

اور سنن بیہقی ص ۵۲ر۴ میں ہے کہ صالح نے فرمایا فرأیت اباھریرۃ اذالم یجد موضعا الافی المسجد انصرف ولم یصل علیھا کہ میں نے حضرت ابوہریرہؓ کو دیکھا کہ جب جگہ نہ پاتے سوا مسجد کے تو پھر جاتے اور جنازہ نہ پڑھتے تھے۔

تیسری دلیل

ابوداؤد کے نسخہ فلاشیئی علیہ کے بناوٹی ہونے کی یہ ہے۔ کہ صالح کی بعض روایات میں ہے: من صلی علیٰ جنازة فی المسجد فلیس له اجر کہ جس شخص نے مسجد میں نماز جنازہ پڑھا تواس کو کوئی اجر نہیں ملے گا دیکھئے شرح السنۃ للبغوی ص۳۵۲ ر ج ۵ ومسند ابن الجعد ص ۴۰۴) اور مصنف ابن ابی شیبہ کے بعض نسخوں میں ہے کہ جس نے مسجد میں نماز جنازہ پڑھی فلا صلوٰۃ لہٗ کہ اس کی نماز ہی نہیں ہوتی دیکھئے عینی شرح ھدایہ ص ۱۰۹ ونصب الرایہ ص ۱۲/۲۷۵ اعتراض بعض حضرات نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے کیونکہ صالح بن نبھان آخری عمر میں اختلاط کا شکار ہو گیا تھا۔

جواب

محمدؒ بن عبدالرحمن بن ابی ذئب کا سماع صالحؒ سے قدیم ہے اس لئے محدثین کرامؒ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا (التقیید والایضاح شرح مقدمہ ابن الصلاح ص ۴۵۶ لزین الدین العراقیؒ) والتقریب لحافظ ابن حجرؒ ومیزان الاعتدال ص ۳۰۴ ر ج ۲ للذھبیؒ۔ وفتح القدیر ص ۹۱ ر ج ۲ لحافظ ابن ہمامؒ وغیرہ۔

ضروری اہم نوٹ:۔ محترم قارئین کرام آپ اس بات کو ہمیشہ ذہن میں رکھیں کہ غیر مقلدین جب بھی مختلف کتابوں کو اکٹھا کر کے یا کچھ جلدوں کو اکٹھا کر کے چھاپ رہے ہوں اور اس سے پہلے وہ کتابیں الگ الگ چھپی ہوں اور جلدیں علیحدہ علیحدہ ہوں تو غیر مقلدین کا اکٹھا کر کے چھاپنے کے پروگرام میں ضرور بضرور کچھ نہ کچھ دال میں کالا کالا ہوتا ہے کسی اپنے عیب کو عمل جراحی کر کے چھپانا مقصود ہوتا ہے یا کچھ جھوٹی من گھڑت روایت عبارت کو ٹھونسنے اور تحریف وخیانت کر کے دھوکہ دہی کا پروگرام ہوتا ہے اسلامی کتابوں کو بے وقعت در خراب کرنے کا پروگرام ہوتا ہے غیر مقلدین کے اکٹھا کر کے چھاپنے میں کوئی دینی خدمت ہرگز مقصود نہیں ہوتی صرف اور صرف تحریف خیانت کا پروگرام ہوتا ہے۔

تحریف نمبر ۱۱۸

مکتبہ دارالسلام لاہور کی جانب سے چھ کتابیں یعنی صحیح البخاری۔ صحیح مسلم۔ وسنن الترمذی وسنن ابوداؤد و سنن نسائی وسنن ابن ماجہ کو ایک جلد میں اکٹھا شائع کیا گیا ہے۔ بظاہر تو یہ بہت اچھا کام تھا لیکن اکٹھا کر کے شائع کرنے کا مقصد ہی تحریف کرنا تھا غیر مقلدین نے اس میں تحریف بھی کردی ہے جس سے یہ نسخہ داغدار ہو گیا ہے۔ مثلاً حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث ترک رفع الیدین کے بعد یہ عبارت محرف بھی داخل کردی ہے۔

قال ابوداؤد هذا حديث مختصر من حديث طويل و ليس هو بصحيح على هذااللفظ . (الكتب السته ص ۱۲۷۸)

اسی طرح مرسل طاؤس کو جو سینہ پر ہاتھ باندھنے کی روایت ہے۔ اس کو بھی سنن ابوداؤد میں داخل کر دیا ہے۔ (دیکھئے الکتب الستہ ص 1279) اس تحریف سے بھی زیادہ خوفناک تحریف۔ سنن نسائی باب رفع الیدین للسجود میں ایک حدیث کی سند کو بدل دیا ہے پہلے اس کی اصل سند ملاحظہ فرمائیں۔

اخبرنا محمد بن المثنیٰ قال حدثنا ابن ابی عدی عن شعبة عن قتادہ عن نصر بن عاصم عن مالک بن الحویرث ٥ (سنن نسائی)

اب محرف سند ملاحظہ کریں: اخبرنا محمد بن المثنیٰ قال حدثنا ابن ابی عدی عن (سعید) عن قتادہ (الکتب الستّہ ص ۲۱۵۷) شعبہ کے بجائے۔ سعید لکھ دیا ہے۔ حالانکہ صحاح ستہ میں سنن المجتبیٰ جو امام نسائیؒ کی ہے جو بروایت محدث ابن السنی مروی شدہ ہے اس کے تمام جدید وقدیم نسخوں میں سند شعبہ ہی کے طریق سے مروی ہے۔ حتیٰ کہ تحفۃ الاشراف میں ابوالحجاج المزی نے اور کتاب الوہم والایہام (ص ٦١٣ جلد ۵) میں علامہ ابن قطان فاسیؒ نے شعبہ کا ذکر کیا ہے۔ سنن المجتبیٰ کے حوالہ سے باقی رہی امام نسائیؒ کی السنن الکبریٰ تو وہ کتاب اور ہے وہ ابن السنیؒ کے ذریعہ سے مروی نہیں ہے وہ ابن الاحمرؒ کی سند سے مروی ہے۔ دیکھئے کتاب الوہم والایہام

کی فوٹو کاپی ملاحظہ فرمائیں اور خائنین محرفین کو خوب داد دیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بیان الوھم و الایھام الواقعین فی کتاب الاحکام

للامام الحافظ المحدث ابو الحسن علی بن محمد ابن القطان الفاسی الشافعی

[ج ۔۔ ۵]

مطبوعہ عرب

وقال الطحاوي: حدثنا نصر بن علي، حدثنا عبد الأعلى، حدثنا عبيد الله، عن نافع، عن ابن عمر، أنه كان يرفع يديه في كل خفض ورفع، وركوع وسجود، وقيام وقعود بين السجدتين، ويذكر أن رسول الله ﷺ كان يفعل ذلك.

وقال النسائي: أخبرنا محمد بن المثنى، حدثنا ابن أبي عدي، عن شعبة[١]، عن قتادة، عن نصر بن عاصم، عن مالك بن الحويرث، [أنه رأى][٢] نبي الله ﷺ رفع يديه في صلاته إذا ركع، وإذا رفع رأسه من ركوعه، وإذا سجد، وإذا رفع رأسه من سجوده، حتى يحاذي بهما فروع أذنيه".

ورواه هشام، عن قتادة، وهذه أيضًا زيادة مستدركة عليه في حديث مالك بن الحويرث؛ فإنه ذكره من عند [مسلم][٣] محالاً به على حديث ابن عمر، قال: ولم يذكر السجود.[٤] وهذا ذكر السجود فيه.

وأما ما ذكر من طريق أبي عمر بن عبد البر، من رواية وائل في الرفع إذا رفع رأسه من السجود، فإن أبا داود قد ذكره، فلا ينبغي أن يعزى إلى أبي عمر، وهو عند أبي داود، فاعلمه والله الموفق.

- (٢٨٣٢) [وذكر من طريق][٥] النسائي حديث حذيفة حين صلى معه،

---

(١) في ت: عن سعيد، وهو تحريف.

(٢) ما بين المعكوفين ساقط من ت، وثبت في النسائي، ولابد منه لستقيم المعنى.

(٣) ما بين المعكوفين ساقط من ت، ولابد منه.

(٤) انظر الأحكام الوسطى (١/ ٣٦٥).

(٥) ما بين المعكوفين ممحو في ت منه نصف سطر، أثبته من الأحكام الوسطى.

(٢٨٣٢) صحيح: أخرجه النسائي (٢/ ٢٠٦)، ومسلم (١/ ٥٣٦)، والترمذي مختصرًا (٢/ ٤٨)، وأحمد (٥/ ٣٩٧).

كلهم من طريق الأعمش، عن سعد بن عبيدة، عن مستورد بن الأحنف، عن صلة بن زفر، عن حذيفة.



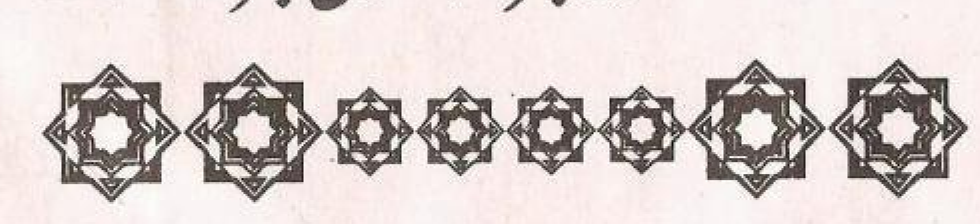
فرمالیا ہے کہ ہم نے غیر مقلدین کی تحریفات خیانتوں قرآن پاک کی آیات حدیث مبارکہ مختلف اسلامی کتب فتاوی وغیرہ کے فوٹو کاپیاں عکس آپ کے سامنے پیش کئے ہیں تاکہ آپ جان سکیں کہ غیر مقلدین کتنے بڑے خائن جھوٹے اور محرف ہیں ان کی بہت سی کئی اور مزید خیانتیں دھوکہ بازیاں تحریفات بھی مختلف کتب میں موجود ہیں جوانشاء اللہ تعالی اگلی طبع میں حاضر خدمت کی جائیں گی اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ قرآن پاک حدیث مبارکہ اور مختلف اسلامی کتابوں کی خائنین محرفین سارقین ملم سے حفاظت فرمائے اور سارے مسلمانوں کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اس کتاب کو نافع خاص وعام بنائے اور مصنف کا خاتمہ ایمان پر فرمائے

(آمین ثم آمین)

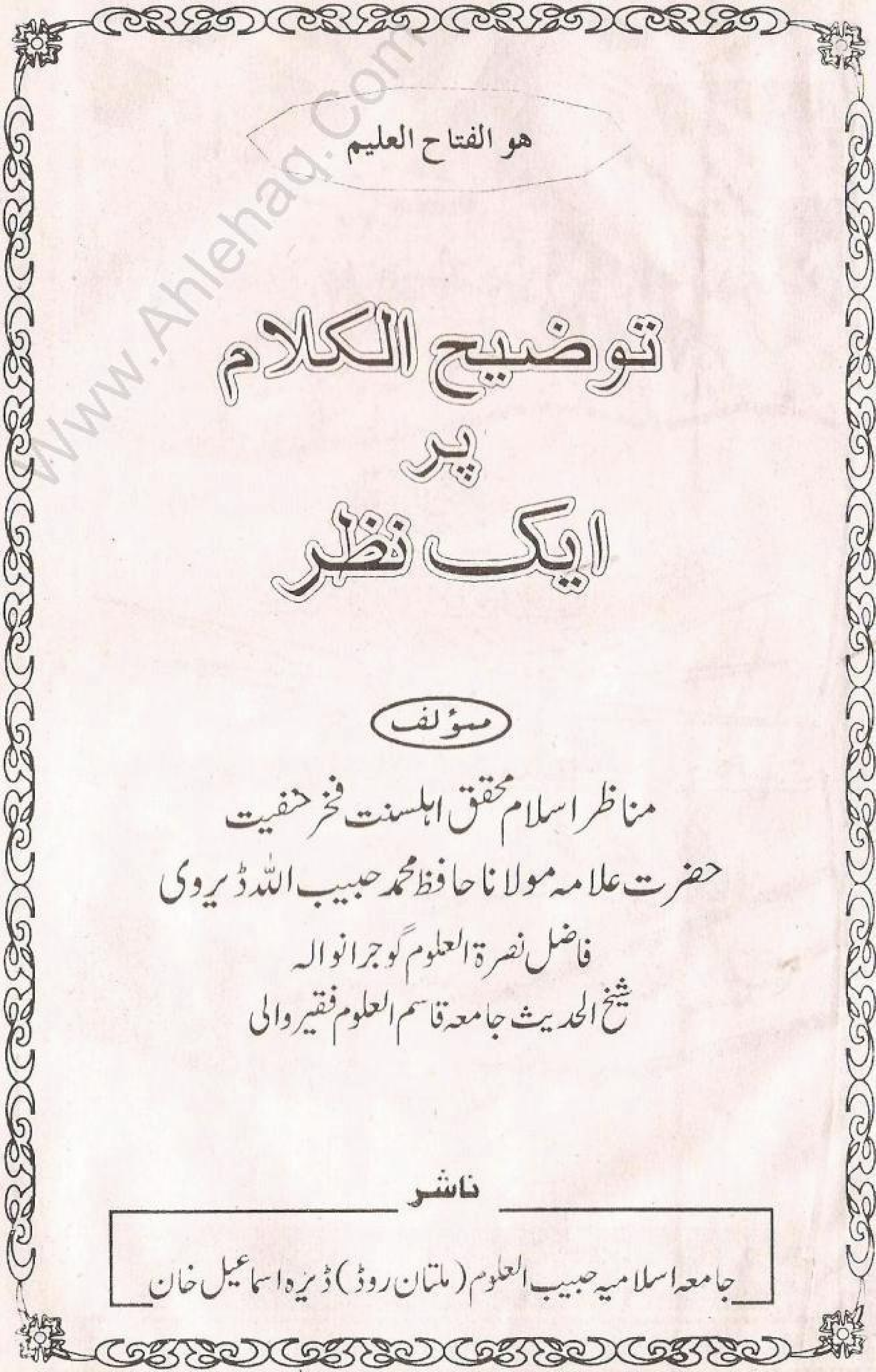
وَصَلَّی اللّٰہ تعالیٰ عَلٰی خیر خلقہٖ مُحَمَّدٍ وَعلٰی آلِہٖ
وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ آمین بِرَحْمَتِکَ یَاَاَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

۲۴ ربیع الاول ۱۴۲۴ھ/ ۲۷ مئی ۲۰۰۳ء

حافظ محمد حبیب اللہ ڈیروی غفرلہٗ جامعہ اسلامیہ حبیب العلوم بلال آباد
(ملتان روڈ) ڈیرہ اسماعیل خان
کوڈ نمبر ۰۹۶۱ فون نمبر ۷۱۱۳۶۴



0966



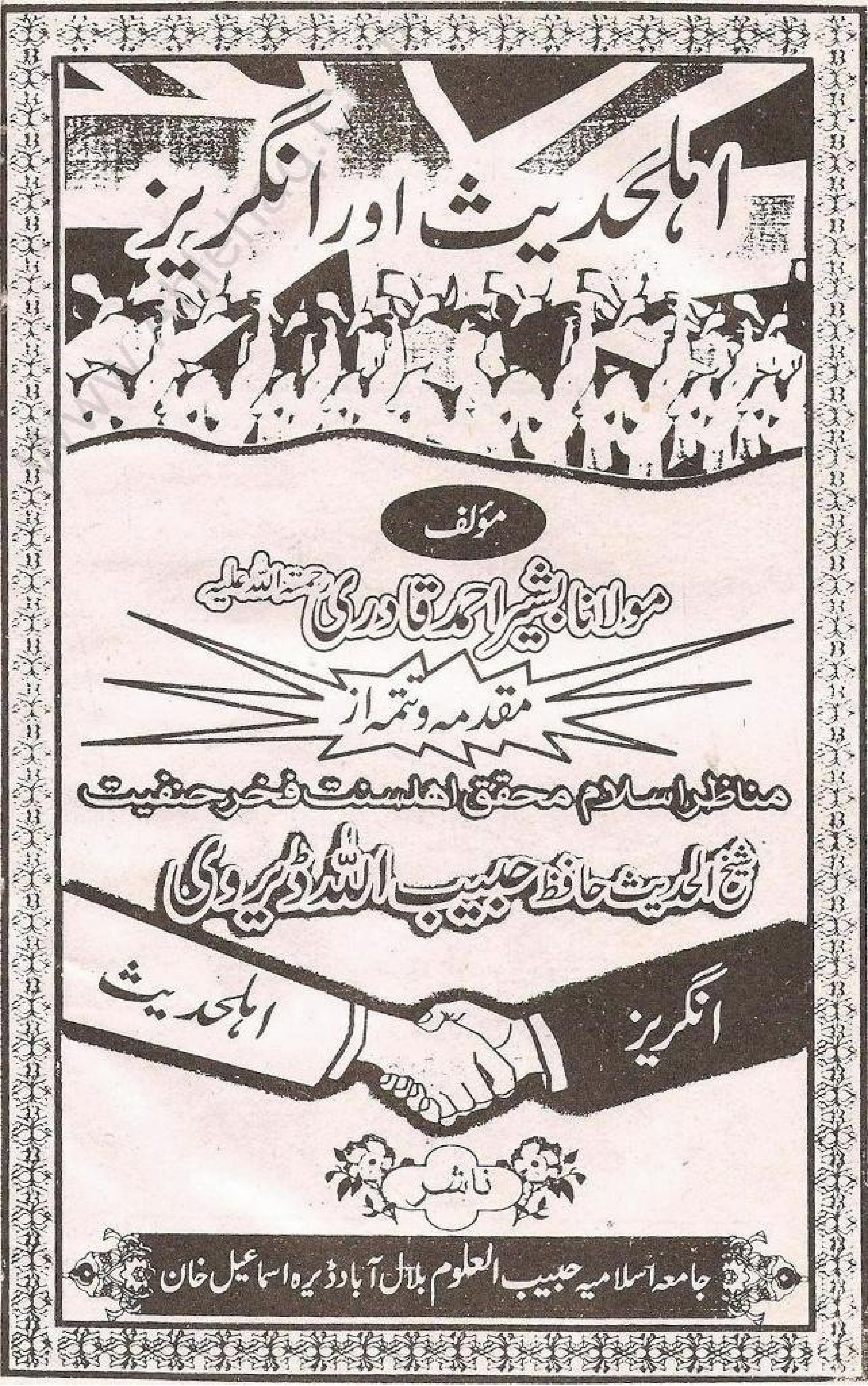
هو الفتاح العلیم

توضیح الکلام پر ایک نظر

مؤلف

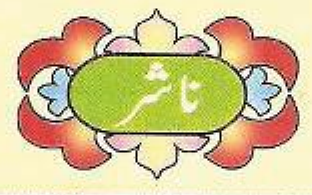
مناظر اسلام محقق اہلسنت فخر حنفیت
حضرت علامہ مولانا حافظ محمد حبیب اللہ ڈیروی
فاضل نصرۃ العلوم گوجرانوالہ
شیخ الحدیث جامعہ قاسم العلوم فقیر والی

ناشر
جامعہ اسلامیہ حبیب العلوم (ملتان روڈ) ڈیرہ اسماعیل خان


اہلحدیث اور انگریز
مؤلف
مولانا بشیر احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ
مقدمہ وتتمہ از
مناظر اسلام محقق اہلسنت فخر حنفیت
شیخ الحدیث حافظ حبیب اللہ ڈیروی
اہلحدیث
انگریز
ناشر
جامعہ اسلامیہ حبیب العلوم بلال آباد ڈیرہ اسماعیل خان

مناظر اسلام محقق اہلسنت فخر حنفیت حافظ حبیب اللہ ڈیروی

توضیح الکلام پر ایک نظر	150/Rs
ارشاد الحق اثری اپنی تصانیف کے آئینے میں (عنقریب)	زیر طبع
نور الصباح حصہ اول	100/Rs
نور الصباح حصہ دوم	100/Rs
مقدمہ وتتمہ اہلحدیث اور انگریز	50/Rs
ھدایہ علماء کی عدالت میں حصہ اول	زیر طبع
ھدایہ علماء کی عدالت میں حصہ دوم	زیر طبع
تنبیہ الغافلین علی تحریف الغالین	100/Rs
مناظرہ گکھڑ منڈی بر مسئلہ رفع الیدین	زیر طبع
مناظرہ تحریری بر خلف الامام مابین علامہ حبیب اللہ ڈیروی (حنفی) و مفتی ابوالبرکات احمد آف گوجرانوالہ (غیر مقلد)	زیر طبع
العروج بالفروج (یعنی غیر مقلدین کی ترقی کا راز)	عنقریب زیر طبع
احقاق حق (یعنی فقہ حنفی پر اعتراضات کے جوابات	عنقریب زیر طبع



جامعہ اسلامیہ حبیب العلوم بلال آباد ڈیرہ اسماعیل خان